Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1534

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम तारीख हिन्द

लेखक कलकत्ता युनिवर्सिटी

प्रकाशन वर्ष

आमत संख्या 1534

CC-0. In Public

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1534

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1534/U

حصّۂ اوّل

حکومت

فصل ا

شہریت اور اس کی ابتدا

تم ہر روز دیکھ رہے ہو کہ بعض شہر۔ قصبے منڈیاں اور دیہات دن بدن رونق حاصل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آبادی۔ عمارات اور تجارت میں ترقی ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ آؤ۔ تمہیں اس کا مختصر سا حال بتائیں۔

گاؤں کی ابتدا

آج سے ہزارہا سال پہلے انسان بڑے بڑے عمدہ مکانوں یا عالی شان حویلیوں میں رہنے کی بجائے جنگلوں پہاڑوں اور غاروں میں رہا کرتا تھا۔ جنگلی پھل اور پیداوار پر اس کی زندگی کا انحصار تھا۔ جنگلوں اور پہاڑوں میں بے شمار درندے اور موذی جانور اس کے دشمن تھے۔ دشمنوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچنے اور آرام سے رہنے کے لئے اُس نے مل کر زندگی بسر کرنی سیکھی۔ شروع شروع میں قبیلوں کی صورت میں آبادی شروع ہوئی۔ قبیلے کا بزرگ سب سے بڑا حاکم تھا۔ اُس کے بیٹے۔ پوتے اور پڑوتے اُس کے حکم کو مانتے تھے۔ اور اس پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اس کے احکام کے ماتحت گھر کا انتظام چلتا۔ دشمنوں کے مقابلے میں ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کرتے تھے +

جب انسان کی روزمرہ کی ضروریات بڑھنے لگیں۔ جنگلی اور خود رو پیداوار کافی نہ ہو سکی۔ تو انسان نے ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کھیتی باڑی کا کام شروع کر دیا۔ اس سے تمام افراد کا تعاون اور ایک جگہ رہنا اور بھی ضروری ہوا۔ تم جانتے ہو کہ اگر تمام آدمی ایک کام پر لگ جائیں تو دوسرے کام رہ جائینگے۔ اس ضرورت سے مجبور ہو کر قبیلہ پر تمام کاموں کو تقسیم کیا گیا۔ کسی کے ذمہ کوئی کسی کے ذمہ کوئی لگا۔ جس سے قبیلے مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ہوتے ہوتے ایک جگہ رہ کر بستیاں دیہات بننے شروع ہوئے۔ جو بڑھتے بڑھتے قصبے اور قصبوں سے شہر بنے اور عالی شان عمارات بننے لگیں +

قیام امن

جب قصبے اور شہر بنے۔ تو اُن میں کار و

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باری سلسلے شروع ہوئے۔ منڈیاں بننی شروع ہوئیں امداد اور تعاون کی ضرورت اور بڑھی۔ اور یہ سلسلہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا گیا۔ بالآخر خاص فرائض اور حقوق کی پابندیاں شروع ہونے لگیں۔ ہر ضرورت اور اس کے پورا کرنے کی صورتیں۔ قاعدے اور قانون بنے۔ قیام امن کی ضرورت زیادہ ہوئی۔ اس کے لئے قانون بنے۔ اُن پر سختی سے عملدرآمد ہونے لگا۔ ان قوانین کے خلاف چلنے والوں کو سزا ملنے لگی +

حکومت کی ابتدا یہ عام بات ہے۔ کہ انسان ایک بات پر قانع نہیں ہوتا۔ جب ایک قبیلہ کے آدمیوں نے دوسرے قبیلہ والوں کے کام حقوق اور فرائض میں دخل دیا تو لڑائی چھڑ گئی۔ جانتے ہو لڑائی تب ہی جاری رہ سکتی ہے یا فتح کی جا سکتی ہے۔ کہ اس میں امداد اور تعاون موجود ہو۔ اس ضرورت نے حاکم یا راجہ کا احساس پیدا کیا۔ تاکہ خاص ذمہ دار آدمی اپنے قبیلے کے لئے باقاعدہ امداد بھیجتا رہے۔ جس سے ہر فریق میں امداد اور تعاون کا سلسلہ منظم صورت میں موجود رہے۔ اس سے دنیا میں حکومت کی ابتدا ہوئی۔ جب راجا یا حاکم مقرر ہوئے۔ تو اُن کے حقوق اور فرائض بنے۔ رعایا کے حقوق اور فرائض بنے۔ اور حکومت کا سلسلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باقاعدہ ہوا ۔

علم شہریت وہ علم جس سے راعی اور رعایا کے حقوق، فرائض اور اُن کے باہمی تعلقات معلوم ہوسکیں علم شہریت کہلاتا ہے ۔ در اصل یہ علم سیاست کی ایک شاخ ہے ۔ جس سے بہترین راعی ہونا اور رعایا بننا سکھایا جاتا ہے ۔ اس علم کے ذریعے انسان خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو ۔ آپس میں مل جُل کر رہنا یا کامیاب زندگی بسر کرنا سیکھ سکتا ہے ۔ اس مختصر سی کتاب میں ہم تمہیں سادہ اور موٹے اصول شہریت بتائینگے ۔ جب تم اگلی جماعتوں میں پڑھوگے ۔ تو تمہیں مفصل حال معلوم ہوگا ۔

شہری یوں تو شہری وہ شخص ہے ۔ جو کسی حکومت کی حدود کے اندر کسی قصبے ۔ شہر یا گاؤں میں آباد ہو ۔ اُس کے حقوق اور فرائض مقرر ہوں وہ کسی سوسائٹی یا جماعت سے تعلق رکھتا ہو ۔ مگر بہترین شہری وہ ہے ۔ جو حاکم اور دوسرے بھائیوں کے حقوق میں مداخلت نہ کرے ۔ باہمی امداد اور تعاون کا پورا پورا پابند ہو ۔ امن عامہ کے قائم رکھنے میں ہر طرح امداد کرے ۔ ان اصولوں کو جن پر کاربند ہوکر مل جل کر زندگی بسر کرتے ہیں ۔ صحیح طور پر سمجھتا ہو ۔ ان سے خود فائدہ اُٹھائے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ساتھیوں - ہمسایوں کو فائدہ اُٹھانے کا موقع دے
در اصل فطرت انسانی کا یہی تقاضا ہے - اور
اس کا پورا کرنا ہر بہترین شہری کا فرض
ہے - اس سے وہ اپنی جماعت کا بھلا حاصل
کر سکتا ہے +

جماعت یا سوسائٹی کند ہم جنس باہم جنس پرواز -
انسان کا یہ خاصہ ہے - کہ وہ اپنے ہم خیال لوگوں
میں رہنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے - یہ خیالات
خواہ مذہبی ہوں یا سیاسی - اسی طرح چند آدمیوں
کا وہ گروہ جو قوم - مذہب یا پیشہ کے لحاظ سے
یا ملکی اور سیاسی باتوں میں ہم خیال ہونے کے باعث
مل کر دن گزارتے ہوں - جماعت یا سوسائٹی کہلاتا
ہے +

جماعتی زندگی اگر ہم انسانی یا حیوانی زندگی کا بغور
مطالعہ کریں - تو ہمیں معلوم ہو جائیگا - کہ وہ ہر
چیز جس نے دنیا میں زندہ رہنا ہے - جماعتی
زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے - اس کے بغیر اس
کی زندگی ادھوری ہے - نظام کائنات میں تم ہر
روز دیکھتے ہو کہ چرند و پرند کے علاوہ معمولی سے
معمولی کیڑے مکوڑے بھی جماعتی زندگی بسر کر رہے
ہیں - چیونٹیوں اور شہد کی مکھیوں کا مشاہدہ کرو -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جماعتی زندگی کی ایک صحیح مثال ملیگی۔ جنگلی حیوانات نقل مکانی کرنے والے پرندے ہمیں جماعتی زندگی کا روشن ثبوت دیتے ہیں۔ ہر جاندار ایک نظام کے ماتحت پابند ہے۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے۔ اس کے لئے اور بھی ضروری ہے۔ کہ یہ کسی نظام کے ماتحت جماعتی زندگی بسر کرے۔ یاد رکھو کہ ہر انسان دوسرے کا محتاج ہے۔ انسان جس قدر مہذب ہوگا۔ اتنا ہی وہ دوسرے کا محتاج ہوگا۔

انسانی زندگی پر پابندیاں +

دنیا میں جس قدر انسان ہیں۔ طبیعت۔ جنسیت اور عادات کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ کوئی نیک ہے تو کوئی بد۔ کوئی منصف ہے تو کوئی ظالم۔ کوئی طاقتور ہے تو کوئی کمزور۔ ایک چور ہے تو دوسرا شاہد۔ ایک اپنا حق نہیں لے سکتا۔ مگر دوسرا اوروں کا بھی چھین لینا چاہتا ہے۔ پھر مزہ یہ کہ ہر ایک یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں راستی پر ہوں۔ ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنے جیسے انسان سے دوستی۔ تعلقات اور راہ و رسم رکھے۔ چور کا ساتھی چور ہے۔ تو شاہد کا شاہد۔ اس خواہش کے ماتحت انسان گروہوں میں بٹ جاتے ہیں۔ ایک بھلا گروہ بن جاتا ہے۔ تو دوسرا بُرا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حسد انسان کی بُری عادت ہے - اس سے ایک دوسرے کو گرانے کی فکر میں رہتا ہے - خاندانوں اور قبیلوں میں جہاں انسان قریباً یکساں درجہ کے ہوتے ہیں - ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے سے بڑا اور بہتر خیال کرتا ہے - اس باہمی کشمکش کا نتیجہ فساد اور شرارتیں ہوتی ہیں - اگر فساد اور جھگڑوں کا یہ سلسلہ قائم رہے - تو انسانی زندگی وبال بن جاتی ہے - ہر نیک انسان بُروں کے ہاتھوں خطرے میں رہتا ہے - اس لئے بُرے انسانوں کو بُرائی سے روکنے کے لئے تاکہ نیک انسان ان کے شر سے محفوظ رہیں - چند پابندیاں عائد کرنی پڑتی ہیں - جن کا مدعا جماعتی زندگی میں امن قائم رکھنا ہے +

ضبط اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے خاص قواعد کی ضرورت ہوتی ہے - جو باہمی تعاون - طاقت اور امداد سے چلتے ہیں - اس باہمی امداد اور طاقت کے سامنے ہر انسان مجبور ہو کر جماعتی زندگی کی سیدھی راہ اختیار کرتا ہے - یہ طاقت ضبط کہلاتی ہے - ضبط کے لغوی معنی قابو پانا کے ہیں - جن سے مدعا یہ ہے - کہ جماعتی زندگی قابو میں رکھنے کے لئے چند اصول اور قواعد وضع کئے جائیں - اور اُن پر عمل کرنا یا کرانا ہر انسان اور جماعت کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرض ہو +

تعاون ان قواعد کی پابندی کرنا یا کرانا کسی انسان کے بس کا کام نہیں - اس لئے ضروری ہے - کہ وہ تمام انسان جو اس سوسائٹی یا جماعت میں شامل ہوں - ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امداد اور تعاون سے انہیں چلائیں - جس جماعت کا ہر فرد مقررہ قواعد کی صحیح پابندی نہ کرے اور نہ ہی دوسروں کو اُن پر چلنے کے لئے مجبور کرے - تو اُس سے نہ وہ جماعت رہ سکتی ہے - نہ ضبط - اس لئے ضروری ہے - کہ

(۱) جماعتی زندگی کو آرام دہ اور مفید بنانے کے لئے قواعد ہوں +

(۲) قواعد کی پابندی کے لئے ضبط ہو +

(۳) ضبط کو قائم رکھنے کے لئے تعاون ہو +

تعاون کی ضرورت شہر ہو یا قصبہ - گاؤں ہو یا دہ - قوم ہو یا فرقہ - گروہ ہو یا جماعت - بر اعظم ہو یا ملک - صوبہ ہو یا ضلع - ہر جگہ ہر ایک کو آسانی اور آرام کی ضرورت ہے - مثل مشہور ہے - ایک ایک دو گیارہ - تعاون سے طاقت بڑھتی ہے - مل ورتن اسی کا نام ہے - عدم تعاون یا نامل ورتن دنیا کی تباہی کا باعث ہے - تم جانتے ہو - کہ دو بھائیوں کی نا اتفاقی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھر کی تباہی دو گھروں کی نااتفاقی خاندان کی تباہی۔ دو شہروں کی نااتفاقی ملک کی تباہی کا باعث ہوا کرتی ہے۔ جس طرح دیکھو۔ معلوم ہوگا۔ کہ تعاون ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعے جماعت یا سوسائٹی بن سکتی ہے۔ سوسائٹی کے قائم رہنے کے لئے ضبط اور ضبط کے لئے تعاون کی ضرورت ہے۔ اگر باہمی تعاون ہو جائے۔ تو جماعت میں طاقت اور آرام خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔

سوالات

۱۔ شہریت سے کیا مراد ہے؟

۲۔ جماعت کسے کہتے ہیں۔ اور جماعتی زندگی سے کیا مطلب ہے؟

۳۔ تعاون سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

۴۔ تعاون کے لئے کس کس چیز کی ضرورت ہے؟

۵۔ مثالوں سے واضح کرو۔ کہ جماعت ضبط اور تعاون لازم ملزوم ہیں۔

۶۔ خود غرض انسانوں سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں؟

۷۔ "جماعتی زندگی بسر کرنا انسانی فطرت ہے"۔ اس کی تشریح کرو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل دوم

گھر۔ مدرسہ۔ کھیل کے میدان میں تعاون

گھر تم جہاں رہتے ہو وہاں چند آدمی اور بھی رہتے ہیں۔ ان میں تمہارے بھائی۔ بہنیں۔ والدہ اور تمہارا والد بھی ہیں۔ تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ ہر ایک کے ذمّہ الگ الگ کام ہیں۔ ہر ایک اپنے اپنے کام میں مشغول رہتا ہے۔ یہ کام تمہارے والد صاحب کے حکم کے ماتحت ہیں۔ جس طرح وہ کہیں۔ ویسا کرتے ہیں۔ کوئی اُن کی مخالفت نہیں کرتا۔ یہ کیوں؟ ہر ایک جانتا ہے۔ کہ اُن کا حکم ہماری بہتری کے لئے ہے۔ تمہاری والدہ صاحبہ اُن کی صلاح کار ہیں۔ وہ انہیں مشورہ دیتی ہیں۔ بعض دفعہ ایک دوسرے کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ مگر یہ مخالفت اُن کی سوچ کا اختلاف ہوتا ہے۔ والد صاحب اپنی سمجھ کے مطابق کہتے ہیں تو والدہ صاحبہ اپنی سمجھ کے مطابق۔ مگر دونوں کا منشا ایک ہی ہے۔ وہ یہ کہ گھر کی بھلائی ہو۔ بچّوں کا آرام اُن کی خواہش ہے۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ گھر کا کام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کاج خوشی خوشی چلے - ہر ایک کو آرام نصیب ہو۔
تمہارا والد تمہارے گھر کا بادشاہ ہے - والدہ اُس کی وزیر - تم ان دونوں کے مددگار - تمہارے بہن بھائی اور دوسرے کام کرنے والے اُن کے معاون - اس لئے ہر ایک کے لئے ضروری ہے - کہ وہ اپنا کام خوشی خوشی کرتا چلا جائے - اس سے گھر کا کام آسانی سے چلیگا - اس سے تمہارے والد صاحب خوش ہونگے - تمہیں آرام ہوگا - گھر میں ترقی اور خوشی ہوگی - کام میں سہولت - دولت میں اضافہ ہوگا - لوگوں میں عزّت ہوگی ۔

گھر اور حکومت

بادشاہ تمہارے نیک دل خیرخواہ باپ کی طرح ہے - فرق صرف یہ ہے - کہ تمہارے والد صاحب تو تمہارے گھر کا انتظام کرتے ہیں - مگر وہ ملک کا انتظام کرتا ہے - باپ بال بچوں کو خوش کرتا ہے - بادشاہ رعیت کو خوش کرتا ہے - اُس کی بہتری اور بھلائی چاہتا ہے - رعایا کی بہتری اور بھلائی بھی اسی میں ہے کہ وہ بادشاہ کے احکام کی خوشی سے تعمیل کرے - اس سے ملک میں خوشحالی، امن اور ترقی ہوگی ۔

تم جانتے ہو کہ جس طرح گھر میں لڑائی جھگڑا گھر کے رہنے والوں کے لئے مصیبت کا باعث ہوتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اسی طرح ملک کا لڑائی جھگڑا ملک کے لئے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ جس ملک کی رعیت مل جل کر کام کر رہی ہو اور اپنی بہتری اور بھلائی کے لئے سچّے دل سے بادشاہ کے احکام کی تعمیل کر رہی ہو۔ وہاں ہر طرح آرام ہوتا ہے۔ دن دونی۔ رات چوگنی ترقی ہوتی ہے +

مدرسہ دیکھو۔ یہ تمہارا مدرسہ ہے۔ اس میں آٹھ یا دس جماعتیں ہیں۔ دس پندرہ استاد ہیں۔ بہت سے لڑکے ہیں۔ چند ملازم بھی ہیں۔ ہر ایک کے ذمہ الگ الگ کام ہیں۔ اُستاد الگ الگ مضمون پڑھاتے ہیں۔ باری باری آتے ہیں۔ اپنے وقت میں اپنا کام پورا کرتے ہیں۔ روزانہ اور سالانہ کام کی تقسیم کر رکھی ہے۔ ہر مہینے کا کام اسی میں ختم کرتے ہیں۔ لڑکے جماعتوں میں الگ الگ تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ ہر جماعت اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا کام کر رہی ہے +

جانتے ہو۔ اس انتظام کا مالک کون ہے۔ کس نے یہ تقسیم کر رکھی ہے۔ یہ تمہارے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب ہیں۔ ان کے ذمّے دو کام ہیں (۱) وہ تمہیں پڑھاتے ہیں اور (۲) سکول کا انتظام بھی کرتے ہیں۔ استاد صاحبان انہیں ہر کام میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیک صلاح دیتے ہیں۔ تمام طلبا اور نوکر کاموں کے پورا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

تمہیں یہ معلوم ہے۔ کہ اگر ایک اُستاد چند دن کے لئے چھٹی جائے۔ تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے کام میں کتنا ہرج ہوتا ہے۔ یہ ہرج تمہیں کیوں محسوس ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ تم باقاعدہ کام کرتے ہو۔ ہر باقاعدہ کام کرنے والے کے لئے ذرا سی رکاوٹ بھی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر ایک دو اُستاد یا ایک جماعت کام نہ کرے۔ تو سکول کے کام میں کتنا ہرج واقع ہوگا۔

بعض لڑکے دیر سے آتے ہیں۔ بعض جماعت سے چھپ کر بھاگ جاتے ہیں۔ انہیں سزا دی جاتی ہے۔ یا جرمانہ کیا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس سے سکول کے کام میں ہرج ہوتا ہے۔ جو در اصل طلبا کا نقصان ہے۔ اُن کو سزا یا جرمانہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ اس عادت کو چھوڑ دیں اور اُن کا نقصان نہ ہو۔

مدرسہ میں تعاون

سزا یا جرمانہ سے بچنے کی ایک نہایت آسان ترکیب ہے۔ وہ یہ کہ تم اس طرح غیر حاضر رہنے والوں، دیر سے آنے والوں، بھاگ جانے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

والوں اور کام نہ کرنے والے طالب علموں کو سمجھاؤ کہ وہ تم سے مل کر کام کریں۔ باقاعدہ حاضر رہیں۔ اس میں تمہاری اور اُن کی بہتری ہے۔ تمہارا کام باقاعدہ ہوگا۔ نہ اُستاد کو غیر حاضری کی پڑتال کی ضرورت ہوگی نہ سزا ملیگی۔ یہ سب کچھ تب ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ جب ہر طالب علم اُستاد صاحبان سے مل کر تعاون سے کام کرے۔ مدرسہ کے ضبط اور قوانین کی پوری طرح پابندی کرے۔ اگر تم ایسا کروگے۔ تو تمہارا سکول سب سے بہتر ہوگا۔ اور تمہیں مدرسہ میں امن۔ خوشی اور ترقی ملیگی ٭

میدان کھیل میں تعاون ٭

یہ لو کھیل کا میدان ہے۔ فٹ بال کی ٹیم کھیل رہی ہے۔ فٹ بال ادھر سے ادھر بھیجا جا رہا ہے۔ دونو ٹیمیں سر توڑ کوشش کر رہی ہیں۔ ہر ایک اسی کوشش میں ہے کہ میں جیتوں۔ دیکھنا کون سی ٹیم جیتیگی۔ وہی جس کے کھلاڑیوں نے اپنے ساتھیوں سے تعاون کیا۔ ذرہ بھر سستی نہ کی۔ جس ٹیم کے تمام کھلاڑی ایک دوسرے کی امداد کے لئے ساتھ ساتھ پہنچینگے۔ ہر کام تن دہی سے کرینگے۔ مگر جس ٹیم کے تمام کھلاڑی ایک دوسرے سے مل کر کام نہ کرینگے۔ ایک دوسرے کی مدد نہ کرینگے۔ وہ ہار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائیگی ٭

کھیل کا میدان ایک ایسی جگہ ہے جہاں تمام کھلاڑیوں کی متفقہ کوشش کی ضرورت ہے۔ اس میں تعاون کا نتیجہ فتح ہے۔ کھیل کے اصولوں کے مطابق ضبط سے کھیل کھیلنے والوں کی ہمیشہ جیت ہے ٭

تمہیں گھر۔ مدرسہ اور کھیل کے میدان میں ضبط اور تعاون کی ضرورت معلوم ہو چکی۔ یہ بھی جان لیا کہ گھر۔ مدرسہ اور کھیل کے میدان ضبط اور اتحاد کے بغیر کام کے نہیں۔ آؤ اب تمہیں بتائیں کہ ضبط اور تعاون کی اس دنیا میں ہر جگہ ضرورت ہے ٭

ہر جگہ تعاون کی ضرورت ہے ٭

گھر میں مختلف افراد رہتے ہیں۔ ان میں سے اگر اتفاقاً کوئی بیمار ہو جائے۔ اور گھر کے باقی افراد اُس کی امداد نہ کریں۔ تو اُس کی کیا حالت ہوگی۔ وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہوگا۔ اگر تمہارا باپ تمہارے گھر کی خوشحالی کی فکر نہ رکھے۔ تو تمہارا سارا آرام جاتا رہتا ہے۔ اگر تم باپ کے حکم کی تعمیل نہیں کرتے۔ تو تمہارے گھر کا سارا شیرازہ بگڑ جاتا ہے۔ اور تمام گھر پر مصیبت آجاتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تم گھر سے ہی ضبط اور تعاون سیکھ سکتے ہو۔ تمہیں گھر سے ہی یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ رشتہ داروں دوستوں اور گاؤں کے رہنے والوں سے ہم کس طرح مل کر رہ سکتے ہیں۔ محبت۔ اطاعت۔ ہمدردی۔ بڑوں کا ادب۔ احکام کی تعمیل گھر سے ہی سیکھ سکتے ہیں۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جو صرف تمہارے گھر کو نہیں مدرسے کو نہیں۔ بلکہ تمہارے ملک کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔

مدرسہ ایک چھوٹی سی حکومت ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب حاکم اور اُستاد صاحبان وزیر ہیں۔ طالب علم اُن کی رعیت ہیں۔ جب یہ تینوں یعنی بادشاہ وزیر اور رعیت مل کر کام کرتے ہیں۔ تو سکول میں ہر طرح کی ترقی اور رونق ہوتی ہے۔ سکول ہی سے تم دنیا میں رہنا۔ دنیا کے لوگوں سے ملنا ان کے حالات اور اُن سے واقفیت سیکھتے ہو۔ تمہارا سکول جس قدر بہتر ہو۔ تم اسی قدر بہترین انسان بن کر ملک کی خدمت کر سکو گے۔

یاد رکھو۔ چھوٹی سے چھوٹی جماعت میں بھی اصولوں اور قواعد کی پیروی سے بڑے بڑے کام سرانجام پاتے ہیں۔ جو شخص سوسائٹی کے اصول اور قواعد کی پیروی اور تابعداری نہیں کرتا وہ گھر۔ جماعت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ملک تینوں کی تباہی کا باعث ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ضبط اور تعاون کی ہر جگہ ضرورت ہے تاکہ انسانی زندگی آرام ترقی اور خوشحالی سے بسر ہو۔

کھیل کا میدان انیسویں صدی کے شروع میں انگلستان اور فرانس کے درمیان خونریز لڑائیاں ہو رہی تھیں۔ واٹرلو کے میدان پر سخت لڑائی کے بعد بالآخر انگلستان کو فتح نصیب ہوئی۔ فتح کے بعد انگلستان کے سپہ سالار نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اُس نے واٹرلو کی فتح ایٹن کے کھیل کے میدان پر حاصل کی تھی۔ ایٹن اس سکول کا نام ہے۔ جہاں اس نے تعلیم حاصل کی تھی۔ تم حیران ہوگے۔ کہ واٹرلو کی فتح ایٹن کے کھیل کے میدان پر کس طرح حاصل کی گئی۔ بات یوں ہے۔ کہ طالب علمی کے زمانے میں اس نے ایٹن کے کھیل کے میدان میں ہی استقلال، شجاعت۔ بردباری۔ تحمل۔ مقابلہ کی طاقت اور سب سے بڑھ کر ضبط باہمی تعاون اور ادائیگی فرض کی عادات سیکھی تھیں۔ جن سے وہ واٹرلو کے میدان جنگ میں فتح عظیم حاصل کر سکا۔

کھیل کے میدان سے بچہ افسر کی تابعداری۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اطاعت - فرائض کی پابندی اور باہمی تعاون حاصل کر سکتا ہے - اور یہی وہ عادات ہیں جو بڑی عمر میں اسے زبردست شخصیت کا مالک بنا کر دنیا کا اعلےٰ اور مفید ترین انسان بنا دیتی ہیں ؛

ان مثالوں سے واضح ہو گیا ہوگا - کہ ہر شخص کا خواہ وہ گھر میں ہو یا مدرسہ میں - کھیل کے میدان میں ہو یا دنیا کے کام میں اس کا سب سے پہلا فرض یہ ہے - کہ وہ جماعت یا سوسائٹی سے تعاون کرے - اور اس کے مقررہ قوانین پر چلے ضبط کے ماتحت افسروں کے احکام بلا چون و چرا تعمیل کرے ؛

سوالات

۱ - مندرجہ ذیل باتیں کس طرح ثابت کروگے :-

(۱) گھر ضبط اور تعاون کے بغیر ویرانہ ہے ؛

(۲) مدرسہ میں ضبط اور تعاون کی بہت ضرورت ہے ؛

(۳) کھیل کی جیت ضبط اور تعاون پر ہے ؛

۲ - سوسائٹی میں انسان کے لئے تعاون کی ویسی ہی ضرورت ہے - جیسے گھر یا مدرسہ میں ؛

۳ - اگر تم چاہتے ہو - کہ تم سوسائٹی میں ضبط کے ماتحت کام کرنا سیکھو - تو تمہیں یہ میدان کھیل سے حاصل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوگا۔ اس کی تشریح کرو۔

۴۔ کامیاب زندگی کا دار و مدار سوسائٹی کے اندر ضبط اور تعاون پر ہے۔ اس کا مدعا بیان کرو۔

فصل سوم

شہری اور حکومت

اچھا شہری تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہر چھوٹے اور بڑے یا رعایا اور راعی کے باہمی تعلقات کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ وہ جماعت کے متعلقہ فرائض کو ضبط اور تعاون سے سرانجام دے۔ قانون ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس میں رعیت اور حکومت دونوں کی بہتری ہے۔ یہ بہتری اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ رعیت کا ہر فرد اچھا شہری بننے کی کوشش کرے۔ اور حکومت کا ہر افسر رعایا کے ہر فرد کی بہتری کے لئے ہر طرح کوشاں رہے۔

کوئی شخص اس وقت تک اچھا شہری کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے حقوق پورے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طور پر نہ جانتا ہو۔ اُسے معلوم ہونا چاہیئے :-

۱۔ دنیا کی ہر شے کو زندگی قائم رکھنے اور سہولت سے وقت بسر کرنے کے لئے قانون اور انتظام یا ضبط اور تعاون کی ضرورت ہے ۔

۲۔ ہر انسان کا فائدہ اس کی جماعت کے فائدے میں ہے۔ اور ہر جماعت کا فائدہ اس کے افراد کے فائدہ میں ہے ۔

۳۔ ہر فرد اور جماعت کے باہمی تعلق سے فرد کے کچھ حقوق جماعت پر اور جماعت کے کچھ حقوق فرد پر ہونے لازمی ہیں ۔

۴۔ فرد کا ذاتی فائدہ جماعت کے فائدے کی خاطر قربان کرنا ضروری ہے ۔

۵۔ حکومت اور رعایا کے باہمی تعلقات کی سرانجام دہی کے لئے نیک نیتی سے تعاون لازمی ہے۔ موجودہ وقت میں حکومت نے رعایا کی بہتری کے لئے مختلف جماعتیں قائم کی ہوئی ہیں۔ جن کی مختصر کیفیت یہ ہے :-

انجمن امداد باہمی اس انجمن کے نام سے ہی اس کی تعریف سمجھ میں آ جاتی ہے۔ امداد باہمی کا مدعا ایک دوسرے کی مدد کرنا ہے۔ گویا یہ ایک انجمن ہے۔ جس کا مدعا رعایا کے افراد کا مل کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک دوسرے کی مدد کرنا ہے ؛

ہندوستان ایک زرعی ملک ہے۔ یہاں حکومت کی آمدنی کا بڑا ذریعہ مالیہ زمین ہے۔ مالیہ زمین اُسی صورت میں آسانی سے وصول ہو سکتا ہے۔ جب کاشتکاروں کی حالت بہتر ہو۔ ہماری مہربان گورنمنٹ نے اس ضرورت کو پورا کرنے اور کاشتکاروں اور زمینداروں کی بہتری کے لئے انجمن امداد باہمی کی مختلف شاخیں بنا رکھی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کا مدعا رعایا کو فائدہ پہنچانا ہے اور وہ شاخیں یہ ہیں :-

۱۔ انجمن کفایت شعاری۔ تم جانتے ہو۔ کہ کسان کا کام جنسوں کی کاشت اور برداشت ہے۔ جنس اُٹھائی اور بیچی۔ تو چند پیسے ہاتھ آئے۔ ورنہ سارا سال اُس کی جیب میں پیسے کا نام تک نہیں۔ حکومت نے مہربانی کرکے انجمن امداد باہمی کی ایک شاخ ایسی کھول رکھی ہے۔ جس میں روپیہ ہاتھ آنے پر جمع کرایا جائے۔ اور ضرورت کے وقت وہاں سے لے لیا جائے۔ لطف یہ کہ روپیہ جمع ہو کر بھی فائدہ آتا ہے۔ اور پھر کسان اس روپیہ کو صرف ضرورت کے موقع پر ہی خرچ کرے۔ یہ نہیں۔ کہ جہاں اور جس جگہ خواہ غیر مناسب ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیوں نہ ہو - خرچ کر دے ۔

لیکن یہ کام تب ہی چل سکتا ہے - جب تمام زمیندار اور کسان مل کر ایسا کرنا شروع کریں - اور اس انجمن کے قواعد کو بہت باقاعدگی سے چلائیں - اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ انہیں سخت ضرورت پر ناجائز سود کا بوجھ برداشت نہ کرنا پڑیگا ۔

۲ - انجمن امداد قرضہ - اس میں دولت مند زمینداروں کے علاوہ ہر اس زمیندار اور کسان کا روپیہ جمع ہو سکتا ہے - جو اس انجمن کا ممبر ہو - یہ روپیہ ضرورت کے مطابق باقی ممبران کو خاص شرح سود پر دیا جاتا ہے - وصولی کے لئے بھی خاص انتظام اور قواعد ہیں - یہ نہیں - کہ دیر تک وصولی کا نام نہ لیا جائے - اور سود بڑھ بڑھا کر کئی گنا زیادہ کر کے کسان بیچارے کے مال پر قبضہ کر لیا جائے - تم جانتے ہو - کسانوں کو ساہوکاروں سے روپیہ کس مصیبت سے ملتا ہے - عرصہ تک منتیں کرتے ہیں - مکان رہن رکھتے ہیں - بغیر لکھے زیور دیتے ہیں - اور پھر ساہوکار کی منشا کے مطابق سود بھی ادا کرتے ہیں - ساہوکار اس پر ہی بس نہیں کرتا - بلکہ دانہ سبزی - چارہ - بھوسہ - لکڑی جو کچھ زمیندار یا کسان کے ہاں نظر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آیا۔ لے آتا ہے۔ اور یہ بیچارہ مقروض ہونے کی وجہ سے خاموش رہتا ہے۔ اس طرح سود اصل زر سے دُگنا تگنا دینا پڑتا ہے۔ یہ انجمن ان تکالیف کو دور کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔ لیکن یہ بھی تعاون اور ضبط کے بغیر نہیں چل سکتیں۔ بہت سی امداد قرضہ کی انجمنیں ایسی ہیں۔ جو تعاون اور ضبط سے چلائی گئیں۔ اب سارا روپیہ اُن کا اپنا ہے۔ وہ اسے نہایت سستے سود پر اپنے ممبروں کو دیتے ہیں۔ جن سے وہ مزے سے دن گزارتے ہیں۔

۳۔ سپلائی سوسائٹی۔ اس میں ضرورت کے چیزوں کو خریدتے اور بیچتے ہیں۔ بڑے کام کی چیز ہے۔ اگر بہت سے آدمی مل کر اس کے ممبر بن جائیں۔ اور اپنا اپنا چندہ جمع کر کے ایک معقول رقم بنائیں اور اس سے اپنی ضرورت کی چیزیں اکٹھی خرید کر معمولی نفع لگا کر آپس میں تقسیم کر کے ضرورت کو پورا کر لیں۔ تو دکانداروں کے ناجائز نفع کے بوجھ سے آزاد ہو سکتے ہیں۔

۴۔ انجمن اجناس فروشی۔ اس کا کام ممبروں کی پیدا کردہ اجناس کو اکٹھا کر کے مہنگے داموں فروخت کرنا ہے۔ تم جانتے ہو۔ جنسوں کے تیار ہونے پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خریدار گاؤں گاؤں پھرتے ہیں - اِن کے دلّال اور آڑھتی زمینداروں اور کسانوں کو چکنی چپڑی باتیں بنا کر تمام جنس سستے داموں خرید لیتے ہیں - پھر اُسے اپنی مرضی پر فروخت کرتے ہیں - اس سے یہ گھاٹا رہتا ہے - کہ جنس بہت سستے داموں بک جاتی ہے - اور جب ضرورت ہوتی ہے - تو مہنگی خریدنی پڑتی ہے - اگر محلہ کے یا گاؤں کے زمیندار اور کسان مل کر اپنی اپنی انجمن بنا لیں - اور تعاون اور ضبط کے ماتحت انہیں باقاعدہ چلائیں - بڑی بڑی منڈیوں میں صحیح نرخ پر بیچیں - تو انہیں زیادہ دام مل سکتے ہیں ؛

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی انجمنیں ہیں - مثلاً ۵ انجمن لازمی تعلیم - قابل تعلیم بچوں کو جبراً پڑھانا - ۶ - انجمن ثالثی - مقدمہ بازی کے بُرے اثرات سے محفوظ رہنا - ۷ - انجمن اصلاح رسوم - گاؤں کی بُری رسوم دور کرنا ؛

۸ - انجمن صحت و صفائی - اس کا کام گاؤں کی درستی اور صفائی ہے - جس سے دیہات کی صحت اچھی رہتی ہے ؛

۹ - ترقی نسل مویشاں - کسان کے کام کی عمدگی اس کے مویشیوں کی عمدگی پر منحصر ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مویشی جس قدر اعلےٰ نسل کے ہوں - کام اس قدر عمدگی سے چلے گا +

۱۰- انجمن اشتمالِ اراضی - کسانوں کی زمینوں کی تقسیم در تقسیم کا اثر یہ ہؤا ہے کہ ایکڑوں سے کنالوں اور مرلوں تک رقبہ تقسیم ہو چکا ہے - جس میں کوئی کام باقاعدہ نہیں ہو سکتا - اگر ایک ہی قسم کی تھوڑے تھوڑے رقبہ والی زمینیں ملا کر وسیع رقبے بنا دئے جائیں - تو کسان کے کام میں آسانی ہونے کے علاوہ پیداوار بھی زیادہ ہوگی +

۱۱- انجمن ترقی زراعت +

۱۲- انجمن دستکاری وغیرہ +

یہ تمام انجمنیں از بس مفید ہیں مگر ان تمام میں ممبران کا آپس میں صحیح تعاون ضروری ہے - اس کے علاوہ اگر ان میں تمام ممبران صحیح اصولوں کی پیروی اور پابندی نہ کریں تو کامیابی نہ ہوگی - جہاں کہیں قوانین اور اصولوں کی سب نے صحیح پیروی کی یقیناً کامیابی حاصل ہوئی +

پنچایت بل یا قانون پنچایت +

یہ قانون بھی دیہات کے فائدے کی خاطر بنایا گیا ہے - تم جانتے ہو زمیندار معمولی معمولی جھگڑوں پر عدالتوں میں جا پہنچتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - آنے جانے - وکیل - منشیانے طلبانے - محنتانے وغیرہ کے خرچ اس قدر ادا کرنے پڑتے ہیں - کہ جھگڑا تو درکنار رہا - خود نئے جھگڑوں میں جا پڑتے ہیں - اس تکلیف سے بچنے کے لئے ہماری مہربان سرکار نے یہ قانون بنا رکھا ہے - کہ گاؤں کے چند نیک اور معتبر آدمیوں کو اکٹھا کرکے انہیں ان معمولی جھگڑوں کے فیصلہ کرنے کے اختیارات دئے جائیں - تاکہ زمیندار گھروں میں رہ کر انصاف تک پہنچ سکیں اور اُن کا روپیہ ضائع نہ ہو - اس قانون میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس قانون پنچائت کے ممبر صحیح صورت میں اصل حالات دریافت کریں گے اور فیصلے بھی صحیح ہونگے - جھگڑے بھی ختم ہو جائینگے - نیز گاؤں دھڑے بندی اور دوسرے فسادوں سے بچ جائیگا - آج کل اکثر دیہات میں پنچائت کا رواج جاری ہو رہا ہے اور لوگ اس سے فائدے حاصل کر رہے ہیں ٭

سوالات

۱ - انجمن کفایت شعاری اور انجمن امداد قرضہ میں کیا فرق ہے ؟

۲ - سپلائی سوسائٹی سے زمینداروں کو کیا فائدہ حاصل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو سکتا ہے ؟

۳ - انجمن اجناس فروشی کسان کے لئے کیوں مفید ہے ؟

۴ - لازمی تعلیم سے زمیندار کو کیا فوائد حاصل ہیں ؟

۵ - "پنچایت بل" نے زمینداروں کو تباہ ہونے سے بچا لیا ہے - تشریح کرو ؛

۶ - حکومت نے زمینداروں کے روپیہ کو محفوظ کرنے کے لئے کیا کیا مہربانیاں کی ہیں ؟

۷ - ساہوکارہ سود اور انجمن امداد باہمی کے سود کا مقابلہ کرکے بتاؤ - کہ زمیندار کے لئے کونسا مفید ہے ؟

۸ - انجمن اصلاح رسوم اور انجمن صحت و صفائی کو مختصر بیان کرو ؛

۹ - اشتمال اراضی سے زمیندار کو کیا فائدہ ہے ؟

۱۰ - انجمن ترقی نسل مویشیاں کس طرح کسان کے لئے فائدہ رساں ہے ؟

۱۱ - دھڑے بندی کے نقائص بیان کرو ؛

۱۲ - زمیندار کی آمدنی کن کن باتوں پر فضول ضائع ہو جاتی ہے - اس کے بچاؤ کے طریقے بیان کرو ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل چہارم

شہری کے حقوق و فرائض

شہری

۱- ہر وہ شخص جو حکومت کے علاقہ کے اندر پیدا ہؤا ہو۔ شہری کہلاتا ہے۔ اور اِسے وہ تمام رعائتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جو حکومت نے شہری کے لئے مقرر کر رکھی ہیں۔ اور ہر شہری مقررہ حدود میں حکومت کے کام میں حصّہ لینے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا حقدار ہے۔

مندرجہ بالا اصول کے علاوہ ہر وہ شخص شہری کہلاتا ہے۔ جو:-

۲- اس حکومت کے جہاز میں (خواہ وہ جہاز کسی اور ملک کے سمندر میں کیوں نہ جا رہا ہو) پیدا ہؤا ہو۔

۳- اس شخص کا باپ اس حکومت کا شہری ہو۔ خواہ وہ کسی اور ملک میں پیدا ہؤا ہو۔

۴- کسی غیر حکومت کا شہری اس حکومت کا شہری بن سکتا ہے۔ جس میں وہ کافی عرصہ رہا ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہر حکومت نے شہری ہونے کے لئے خاص میعاد مقرر کر رکھی ہے - حکومت انگلستان نے شہری تسلیم کرنے کے حقوق کی میعاد پانچ سال مقرر کی ہے - بعض ممالک میں یہ میعاد دس سال بھی ہے - اس میعاد کے علاوہ یہ ضروری ہے - کہ اس شخص کا اپنے سابقہ ملک سے کوئی سیاسی تعلق نہ ہو - سیاسی تعلق ہونے کی صورت میں وہ شہری نہیں بن سکتا ؛

۵ - کسی ملک کی عورت دوسرے ملک کے مرد سے شادی کرکے حقوق شہریت حاصل کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے ملک کو چھوڑ کر وہاں جا کر آباد ہو جائے ؛

حقوق شہریت حقوق شہریت حاصل کرنے کے لئے اس ملک کا شہری بننا ضروری ہے - غیر شہری یا وہ لوگ جو کسی غیر جگہ سے آکر آباد ہو گئے ہوں - اور وہ جنہوں نے شہری بننے کی شرطیں پوری نہ کی ہوں - شہریت کے حقوق حاصل نہیں کر سکتے ؛

حقوق - ہر وہ شخص جو اس حکومت کا شہری ہو -

۱ - ہر قسم کی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ حاصل کر سکتا ہے - جس کا وہ مکمل مالک ہوگا - اور اس پہ اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا پورا قبضہ ہوگا ؛

۲۔ حکومت کی حدود کے اندر حکومت اس کی جان و مال کی محافظ ہوگی ؛

۳۔ اگر ایک شہری کسی اور حکومت میں ہو ۔ اور اس کا تعلق شہریت اصل ملک سے موجود ہو۔ تو اُس کے اپنے ملک کی حکومت وہاں پر بھی اُس کے جان و مال کی ذمہ دار ہے ؛

۴۔ ہر شہری تحفظ حقوق کی خاطر حکومت کی مقررہ عدالتوں میں دعوےٰ دائر کر سکتا ہے ۔ اور انصاف حاصل کر سکتا ہے ؛

۵۔ اگر وہ ایسے ملک میں ہے ۔ جہاں انتخاب کا رواج ہے ۔ اور وہ مقررہ حق رائے دہی کے مطابق رائے دینے کا حقدار ہے ۔ تو وہ رائے دے سکتا ہے ؛

۶۔ ممبر بننے کی شرائط کو پورا کرتے ہوئے وہ ممبری کے لئے امیدوار کھڑا ہو سکتا ہے ؛

۷۔ حکومت کی ہر ایک ملازمت میں لیا جا سکتا ہے بشرطیکہ تمام تعلیمی وغیرہ شرائط کو پورا کرتا ہو ؛

حقوق شہریت کا زائل ہونا ؛

جس طرح خاص شرائط پوری کرنے پر ہر انسان حقوق شہریت حاصل کر سکتا ہے ۔ اسی طرح خاص اسباب پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کے حقوق شہریت زائل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً
۱۔ جو شخص اس عرصہ کے لئے جس سے کسی غیر شخص کو اُس ملک میں رہ کر حق شہریت حاصل ہوتے ہیں۔ باہر رہے۔ تو اس کے حقوق شہریت زائل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً دیگر ممالک نے حق شہریت کے لئے دس سال کا عرصہ مقرر کر رکھا ہے۔ اگر ایک شخص دس سال باہر رہے اور اس اثنا میں وطن میں آ کر بود و باش اختیار نہ کرے۔ تو اُس کے حقوق شہریت زائل ہو جاتے ہیں۔
۲۔ وہ عورت جو کسی دوسرے ملک کے مرد سے شادی کرے اور وہاں جا کر رہائش اختیار کرے۔
۳۔ بدچلنی کی صورت میں سزایاب ہونے سے شہریت کے حقوق ضائع ہو جاتے ہیں۔

اعلےٰ شہری کے فرائض

ہر شہری کا فرض ہے۔ کہ وہ۔
۱۔ اپنی طاقت اور توفیق کے مطابق دوسرے شہری بھائیوں کی امداد کرے۔
۲۔ ہر ضرورت کے موقعہ پر وہ اپنے سچے دل سے دوسروں کی خدمت کرے۔ اور ہمدردی سے پیش آئے۔
۳۔ اپنے بزرگوں کا ہر صورت میں ادب کرے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴- بڑوں سے عزّت سے پیش آئے - اور اُن کی بزرگی کی رعایات کو ملحوظ رکھے ؛

۵- برابر والوں سے برادرانہ اور ہمدردانہ سلوک کرے ؛

۶- چھوٹوں سے پیار اور محبت سے پیش آئے - انہیں نیک اور صحیح رہنمائی کرے ؛

۷- کمزوروں - غریبوں - لُولے - لنجے اور اپاہجوں کی فوری اور ضروری امداد کرے ؛

۸- ہر فرد دوسرے مذہب اور اس کے پیروؤں کی عزت کرے - اور کوئی ایسی بات نہ کرے - جس سے دوسروں کے مذہبی جذبات مشتعل ہوں ؛

۹- اپنی قوم اور اپنے ملک کے ساتھ محبت کرے - ہمدردی سے پیش آئے ؛

۱۰- صحت اور اخلاق کی درستی کے لئے ہر وہ امداد جو وہ دے سکے - یا اس سے متوقع ہو - ضرور دے ؛

۱۱- حکومت کے مقررہ قوانین کی تعمیل کرے ؛

۱۲- حکومت کے نظم و نسق میں اپنے فرائض کے مطابق تعاون کرے ؛

۱۳- حکومت کے ضبط میں ہر طریقہ سے امداد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دے ؛

۱۴- اپنے گاؤں- قصبہ یا شہر کی ضروری حفاظت سے گریز نہ کرے ؛

سوالات

۱- شہری کسے کہتے ہیں ؟
۲- شہری کے حقوق کیا ہیں ؟
۳- شہری کے فرائض مختصراً بیان کرو ؛
۴- شہری کے حقوق کن اسباب پر زائل ہو جاتے ہیں ؟

فصل پنجم

حکومت

حکومت کی تعریف حکومت وہ طاقتور سیاسی گروہ ہے- جو رعایا اور ملک کو قبضے میں رکھ کر اُس کا اس طرح انتظام کرے- کہ رعایا امن چین اور خوشحالی سے زندگی بسر کرے- یہ گروہ عام طور پر ان ذی اثر اور طاقتور انسانوں پر مشتمل ہوتا ہے- جو حکومت یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قابض ہوتے ہیں۔ انتظام۔ قوانین وغیرہ ان کے ہاتھ ہوتا ہے۔ یہ گروہ کہیں طاقت اور جبر سے قبضہ کر لیتا ہے۔ اور کہیں اسے انتخابی صورت حاصل ہوتی ہے۔ ہر دو صورتوں میں قابض ہو جانے کے بعد ملک کی مکمل طاقت اس کے قبضے میں ہوتی ہے۔ جسے وہ حسب ضرورت اور موقع استعمال کرتا ہے ٭

حکومت کی ضرورت حکومت سے مدعا یہ ہے۔ کہ حاکم رعایا کی بہتری اور اپنے آرام کے لئے قوانین وضع کرے۔ اُن کے مطابق احکام صادر کرے۔ لوگوں سے اُن کی تعمیل کرائے۔ تعمیل نہ کرنے کی صورت میں سزا دے۔ گویا حکومت اس جماعت کا نام ہے۔ جو ملک کی بہتری کے لئے قانون بنا کر اُن کی تعمیل کرائے۔ نہ کرنے کی صورت میں اُن کو مجبور کرے۔ تاکہ وہ قانون کی تعمیل کریں ٭

حکومت کی ہر حالت میں یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ وہ رعایا کی انفرادی اور جماعتی بہتری سوچے۔ اور سلامتی کا انتظام کرے۔ تمام انتظام اس قسم کا ہو۔ کہ اس سے شخصی آزادی برقرار رہے۔ بہتری۔ آرام و آزادی میں نقص عائد کرنے کی صورت میں اس کی مضبوط حرکت نمایاں ہو کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قیام امن کرے۔ انفرادی صورت یوں ہے۔ کہ اگر کوئی فرد واحد کوئی غلط طریقہ دانستہ یا نادانستہ اختیار کرے۔ جو اس کی ذات یا کسی اور شخص کے لئے نقصان کا باعث ہو۔ تو حکومت کا فرض ہے۔ کہ اُسے روکے۔ جماعتی حالت میں تمام رعایا کی بہتری مدّ نظر ہو۔ مدارس۔ شفاخانے اور دیگر رفاہِ عام کے کام کرے ؛

حکومت کے کام حکومت کے دو بڑے کام ہیں۔

(۱) بیرونی، (۲) اندرونی ؛

۱۔ بیرونی :۔

(ا) ملک کو غیروں کے حملوں سے محفوظ رکھنا ؛

(ب) سرحدات پر امن و امان قائم رکھنا ؛

(ج) ملک کی بہبودی۔ ترقی اور فائدے کے لئے بیرونی ملکوں سے تعلقات قائم رکھنا ؛

۲۔ اندرونی :۔

(ا) رعایا کا ذاتی تحفظ (۱۔ قانون بنانا۔ ۲۔ انصاف کرنا۔ ۳۔ انتظام قائم کرنا) ؛

(ب) رعایا کی بہتری اور ترقی کے لئے :۔

۱۔ ملکی اور غیر ملکی تجارت کا تحفظ ؛

۲۔ کارخانجات و دیگر امور رفاہِ عامہ میں ترقی ؛

(ج) علم اور صحت کی نگہبانی ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(د) اخلاق کا تحفظ ؛

(و) ان تمام کاموں کے اخراجات کے لئے رعایا سے خاص متناسب رقم بطور مالیہ اور ٹیکس وغیرہ وصول کرکے خرچ کرنا ؛

حکومت کی ابتدا تمہیں پچھلے سبق میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ قیام امن کے لئے ضبط اور تعاون کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی پڑھ چکے ہو۔ کہ گھر۔ مدرسہ چھوٹی چھوٹی حکومتیں ہیں۔ جہاں والد یا ہیڈ ماسٹر حاکم ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ گھر میں اگر کوئی خاص شخص مثلاً والد۔ چچا یا بڑا بھائی انتظام کرنے والے نہ ہوں۔ تو گھروں میں لڑائی جھگڑے رہیں۔ آمد و خرچ کا کوئی ذمہ وار نہ ہو۔ ہر کوئی اپنی مرضی کے مطابق کام کرے۔ طاقتور کمزور کا حصّہ کھا جائے۔ یہی حالت مدرسہ کی ہے۔ یہاں بھی ہیڈ ماسٹر کا ذمہ وار نہ ہونا بچّوں کی تعلیم۔ جسمانی اور اخلاقی حالت۔ آرام کو خراب کرنا ہے ؛

پہلے سبق میں تم پڑھ چکے ہو۔ کہ شروع شروع میں جب انسانوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ اور انہیں ایک جگہ رہنے کی ضرورت پیش آئی۔ دوسروں سے خطرہ ہوا۔ آپس میں جھگڑے ہونے لگے۔ تو انہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ محسوس ہوا۔ کہ ان تکلیفوں سے بچنے کا خاص انتظام کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے قبیلے کے بزرگ آدمیوں کے ذمے یہ کام لگا دیا۔

قبیلوں نے آپس کے تعلقات کو درست رکھنے، آرام اور بے فکری سے زندگی بسر کرنے کے لئے آپس میں ایک عہد کیا۔ اور اس عہد کے متعلق تمام اختیارات زبردست قبیلہ کے بزرگ کو دئے۔ جس کے حکم کو ماننا ہر ایک نے اپنے ذمے لیا۔ یہی بزرگ بعد میں راجہ۔ امیر۔ بادشاہ وغیرہ ناموں سے موسوم ہونے لگا۔ گویا حکومت مختلف قبیلوں۔ قوموں یا خاندانوں کے قیام امن کے لئے ایک باہمی عہد ہے۔

مذہبی صورت دیکھو۔ تو مسلمان بادشاہ کو خلیفہ کہتے ہیں۔ ان کا یہ اصول ہے۔ کہ بادشاہ خدا کی طرف سے مقرر ہوا ہے۔ اور وہ خدائی احکام کے ماتحت رعیّت کا انتظام کرتا ہے۔ یہ خیال حکومت اور نظام حکومت کے لئے بہت بہتر ہے۔ کیونکہ بعض صورتوں میں جب انسانی انتظامات کی کل خراب ہونے لگتی ہے۔ تو رعایا اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ اس عقیدہ کی رو سے انسانی انتظامات کا کوئی دخل نہیں رہتا۔ بلکہ تمام احکام خدائی تصوّر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر کے ہر چھوٹا بڑا انہیں مانتا ہے ؛

ہندوؤں کے خیال کے مطابق حکومت کی ابتدا یوں ہوئی۔ کہ لوگ جب ایک دوسرے کے ظلم سے تنگ آ گئے۔ تو انہوں نے برھما جی سے فریاد کی۔ انہوں نے ایک انسان کو دنیا میں بادشاہ بنا کر بھیجا۔ جس نے دنیا میں آ کر انتظام کیا۔ اور یہ سلسلہ اب تک چلا آ رہا ہے۔ سکھ بھی بادشاہت کو سچے مالک کی طرف سے خیال کرتے ہیں ؛

حکومت کی مختلف صورتیں ؛

تم جانتے ہو۔ کہ ہر ایک ملک بلحاظ محل وقوع۔ آب و ہوا۔ پیداوار اور حیوانات دیگر ممالک سے مختلف ہے۔ اس کے انسان۔ ان کی بود و باش۔ عادات۔ خصائل بھی مختلف ہیں۔ چونکہ اُن کی ضروریات۔ ان کے رسم و رواج بھی مختلف ہیں۔ اس لئے ان کی حکومت میں طرزِ حکومت۔ قوانین ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قریباً ہر ملک میں حکومت کی صورت دوسرے ملک کی حکومت سے مختلف ہے ؛

دُنیا میں ابتدا سے حکومت نے مختلف صورتیں اختیار کیں۔ اور کرتی چلی جا رہی ہے۔ اس وقت تک حکومت کی یہ مختلف صورتیں قائم ہو چکی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں :-

۱- **مذہبی حکومت** - پیغمبر - دیوتا - اوتار - گورو کی حکومت - شروع شروع میں ہر جگہ مذہبی حکومت قائم ہوئی - جس نے بعد میں ملکی صورت اختیار کر لی ہے - ان حکومتوں کے اعلےٰ حاکم مسلمان پیغمبر - ہندو دیوتا اور سکھ گورو مانتے ہیں ؛

۲- **مطلق العنانی حکومت** - ابتدائی اور وسطی دور میں اس قسم کی حکومتیں قائم رہیں - ان حکومتوں کا مالک راجہ یا بادشاہ بنا - وہ حکومت کا انتظام وزیروں اور مشیروں کے ذریعے کرتا تھا - لیکن وہ اس امر کا پابند نہیں تھا - کہ اپنے وزیروں اور مشیروں کی صلاح کو مجبوراً مانے - قانون خود بنا سکتا تھا - اور خود ہی توڑ سکتا تھا - حکومت کی آمدنی کو اپنی مرضی پر جمع و خرچ کر سکتا تھا - رعایا اس کے کام میں دخل نہیں دے سکتی تھی ؛

در اصل ایسی حکومت رعایا کے فائدے کے لئے نہیں تھی - بلکہ بادشاہ کے فائدے کے لئے تھی - ایسی حکومتیں دُنیا سے جلد مٹ رہی ہیں ؛

۳- **حکومت امرا** - ملک کے بڑے امیروں کی جنہیں حکومت کے اختیارات اپنی ریاست یا ورثہ کی وجہ سے ملے ہوئے ہوتے ہیں - حکمران ہوتی تھی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی تمام سیاہ و سفید کے مالک ہوتے تھے۔ دراصل یہ حکومت بھی رعایا کے فائدے کے لئے نہیں۔ بلکہ چند افراد کے فائدے کی خاطر ہوتی تھی۔ یہ طرز حکومت بھی اب ہٹ رہا ہے۔

۴۔ آئینی حکومت۔ اس طرزِ حکومت میں بادشاہ کا وراثتاً موجود ہونا ضروری ہے۔ بادشاہ صرف چند اُن اختیارات کا مالک ہوتا ہے۔ جنہیں امتیازی حیثیت دئے جانے کی وجہ سے امرا اور رعایا کے نمایندگان اسے دیتے ہیں۔ یا ورثہ میں ملے ہوتے ہیں۔ حکومت کے اختیارات۔ قوانین۔ ان کا وضع کرنا۔ ترمیم۔ تنسیخ اور اجرا امرا اور رعایا کے نمایندگان کے مشورے سے ہوتا ہے۔ مجلس وضع قوانین رعایا کے منتخب شدہ ممبروں سے بنائی جاتی ہے۔ تاکہ رعایا اپنی ضروریات کے مطابق قوانین بنوائے۔ رعایا کے چُنے ہوئے ممبروں سے وزیر انتخاب ہوتے ہیں۔ یہ طرزِ حکومت بہترین ہے۔ اور ہماری حکومت بھی اسی طرز پر بنی ہوئی ہے۔

۵۔ جمہوری (ری پبلک) حکومت۔ جمہور کے معنی عام لوگ ہیں۔ اور جمہوری حکومت سے عام لوگوں کی حکومت مراد ہے۔ اس حکومت کا دستور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ ہے۔ کہ رعایا میں سے چند آدمی ممبری کے لئے اپنا نام پیش کرتے ہیں۔ عوام سے اُن کے لئے ووٹ (رائے) لی جاتی ہے۔ جس کے حق میں ووٹ زیادہ ہوں۔ وہ ممبر ہو جاتا ہے۔ ممبروں کی مقررہ تعداد کے انتخاب ہو جانے کے بعد انہیں ممبروں میں سے صدر یا پریذیڈنٹ کا انتخاب ہوتا ہے۔ ممبر جسے چاہیں اپنا صدر انتخاب کر لیتے ہیں۔ دراصل یہی صدر اس ملک کا بادشاہ ہوتا ہے۔ ممبروں میں سے مختلف کاموں کے لئے وزیر چُنے جاتے ہیں۔ گویا حکومت کا سارا انتظام رعایا کے چُنے ہوئے آدمیوں کے ذمے ہوتا ہے۔ لیکن یہ سلسلہ خاص میعاد کے لئے ہوتا ہے۔ جب میعاد ہو جائے۔ تو انتخاب نئے سرے سے ہوتا ہے۔ آج کل فرانس۔ ریاست متحدہ امریکہ اور کئی دیگر ممالک میں اس طریق انتخاب سے حکومت کی جاتی ہے۔

حکومت انگلستان کا طرز حکومت

ہمارے شہنشاہ سلامت کے قبضے میں مختلف ممالک ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کا طرز حکومت الگ ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ **شاہی بستیاں** (کرائون کالونی) ان سے وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بستیاں مراد ہیں۔ جو براہِ راست شاہِ برطانیہ کے ماتحت ہیں۔ بادشاہ سلامت کی طرف سے جو احکام صادر ہوں۔ ان کے مطابق عملدرآمد ہوتا ہے۔ حکومت کا انتظام کرنے کے لئے وہاں کا اعلےٰ حاکم گورنر ہوتا ہے۔ لنکا کی حکومت اس طریقہ پر ہے ؛

۲ آئینی حکومت۔ بادشاہ کے موجود ہونے کے باوجود حکومت جمہوری ہوتی ہے۔ انگلینڈ۔ ویلز اور سکاٹ لینڈ وغیرہ کی حکومت اسی طرح کی ہے ؛

۳۔ خود مختار بستیاں۔ ان علاقوں میں رعایا کو ملکی اندرونی انتظام میں پوری آزادی ہوتی ہے۔ آج کل بیرونی حکومتوں سے بھی ان کے تعلقات بڑھتے جاتے ہیں۔ لڑائی کے زمانے میں یہ تاجِ برطانیہ کی امداد کے ذمہ وار ہوتے ہیں۔ ان ملکوں میں شاہِ برطانیہ کی طرف سے ایک گورنر جنرل مقرر کیا جاتا ہے۔ مگر اس کے اختیارات بہت محدود ہوتے ہیں۔ وہ قانون بنانے اور انتظامِ ملک کرنے میں کوئی دخل نہیں دے سکتے۔ لوگ خود ہی قانون بناتے اور انتظام کرتے ہیں۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ میں اس قسم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی حکومتیں ہیں ؛

۴- ممالک محروسہ یا ماتحت ملک - اس قسم کی حکومت در اصل برطانوی حکومت ہوتی ہے - برطانیہ سے آئے ہوئے احکام جاری ہوتے ہیں - ہر افسر خواہ وہ گورنر جنرل ہو یا گورنر انہی احکام پر عمل کرتا ہے - ہندوستان میں اسی قسم کی حکومت ہے ؛

کچھ عرصے سے اب یہ کوشش کی جا رہی ہے - کہ اس ملک میں نو آبادی جیسی حکومت کی بنیاد رکھی جائے - امید ہے - کہ ۱۹۳۷ء سے اس طرز کی حکومت شروع ہو جائیگی - اس حکومت کا نام فیڈرل حکومت ہوگا - فیڈرل کے معنی ہیں متحدہ - چونکہ آئندہ تمام صوبے اور دیسی ریاستیں متحدہ ہونگے - اس لئے فیڈرل حکومت کہلائیگی ؛

فیڈرل حکومت اس کے دو حصّے ہوتے ہیں - (۱) مرکزی حکومت - (۲) صوبوں کی حکومت ؛

فیڈرل طرزِ حکومت میں ملک کو ریاستوں - صوبوں - علاقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے - ہر ایک صوبے کا ایک اعلےٰ حاکم ہوتا ہے - جس کے ماتحت مجلس واضع قوانین اور وزرا کام کرتے ہیں - صوبہ یا ریاست یا علاقے کے اندرونی انتظامات کے مکمل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختیارات انہیں حاصل ہوتے ہیں۔ ایک صوبے یا ریاست کو دوسرے صوبے یا ریاست کے کام میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ ہر صوبے میں مجلس واضع قوانین اور مجلس انتظامیہ ہوتی ہے۔ جو اپنی حکومت کے لئے مناسب اور ضروری قوانین بنا کر عملدرآمد کرتی ہے ؛

اس طرح تقسیم کئے ہوئے تمام علاقے۔ صوبے یا ریاستیں ایک مرکزی حکومت کے تابع ہوتے ہیں۔ جس کا صوبے کے اندرونی انتظام سے کوئی تعلّق نہیں ہوتا۔ بلکہ مرکزی حکومت تمام ملک کے لئے ہوتی ہے۔ اس کے ماتحت وہ محکمے مثلاً فوج (برّی۔ بحری یا ہوائی)۔ ملکی محاصل۔ بیرونی ممالک سے تعلقات۔ سفرا جس کا تعلق تمام ملک سے ہے۔ ہوتے ہیں۔ بیرونی حملوں کا انتظام۔ دشمن کے مقابلے وغیرہ بھی اسی کے ذمے ہوتے ہیں ؛

اس کے علاوہ تمام صوبوں یا ریاستوں میں یگانگت۔ اتفاق اور امن ہوتا ہے۔ دیسی ریاستیں بھی اسی اصول کے ماتحت ہونگی ؛

سوالات

۱۔ حکومت سے کیا مراد ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۔ حکومت کے فرائض کیا ہیں ؟
۳۔ حکومت کی ابتدا کس طرح سے ہوئی ؟
۴۔ حکومت کی مختلف اقسام کیا ہیں ؟
۵۔ آئینی۔ مطلق العنانی حکومت سے کیا مراد ہے ؟
۶۔ تمہارے ملک میں کونسی حکومت ہے۔ اُس کے اصول و قواعد کیا ہیں ؟
۷۔ فیڈرل طرز حکومت کیا ہے ؟

فصل ششم

حکومت برطانیہ

ہمارا ملک ہندوستان حضور ملک معظم جارج ششم شاہِ برطانیہ کے ماتحت ہے۔ جو دفتری حکومت کے ذریعے ہم پر حکومت کرتے ہیں۔ یہ حکومت دو حصّوں میں منقسم ہے۔ ایک حصّہ تو انگلستان میں ہے۔ دوسرا ہندوستان میں۔ انگلستان کی حکومت کا طرز یوں ہے :۔

شہنشاہ معظم

انگلستان۔ سکاٹ لینڈ۔ ویلز اور آئرلینڈ جزائر برطانیہ کلاں کہلاتے ہیں۔ اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر حضور جارج پنجم کی حکومت ہے۔ آپ انگلستان کے دار الخلافہ لندن میں رہتے ہیں۔ حکومت برطانیہ کے چار حصّے ہیں۔ (۱) حضور بادشاہ سلامت (۲) دار العوام (۳) دار الامرا (۴) مجلس وزرا ؛

بادشاہ سلامت کے خاص اختیارات یہ ہیں :-

(۱) برطانیہ کلاں اور تمام مملکت برطانیہ میں خود بادشاہ سلامت سب سے بڑی ہستی مانے جاتے ہیں ؛

(۲) وہ پارلیمنٹ کو برخاست کر سکتے ہیں اور اس کے انتخاب کا حکم دے سکتے ہیں ؛

(۳) پارلیمنٹ کے پاس کردہ قوانین کو منظور یا نامنظور کرنا اُن کے اختیار میں ہے ؛

(۴) تمام برّی۔ بحری اور ہوائی افواج کے افسر اعلےٰ ہیں ؛

(۵) مملکت برطانیہ کے بڑے بڑے عہدوں پر افسروں کا تقرر یا تنزل اُن کے اختیار میں ہے ؛

(۶) تمام عزّت کے خطابات عطا کرتے ہیں۔ حتےٰ کہ جسے چاہیں لارڈ بنا دیں ؛

(۷) ہر قسم کی عدالت کے افسر اعلےٰ ہیں ؛

(۸) عیسائی مذہب کے سب سے بڑے افسر ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۹) آپ سلطنت میں کسی غلطی کے ذمہ وار قرار نہیں دئے جا سکتے ۔

(۱۰) سلطنت کا تمام کام آپ کے نام سے سر انجام پاتا ہے ۔

(۱۱) آپ ہی غیر سلطنتوں سے جنگ اور صلح کا اعلان کرتے ہیں ۔

(۱۲) غیر سلطنتوں کے تمام عہد نامہ جات کی منظوری آپ فرماتے ہیں ۔

چونکہ آپ سلطنت میں سب سے بڑی ہستی ہیں۔ اس لئے ہر فرد بشر آپ کی دلی عزّت کرتا ہے۔ اگر مختلف پارٹیوں میں اختلاف رائے ہو۔ اور اختلافات بڑھتے جائیں۔ تو بادشاہ سلامت کی ہستی ہی ایسی ہے۔ جو فریقین میں تعاون کرا سکتی ہے۔ اسی طرح اگر بیرونی مقبوضات مثلاً آسٹریلیا۔ کنیڈا وغیرہ میں کسی بات پر اختلاف ہو جائے۔ تو آپ کی ہستی ہی اُن کی بھی مصالحت کرا سکتی ہے۔ خدا نخواستہ اگر بیرونی ممالک (جنہیں مکمل آزادی حاصل ہے) اور انگلستان میں کوئی اختلاف ہو جائے۔ تو آپ کی ہستی ہی انہیں الگ نہیں ہونے دیتی۔ الغرض آپ کی ہستی ایک مرکزی کڑی ہے۔ جس سے سلطنت کا ہر حصّہ جُڑا ہوا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور تمام نظام قائم ہے ؛

دار العوام برطانیہ کلاں میں عوام کی مجلس الگ ہے اور امرا کی الگ۔ تمام ملک مختلف حصّوں میں تقسیم ہوا ہوا ہے۔ ہر حصّے سے عوام اپنے نمایندے بذریعہ انتخاب چُن لیتے ہیں۔ یہ تمام نمایندے انجمن کی صورت میں مل کر قوانین وغیرہ بناتے ہیں۔ اس انجمن کو دار العوام یا ہاؤس اوف کامنز کہتے ہیں۔ اس میں عام طور پر تین فریق شامل ہوتے ہیں :-

(۱) قدامت پسند (کنسرویٹو) وہ لوگ جو پُرانے اصولوں اور قاعدوں کو پسند کرنے والے ہیں ؛

(۲) آزاد (لبرل) وہ لوگ جو ملک کے لئے نئی اور بہتر باتیں سوچتے ہیں۔ لکیر کے فقیر نہیں ؛

(۳) مزدور (لیبر پارٹی) وہ لوگ جو صنعت و حرفت۔ کان کنی وغیرہ مزدوری سے اپنا پیٹ پالتے ہیں ؛

انتخاب کے وقت ہر جماعت اپنے زیادہ سے زیادہ امیدوار کامیاب کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ تاکہ دار العوام میں اس کی آواز مؤثر ہو۔ انتخاب کے بعد جس فریق کے ممبر زیادہ ہو گئے ہوں۔ اسی کے لیڈر کو بادشاہ سلامت وزیر اعظم انتخاب کر لیتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔ وزیر اعظم باقی تمام وزارتوں کے لئے اپنی رائے کے آدمی چُن لیتے ہیں (عام طور پر وزارتوں کے لئے چناؤ اپنی ہی جماعت سے ہوتا ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ کئی دفعہ کسی اور جماعت کو بھی اپنے ہمراہ ملا کر چناؤ کر لیا جاتا ہے)۔ بادشاہ سلامت کی منظوری حاصل کر لینے کے بعد تمام وزیر حکومت چلانے کا کام شروع کر لیتے ہیں۔ دار العوام کے ممبروں کی تعداد ۶۱۵ اور میعاد پانچ سال ہے۔ اگر حقیقت میں دیکھا جائے۔ تو انگلستان کی حکومت دار العوام کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ

(۱) وزیر اعظم ہمیشہ اسی جماعت سے چُنا جاتا ہے۔ جس کے ممبر دار العوام میں سب سے زیادہ ہوں۔ باقی تمام وزرا وزیر اعظم کے مشورے سے مقرر ہوتے ہیں ؛

(۲) ملک کے لئے قوانین بنانا ان کے اختیار میں ہے۔ جو دار الامرا سے پاس ہونے کے بعد بادشاہ سلامت سے نافذ ہوتے ہیں ؛

(۳) حکومت کا بجٹ اور اس کے لئے روپے کی فراہمی کی تمام صورتیں از قسم ٹیکس وغیرہ ان کے اختیار میں ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) تمام وزیروں کو دار العوام کے اعتماد کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ انہیں استعفےٰ داخل کرنے پڑتے ہیں ؛

دار العوام کا صدر جسے انگریزی میں سپیکر کہتے ہیں۔ اس کے ممبر خود منتخب کرتے ہیں۔ یہ سب فریقوں سے الگ رہ کر کام چلاتا ہے۔ دار العوام کو بادشاہ سلامت کے سوا کوئی برخاست نہیں کر سکتا ؛

دار الامرا اس میں بڑے بڑے امیر شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً ذاتی اور خاندانی نواب (لارڈ وغیرہ)۔ مذہبی پیشواؤں میں سے دو تو آرچ بشپ کنٹربری اور آرچ بشپ یارک ہیں۔ باقی تمام علاقوں سے چوبیس بشپ لئے جاتے ہیں۔ اس کے ممبروں کی تعداد ۷۰۰ کے قریب ہے ؛

مجلسِ وزرا تمام وزرا حکومت کا کام مل کر سر انجام دیتے ہیں۔ اس مجلس کو انگریزی میں کیبنیٹ کہتے ہیں۔ لفظ کیبنیٹ کے معنی ہیں چھوٹا سا کمرہ۔ شروع شروع میں تمام وزرا ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ کر متفق ہونے کے لئے مشورہ کر لیتے تھے۔ اس کے بعد دار العوام میں بل پیش کرتے تھے۔ اس سے اس مجلس کا نام ہی کیبنیٹ ہو گیا۔ چونکہ تمام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وزرا کی ذمہ واری متفقہ ہوتی ہے۔ اس لیئے اگر کسی بات پر دار العوام، دار الامرا اور بادشاہ سلامت سے اختلاف ہو۔ تو یہ مجلس تمام کی تمام اکٹھی مستعفی ہو جاتی ہے۔ وزیر ہند بھی اسی مجلس کا ایک ممبر ہے۔ جو ہندوستان پر حکومت کرتا ہے۔ اور دار العوام کو باخبر رکھنے کے لیئے ہندوستانی معاملات اور متعلقہ کاغذات ان کے پیش کرتا ہے۔

سوالات

۱۔ بادشاہ سلامت کے اختیارات کیا ہیں؟
۲۔ دار العوام اور دار الامرا کس طرح مرتّب ہوتے ہیں؟
۳۔ کیبنیٹ میں ہندوستان کے معاملات کس طرح سرانجام پاتے ہیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل ہفتم

حکومت ہندوستان

تم جانتے ہو۔ کہ ہندوستان کے شہنشاہ معظم آج کل جارج ششم ہیں۔ چونکہ آپ کو ہندوستان اور اس کے لوگوں سے دلی ہمدردی اور محبت ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے لقب میں شہنشاہ ہندوستان بھی شامل کیا ہوا ہے۔ حضور شہنشاہ معظم وزیر ہند کی وساطت سے ہندوستان پر حکمران ہیں۔ اب ہم تمہیں ان کی اس حکومت کا مختصر سا حال بتاتے ہیں ؛

یہ حکومت دو حصّوں پر منقسم ہے۔ (۱) وہ حصّہ جو انگلستان میں وزیر ہند کے ماتحت ہے۔ (۲) وہ حصّہ جو ہندوستان میں ہے اور وائسرائے کے ماتحت ہے ؛

شہنشاہ معظم | حکومت ہند کے اس حصّے میں جو انگلستان میں ہے۔ (۱) شہنشاہ معظم (۲) وزیر ہند (۳) انڈیا کونسل اور (۴) ہائی کمشنر فار انڈیا شامل ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہنشاہ معظم کے نام پر ہی ہندوستان میں حکومت ہوتی ہے۔ اور وہ ہندوستان کے لئے ذیل کے عہدہ دار مقرر کرتے ہیں :-

(۱) انگلستان کے وزیر اعظم کے مشورے سے انگلستان میں وزیر ہند اور ہندوستان میں وائسرائے مقرر کرتے ہیں ۔

(۲) انگلستان میں وزیر ہند کے مشورے سے (۱) ہائی کمشنر فار انڈیا اور (۲) ممبران انڈیا کونسل مقرر کرتے ہیں ۔

(۳) ہندوستان میں وزیر ہند کے مشورے سے (۱) وائسرائے کی کونسل کے ممبران (۲) گورنر صاحبان (۳) ممبران پبلک سروس کمیشن (۴) آڈیٹر جنرل (۵) چیف جسٹس صاحبان (۶) ہائی کورٹ کے جج صاحبان (۷) ایڈووکیٹ جنرل ہائی کورٹ (۸) کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس کے بشپ صاحبان ۔

وزیر ہند وزیر ہند کا انگریزی نام سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا ہے۔ آپ ہی کے مشورے سے ہندوستان میں تمام بڑی آسامیوں پر عہدہ داران مقرر ہوتے ہیں۔ آپ کے ذمے ہندوستان کی حکومت کی نگرانی ہے۔ آپ کی ہدایات کے ماتحت وائسرائے ہندوستان میں حکومت کرتے ہیں۔ ہندوستانی صیغہ مال آپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی حفاظت میں ہے۔ اگر وائسرائے کوئی ہنگامی قانون (آرڈی نینس) جاری کرنا چاہیں۔ تو آپ کی منظوری حاصل کرکے جاری کر سکتا ہے۔ ہندوستان میں وائسرائے کو اعلان جنگ کرنے یا عہد نامہ کرنے کے لئے آپ کی منظوری پہلے لینی پڑتی ہے۔ آپ کے مشورے سے وائسرائے کسی ہندوستانی راجہ یا نواب کو گدی سے الگ کر سکتے ہیں۔ انگلستان میں آپ کی امداد کے لئے ایک کونسل بنائی گئی ہے۔ جسے انڈیا کونسل کہتے ہیں۔ جو ہر وقت مشورے کے لئے موجود ہوتی ہے۔ ہائی کمشنر فار انڈیا بھی آپ کی امداد کے لئے انگلستان میں موجود ہوتے ہیں۔ وزیر ہند کو ہندوستان پر حکومت کی نگرانی کے لئے بے شمار اختیارات حاصل ہیں۔ عام طور پر وائسرائے ہند کو ان کا فیصلہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

انڈیا کونسل | چونکہ شہنشاہ معظم کی مرضی ہے۔ کہ ہندوستان میں حکومت صرف انگریزی نکتہ نگاہ سے نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ ہندوستانی جذبات و خواہشات کا احترام رکھا جائے۔ اس لئے وزیر ہند کی امداد کے لئے ایک کونسل مقرر ہے۔ جس کا نام ہے انڈیا کونسل۔ اس میں ممبروں کی کم از کم تعداد آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہے۔ اس میں تین ممبر ہندوستانی ہوتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انگریز ممبران میں سے نصف ایسے ہونے ضروری ہیں۔ جو ہندوستان میں کم از کم دس سال رہ چکے ہوں اور انہیں ہندوستان چھوڑے پانچ سال سے زیادہ عرصہ نہ گزرا ہو۔ تاکہ وہ ہندوستان کے تازہ حالات اور واقعات سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ قریباً ہر ماہ اس کونسل کا اجلاس ہوتا ہے۔ جس کی صدارت وزیر ہند کرتے ہیں۔ فیصلے اکثریت رائے سے طے پاتے ہیں۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ کہ وزیر ہند کونسل کے ہر ایک فیصلہ کو مان لیں۔ یہ کونسل در اصل مشورہ دینے والی کونسل ہے۔ بعض معاملات مثلاً جنگ۔ صلح۔ دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات وغیرہ کے متعلق وزیر ہند مجبور نہیں ہیں۔ کہ کونسل سے ضرور مشورہ حاصل کریں ؛

یہ کونسل وزیر ہند کو ہندوستان پر حکومت کرنے میں مشورہ دیتی ہے۔ انڈین سول سروس کے لئے قانون بنانے میں امداد دیتی ہے۔ اور پارلیمنٹ کے سامنے ہندوستان کے سالانہ آمد و خرچ۔ ترقی وغیرہ کی رپورٹ پیش کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ہندوستان کے متعلق عہد نامے اور ٹھیکے وغیرہ کے کاموں کو سرانجام دینے میں معاونت کرتے ہیں ؛

ہائی کمشنر فار انڈیا | گورنر جنرل یا وائسرائے ہند کا انگلستان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں ایک قسم کا ایجنٹ ہوتا ہے۔ جسے ہائی کمشنر فار انڈیا کہتے ہیں۔ اسے وائسرائے کی سفارش اور وزیر ہند کے مشورے سے بادشاہ سلامت مقرر کرتے ہیں۔ اس کے عہدے پر رہنے کی میعاد پانچ سال ہوتی ہے۔ اس کا انتخاب دوبارہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے ذمے ہندوستان کے لئے تمام ضروریات کا خریدنا ہوتا ہے۔ اُن ہندوستانی طلبا کی نگرانی اور امداد ان کے ذمے ہے۔ جو بیرونی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں اس عہدے پر ہمارے صوبہ پنجاب کے ایک مشہور خاندان نون کے جواں ہمّت و جواں بخت سیاستدان آنریبل ملک سر فیروز خاں نون مقرر ہوئے ہیں۔ جو اس سے پہلے پنجاب میں عرصہ تک وزیر تعلیم رہ چکے ہیں +

وائسرائے اور مرکزی حکومت

اب ہم تمہیں حکومت کے اس حصّے کا حال بتاتے ہیں۔ جو ہندوستان میں موجود ہے۔ اس کے دو حصّے ہیں۔ (۱) مرکزی حکومت (۲) صوبجاتی حکومت +

مرکزی حکومت | ہندوستان کی مرکزی حکومت کا سرمائی صدر مقام دہلی اور گرمائی صدر مقام شملہ ہے۔ اس میں ذیل کے عہدہ داران شامل ہیں :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱) وائسرائے و گورنر جنرل۔ (۲) وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل۔ (۳) کونسل آف سٹیٹ۔ (۴) لیجسلیٹو اسمبلی ؛

وائسرائے و گورنر جنرل غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت تھی۔ اس کے عہد میں ہندوستان کے سب سے بڑے حاکم کو گورنر جنرل کہتے تھے۔ ۱۸۵۸ء میں ملکہ وکٹوریہ کے شاہی اعلان کے مطابق حکومت ہند براہِ راست تاج برطانیہ کے ساتھ مل گئی۔ اور ہندوستان کے سب سے بڑے حاکم وائسرائے و گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے۔ وائسرائے انگریزی کے دو لفظوں یعنی وائس اور رائے سے مرکب ہے۔ وائس کے معنی نائب اور رائے بادشاہ کو کہتے ہیں۔ یعنی بادشاہ کا نائب۔ اسے نائب السلطنت بھی کہتے ہیں۔ آپ وزیر ہند کے مشورے سے ہندوستان پر حکومت کرتے ہیں۔ آپ (۱) انتظامی (۲) قانونی اور (۳) مالی اختیارات حسب ذیل رکھتے ہیں :-

۱- **انتظامی اختیارات**۔ (۱) آپ مجلس انتظامیہ کا نائب صدر اور اس کے سکرٹری مقرر کرتے ہیں۔ کونسل آف سٹیٹ کا صدر مقرر کرتے ہیں۔ چیف کمشنر یا گورنر بمشورہ وزیر ہند مقرر کرتے ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) آپ مجلس انتظامیہ کے تمام فیصلوں کی منظوری عطا فرماتے ہیں۔ اگر کسی معاملہ میں ہندوستانی مفاد یا امن کے برخلاف کوئی فیصلہ دیکھیں۔ تو اسے پس پشت ڈال سکتے ہیں ؛

(۳) آپ مجلس انتظامیہ کو جب چاہیں طلب کر سکتے ہیں۔ اور ان کی رائے طلب کر سکتے ہیں ؛

(۴) ہندوستان کی دونوں مجالس واضع قوانین کے اجلاس جب چاہیں طلب کر سکتے ہیں۔ اور برخاست کر سکتے ہیں۔ مجالس کو توڑ بھی سکتے ہیں۔ اور توڑنے کے بعد نئے انتخاب کی تاریخ مقرر کر سکتے ہیں۔ مجالس کی میعاد کم یا زیادہ کر سکتے ہیں ؛

(۵) ہندوستانی ریاستوں کے مابین صلح اور امن کا انتظام رکھتے ہیں ؛

۲۔ قانونی اختیارات (۱) جب کوئی بل ہر دو مجالس سے منظور ہو کر آئے۔ تو اس کی منظوری عطا فرما کر بنا سکتے ہیں ؛

(۲) ہر دو مجالس سے منظور شدہ بل کو نامنظور بھی کر سکتے ہیں ؛

(۳) اگر ملک کے کسی حصے میں کوئی خاص خرابی واقع ہو۔ تو مجالس واضع قوانین سے مشورہ حاصل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کئے بغیر ہی چھ ماہ کے لئے ہنگامی قانون (آرڈی نینس) جاری کر سکتے ہیں ؛

(۴) آپ جس مجرم کو چاہیں بحیثیت نائب السلطنت معافی عطا کر سکتے ہیں ؛

۳- مالی اختیارات (۱) ہندوستانی صیغہ مال پر بھی آپ کو پورا اختیار حاصل ہے ؛

(۲) اسمبلی کے پاس کردہ بجٹ (حسابات آمد و خرچ) کو منظور کر سکتے ہیں۔ اور نامنظور بھی کر سکتے ہیں ؛

(۳) آپ کی منظوری کے بغیر ہندوستان کی حکومت کا روپیہ کسی طریق پر خرچ کرنے کی کوئی تجویز پیش نہیں کی جا سکتی ؛

ایگزیکٹو کونسل | اسے وائسرائے کی مجلس انتظامیہ بھی کہتے ہیں۔ اس میں خود حضور وائسرائے اور کمانڈر انچیف کے علاوہ چھ اور ممبر ہوتے ہیں۔ جن میں سے تین ہندوستانی ہونے ضروری ہیں۔ جن کی میعاد عام طور پر پانچ سال ہوتی ہے۔ یہ تمام ممبر اپنے اپنے محکمے کے مالک و مختار ہوتے ہیں۔ عام طور پر اس مجلس کا اجلاس ہر ہفتہ ہوا کرتا ہے۔ وائسرائے خود اس کے صدر ہیں۔ اور ایک نائب صدر بھی مقرر کرتے ہیں۔ جو ان کی غیر حاضری میں مجلس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ وزیر ہند کے احکامات یا ہدایات اس مجلس میں پیش ہوتے ہیں۔ اور ان کے جوابات تیار کئے جاتے ہیں۔ اگر دو محکمہ جات کسی معاملہ پر متفق نہ ہوں۔ تو وہ بھی اسی مجلس میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام ضروری امور بھی اسی مجلس میں پیش ہو کر سرانجام پاتے ہیں۔ وائسرائے کو اختیار ہے۔ کہ کونسل کے جس فیصلہ کو چاہیں منظور کر لیں۔ اور جسے چاہیں منظور کر دیں۔ اس مجلس میں تمام معاملات کثرت رائے سے فیصلہ ہوتے ہیں۔ اس مجلس کے ممبران کے کار و بار کی تقسیم اس طرح پر ہے :-

۱- **امورات خارجہ و سیاسی**۔ اس محکمہ کے افسر اعلےٰ خود وائسرائے بہادر ہیں۔ اس کے متعلق غیر ملکی تعلقات۔ سرحدی قبائل اور دیسی ریاستوں کے مابین خوشگوار تعلقات کا قائم رکھنا۔ چیفس کالجوں کی نگرانی۔ ملک میں امن قائم رکھنا وغیرہ کے فرائض سرانجام پاتے ہیں ؛

۲- **امورات صیغہ افواج**۔ اس کے افسر اعلےٰ کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار افواج ہند ہوتے ہیں۔ جن کی امداد فوجی عہدہ داران کرتے ہیں۔ اس محکمہ کے متعلق افواج ہندوستان کو اعلےٰ حالت میں رکھنا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان سے کام لینا وغیرہ ہے ؛

۳- امورات داخلہ- اس محکمہ کے متعلق ہندوستان کا اندرونی انتظام ہے- مثلاً انڈین سول سروس- محکمہ جیل- محکمہ پولیس- محکمہ انصاف وغیرہ کی نگرانی اور رہنمائی اس کے ماتحت ہے ؛

۴- امورات تعلیم و حفظ صحت - محکمہ تعلیم - محکمہ حفظ صحت- محکمہ زراعت- محکمہ جنگلات - محکمہ لوکل سیلف گورنمنٹ وغیرہ کی نگرانی اور رہنمائی اس کے سپرد ہے ؛

۵- امورات محکمہ مال - محکمہ مال کا بہت سا حصّہ اب صوبجاتی حکومتوں کے ماتحت ہے- مگر بیرونی ممالک سے آمدہ مال کی چُنگی کے علاوہ نمک - آبکاری - افیون - اسٹامپ - حساب کی جانچ پڑتال - بنک - شرح تبادلہ- ٹکسال اور ہندوستان کے قرضہ عامہ کی نگرانی اس کے متعلق ہے ؛

۶- امورات تجارت و ریلوے- یہ محکمہ ریلوے - جہازات- تجارت درآمد و برآمد- بیمہ وغیرہ کا تمام انتظام کرتا ہے ؛

۷- امورات صنعت و حرفت - ہندوستانی صنعت و حرفت کی ترقی- تار- ڈاک خانہ- محکمہ تعمیرات عامہ- انہار اور مزدوروں کے متعلق تمام انتظام کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذمہ وار ہے ؛

۸- امورات قانون- قوانین بنانا اور ان کو منظور کرانا اس محکمہ کے متعلق ہے ؛

کونسل آف سٹیٹ | ہندوستان کی سب سے بڑی مجلس واضع قوانین کا نام کونسل آف سٹیٹ ہے۔ اس کے کل ساٹھ ممبر ہوتے ہیں۔ جن میں سے ۳۳ منتخب شدہ اور ۲۷ وائسرائے کے نامزدہ ہوتے ہیں۔ نامزدہ میں سے بیس سے زیادہ سرکاری عہدہ دار نہیں ہوتے۔ جب کوئی قانون اسمبلی میں سے منظور ہو کر آتا ہے۔ تو اس مجلس میں پیش ہوتا ہے۔ اس کی منظوری کے بعد وائسرائے کی خدمت میں بغرض منظوری ارسال ہوتا ہے۔ اس مجلس کا صدر مقام دہلی ہے۔ مگر کبھی کبھی اس کے اجلاس شملہ میں بھی ہوتے ہیں۔ اس کی میعاد پانچ سال ہے جس کے بعد دوبارہ انتخاب ہوتا ہے۔ مگر وائسرائے اس میعاد میں کمی یا بیشی کر سکتے ہیں۔ اس کا صدر ممبران میں سے وائسرائے مقرر کرتے ہیں۔ مسلمانوں اور سکھوں کو اس کونسل میں خاص نیابت دی ہوئی ہے۔ وائسرائے کو اس کونسل میں اپنے خیالات کے اظہار کا اختیار ہے ؛

خاص حلقوں میں تو اسمبلی کے ووٹران کی خصوصیات ہی مقرر ہیں۔ مگر عام حلقوں میں ووٹر کے لئے ذیل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی قابلیتوں میں سے کسی ایک کا مالک ہونا اور اس حلقہ میں رہائش رکھنا ضروری ہے :-

(۱) انعام دار یا جاگیردار یا گاؤں کا مالک ہو ؛

(۲) یا اس کی آمدنی تیس ہزار روپے زیادہ ہو۔ جس پر وہ انکم ٹیکس ادا کرتا ہو ؛

(۳) یا دو ہزار روپیہ سالانہ مالیہ ادا کرتا ہو ؛

(۴) یا میونسپلٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ کا صدر یا نائب صدر ہو ؛

(۵) یا کسی یونیورسٹی کا فیلو ہو ؛

لیجسلیٹو اسمبلی اس مجلس کا صدر مقام بھی دہلی ہے۔ مگر کبھی کبھی موسم گرما میں بھی اس کے اجلاس ہوتے ہیں۔ اس کے تمام ممبران کی تعداد ۱۴۴ ہے۔ جن میں سے ۱۰۴ رعایا منتخب کرتی ہے۔ اور ۴۰ ممبر وائسرائے نامزد کرتے ہیں۔ جن میں کم از کم چھبیس سرکاری ملازمین ہوتے ہیں۔ اور باقی غیر ملازم۔ اس کی میعاد تین سال ہے۔ جسے وائسرائے کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔ اس مجلس کا کام ملکی ضروریات کے مطابق قوانین بنانا ہے۔ جو کونسل آف سٹیٹ سے پاس ہو کر وائسرائے کی منظوری کے لئے پیش ہوتے ہیں۔ یہ مجلس اپنا صدر اور نائب صدر خود چُنتی ہے۔ جن کی تصدیق وائسرائے سے ضروری ہے۔ صوبوں کے لحاظ سے منتخب شدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممبروں کی تعداد یہ ہے :-
بنگال ۱۷- بمبئی ۱۶- مدراس ۱۶- صوبجات متحدہ ۱۶-
پنجاب ۱۲- بہار اُڑیسہ ۱۲ صوبجات متوسط ۵- آسام ۴-
برما ۴- دہلی ۱- (نوٹ) جب برما ہندوستان سے الگ
ہو جائیگا- تو اس کے ممبر اس میں شامل نہ ہونگے ؛
اقوام کے لحاظ سے ۱۰۴ منتخب شدہ ممبروں کی تقسیم یہ ہے :-
(۱) غیر مسلم ۴۷ (۲) مسلم ۳۰ (۳) یورپین ۹ (۴) بڑے
زمیندار ۷ (۵) ہندوستانی تجار ۴ (۶) ہندوستانی عیسائی
اور اینگلو انڈین ۳ (۷) سکھ ۲ (۸) عام ۲ ؛
مجالس کی رکنیت کے لئے ضروری ہے کہ کوئی سرکاری
ملازم یا غیر ملازم ایک ہی وقت میں دونوں مجالس کا
ممبر نہیں ہو سکتا- البتہ وائسرائے کی مجلس انتظامیہ کا
ہر ممبر اسمبلی یا کونسل آف سٹیٹ کا ممبر ہو سکتا
ہے- مگر وہ دوسری مجلس میں شامل ہو سکتا ہے- اور
مباحثات میں حصّہ لے سکتا ہے ؛
اسمبلی کے ووٹر کے لئے ضروری ہے- کہ (۱) اکیس برس
سے زیادہ عمر کا ہو (۲) پاگل نہ ہو (۳) فوجداری جرائم
کا مرتکب ہو کر سزا نہ پا چکا ہو (البتہ وائسرائے کی خاص
اجازت سے اس میں تبدیلی ہو سکتی ہے)- (۴) پچھتر
روپے سالانہ مالیہ ادا کرتا ہو یا انکم ٹیکس ادا کرتا ہو-
(۵) یا ایوان تجارت کا ممبر ہو (۶) یا یونیورسٹی کا فیلو ہو ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

...dj Foundation Chennai and eGangotri

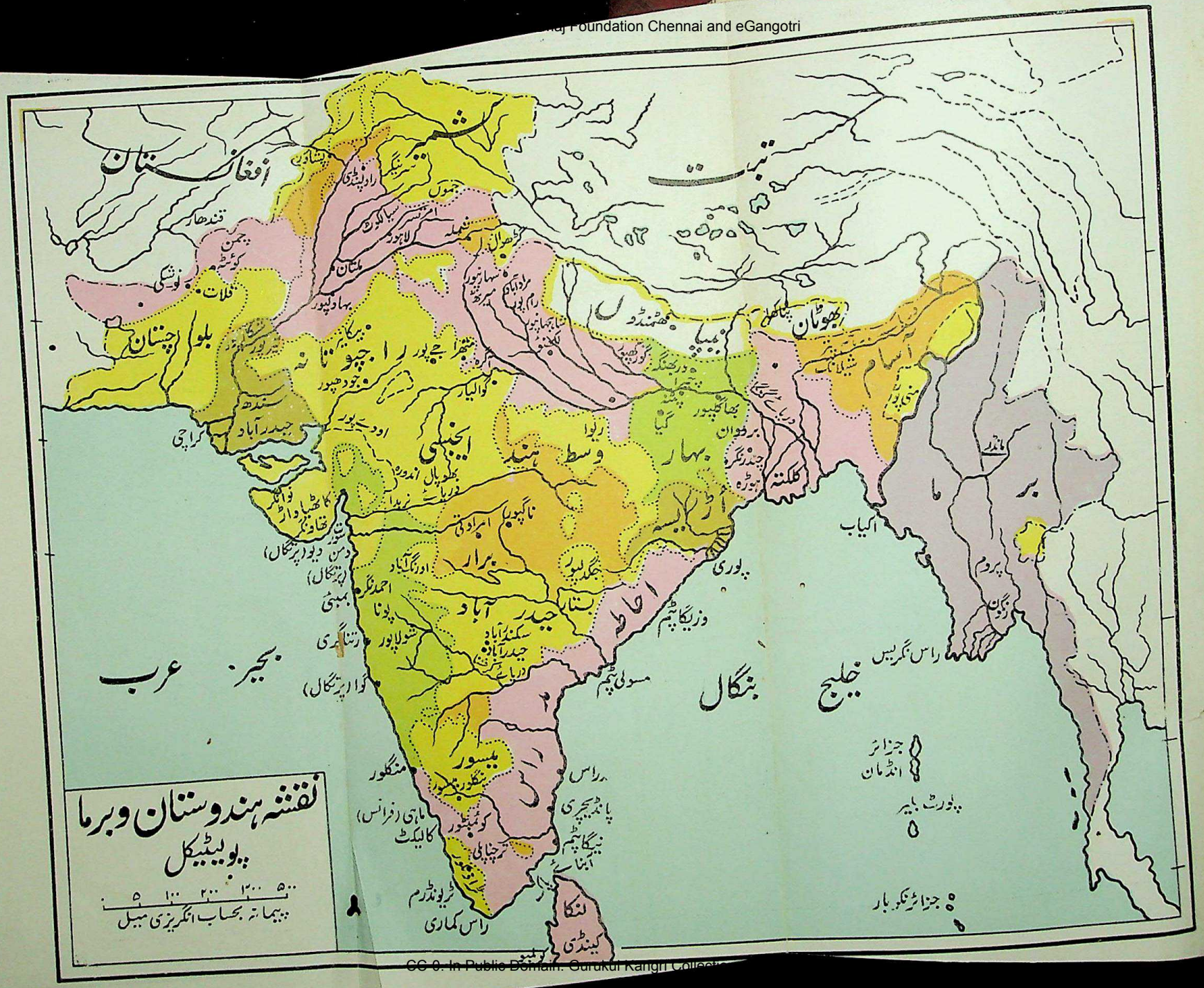

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بل کا پیش کرنا جب کوئی غیر سرکاری ممبر کوئی بل پیش کرنا چاہئے تو وہ پہلے وائسرائے کی منظوری حاصل کرتا ہے۔ جسے عام طور پر مجلس کے اجلاس کے ایک ماہ پہلے صدر کی خدمت میں ایک نقل مسودہ کے ہمراہ بھیج دیتا ہے۔ بل اسمبلی یا کونسل آف سٹیٹ کسی میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ جس کا پیش کرنے والا ممبر ہو۔ جس مجلس میں بل پیش جانا ہو وہاں ممبر تاریخ مقررہ پر اس بل کو پیش کرنے کی تجویز کرتا ہے۔ اگر کثرت رائے سے اجازت مل جائے تو وہ بل سرکاری گزٹ میں شائع کر دیا جاتا ہے۔ اگر وائسرائے چاہیں تو مجلس کی اجازت کے بغیر کسی بل کو گزٹ میں شائع کرا دیں یا کسی بل کے گزٹ میں شائع ہونے کے بعد اس کی تمام آئندہ کارروائی بند کر دیں ؛

بل کی پہلی خواندگی جب کسی بل کے پیش کرنے کی اجازت حاصل ہو جائے تو مجوز پیش کرتا ہے کہ بل پر فوراً غور کیا جائے یا کسی آئندہ تاریخ پر غور ہو یا بل کو مجلس منتخبہ کے روبرو پیش کیا جائے یا عوام کی رائے حاصل کرنے کے لئے شائع کر دیا جائے۔ بل کی اس خواندگی میں اس کے اصولوں پر بحث ہوتی ہے ؛

بل کی دوسری خواندگی جب کوئی بل مجلس منتخبہ میں پیش ہو تو اس کی ہر دفعہ اور اس کے ہر حصہ پر بحث ہوتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ مجلس منتخبہ اگر چاہے تو خاص ماہران قانون یا فن کی رائے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر اس میں بحث کے بعد تبدیلیاں ہو جائیں تو اس کو دوبارہ سرکاری گزٹ میں شائع کیا جاتا ہے ؛

بل کی تیسری خواندگی مجلس منتخبہ کی رپورٹ کو مجوزہ پھر مجلس کے سامنے پیش کرتا ہے یا اگر ضرورت ہو تو رائے عامہ حاصل کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔ یا اس پر بحث اور غور کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔ مخالف اور موافق ممبران اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر ترمیمات پاس نہ ہوں تو مجوزہ بل کے پاس کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔ اگر ترمیمات منظور ہو جائیں تو اس کے پاس ہونے کی دوسری تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ جب بل ایک مجلس سے پاس ہو جائے تو صدر اس کی ایک نقل پر دستخط کر دیتا ہے ؛

بل کا دوسری مجلس میں جانا جب بل کسی مجلس سے جس میں پہلے پیش ہو پاس ہو جاتا ہے تو پھر دوسری مجلس میں پیش ہوتا ہے اور اسی طرح تمام مراحل طے کرتا ہے۔ بعض اوقات اگر دونوں مجالس میں اختلاف ہو تو اس کی اطلاع وائسرائے کو دی جا سکتی ہے جو دونوں مجالس کا مشترکہ اجلاس طلب کر کے اس بل پر دوبارہ غور کرنے کے لئے پیش ہوتا ہے۔ اگر اجلاس مشترکہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو تو صدر کے فرائض کونسل آف سٹیٹ کا صدر ہوا کرتا ہے۔ کثرت رائے سے فیصلہ ہوتا ہے۔

بل کا ایکٹ یا قانون بننا جب کوئی بل دونوں مجالس سے پاس ہو جاتا ہے تو وہ منظوری کے لئے وائسرائے کے سامنے پیش ہوتا ہے جو منظوری عطا فرمانے کے ساتھ تاریخ نفاذ مقرر کرتے ہیں۔ اب وہ بل ایکٹ یا قانون بن جاتا ہے اور ہر ایک کا اس کے ماتحت کام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر وائسرائے نا منظور کر دیں تو وہ بل قانون کی شکل اختیار نہیں کرتا۔

سوالات

۱۔ ہندوستان میں کون کون سے عہدہ داروں کو شہنشاہ معظم مقرر کرتے ہیں؟

۲۔ وزیر ہند کے ساتھ حکومت ہند کے تعلقات بتاؤ۔

۳۔ انڈیا کونسل اور وائسرائے کی انتظامیہ مجلس میں کیا فرق ہے؟

۴۔ وائسرائے کے اختیارات انتظامی بیان کرو۔

۵۔ بل کس طرح پیش کیا جاتا ہے۔ اور کن کن مراحل سے گذرنے کے بعد قانون کی شکل اختیار کرتا ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل ہشتم

صوبجاتی حکومت

ہندوستان ایک وسیع ملک ہے۔ جس میں مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں۔ مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ مختلف عادات اور رسومات کے لوگ ہیں۔ اس لئے بہترین حکومت کے لئے ضروری ہے کہ اسے مختلف حصوں میں تقسیم کیا جائے چنانچہ اس کی موجودہ تقسیم کے وقت ملک کی قدرتی تقسیم۔ اقوام اور زبانوں خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ہماری مہربان حکومت نے پچھلے چند سالوں سے کچھ حصہ حکومت صوبجاتی ہندوستانی نمائندوں کے حوالہ کر رکھا تھا۔ مگر ۱۹۳۵ء میں انگلستان کی پارلیمنٹ نے ایک نیا قانون منظور کیا ہے۔ جس کی رو سے صوبوں میں تمام اختیارات رعایا کے منتخب کردہ لوگوں کے حوالہ کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس قانون کی رو سے یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے عمل درآمد ہوگا۔ رعایا کے تمام حلقوں کو حکومت میں اپنی آواز موثر بنانے کے لئے پست اقوام اور مستورات کے لئے نشستیں مخصوص کر دی گئی ہیں۔

صوبائی مجالس واضع قوانین صوبجاتی حکومت کو اصلاحات ۱۹۳۷ء کی رو سے ہندوستان کو تین حصص میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱) وہ صوبے جو گورنر صاحبان کے ماتحت دو مجالس واضع قوانین والے ہونگے۔ اس میں صوبجات بنگال۔ بمبئی۔ مدراس۔ صوبجات متحدہ اور بہار شامل ہیں؛

(۲) وہ صوبے جو گورنر صاحبان کے ماتحت ایک مجلس واضع قوانین والے ہونگے۔ اس میں پنجاب۔ صوبجات متوسط۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ۔ سندھ اور آسام شامل ہیں؛

(۳) وہ صوبے جو چیف کمشنر صاحبان یا ایجنٹوں کے ماتحت ہیں۔ اس میں دہلی۔ اجمیر۔ مارواڑ۔ کورگ۔ برٹش بلوچستان۔ انڈیمان۔ نکوبار شامل ہیں۔ ان میں سوائے کورگ کے کہیں مجلس واضع قوانین نہیں ہے؛

پنجاب میں مجلس واضع قوانین | پنجاب میں مجلس واضع قوانین فی الحال ایک ہے جسے لیجسلیٹو اسمبلی کہتے ہیں اس کے ممبران کی تعداد ۱۷۵ ہوگی جو سب کے سب رعایا کے منتخب کردہ ہونگے۔ سرکاری نامزد ممبر کوئی نہ ہوگا۔ اس کی تقسیم حسب ذیل ہے:۔

مسلم ۸۶ مع ۲ مستورات عام ۴۳ مع ایک عورت۔ سکھ ۳۲ مع ایک عورت۔ بڑے زمیندار ۵۔ مزدور ۳ — ہندوستانی عیسائی ۲۔ اینگلو انڈین ایک۔ یورپین ایک۔ صنعت و تجارت ایک۔ یونیورسٹی ایک کل ۱۷۵؛

میعاد | اسمبلی کی میعاد پانچ سال ہے۔ اگر گورنر چاہے تو اسمبلی کو قبل از وقت توڑ سکتا ہے۔ اور نئے انتخاب کا حکم دے سکتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ جہاں ایوان اعلےٰ یعنی کونسل ہے۔ اسے توڑا نہیں جا سکتا بلکہ وہ ایک مستقل ادارہ ہے جس کے تہائی ممبران ہر تیسرے سال رکنیت سے سبکدوش ہوتے رہتے ہیں اور کام چلتا رہتا ہے۔

صدر اور نائب صدر | ممبران اسمبلی اپنا صدر اور نائب صدر خود چنتے ہیں۔ صدر کو انگریزی میں سپیکر اور نائب صدر کو ڈپٹی سپیکر کہتے ہیں۔ ہر دو کو تنخواہیں ملتی ہیں۔ اور یہ تمام پارٹیوں سے الگ تھلگ ہو کر اپنا فرض بجا لاتے ہیں۔ کونسل کے صدر کو پریزیڈنٹ اور نائب صدر کو ڈپٹی پریزیڈنٹ کہتے ہیں۔ ان کا بھی انتخاب کونسل کی طرف سے عمل میں آتا ہے ہر صدر یا نائب صدر کو ممبران اکثریت کی قرار داد کے ذریعہ اپنے عہدہ سے برطرف کر سکتے ہیں۔

قانون پاس ہونے کا طریقہ | جہاں دو مجالس ہیں۔ وہاں بل کسی ایک مجلس میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ البتہ مالی بل کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اسمبلی میں پیش ہو۔ جہاں صرف ایک مجلس ہے وہاں صرف اسی ایک مجلس سے پاس ہونا کافی ہے کوئی بل جب دونوں مجالس سے پاس ہو جاتا ہے تو گورنر کے پاس بغرض منظوری پیش ہوتا ہے منظوری ہو جانے کے بعد وہ قانون بن جاتا ہے۔ اگر گورنر چاہے تو نامنظور بھی کر سکتا ہے۔ اگر گورنر چاہے تو اپنی سفارشات کے ساتھ واپس دوبارہ غور کے لئے بھیج سکتا ہے۔ اگر گورنر چاہے تو وائسرائے کے پاس بغرض منظوری بھیج سکتا ہے۔ جسے منظور یا غیر منظور کرنے کا حق حاصل ہے اگر وائسرائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

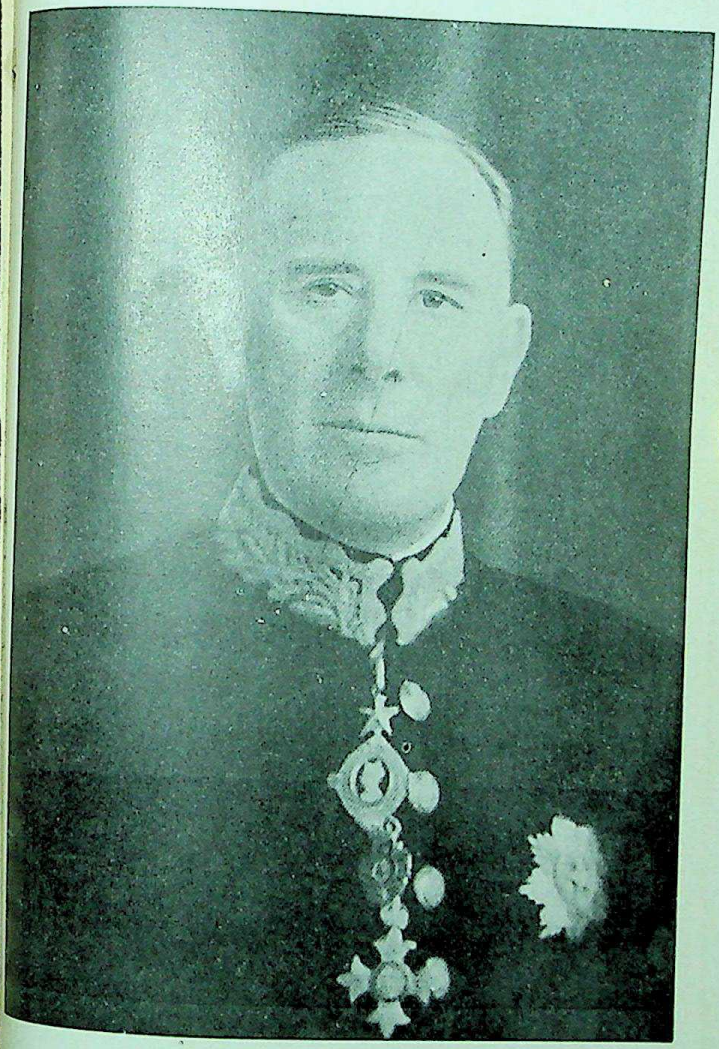

ہز ایکسیلنسی سر ہربرٹ ولیم ایمرسن کے - سی - ایس - آئی
سی - آئی - ای سی - بی - ای آئی - سی - ایس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاہئے تو کسی خاص اہم بل کو بادشاہ سلامت کے پاس بغرض منظوری بھیج سکتا ہے۔ جنہیں منظور یا نامنظور کرنے کا پورا اختیار حاصل ہے۔ عام طور پر بل گورنر جنرل کی منظوری کے بعد قانون بن جاتا ہے ؛

اگر بل اسمبلی یعنی مجلس ادنیٰ سے پاس ہو کر کونسل یعنی مجلس اعلےٰ میں جائے اور کونسل اسے نامنظور کر دے تو گورنر دونوں مجالس کا مشترکہ اجلاس طلب کر سکتا ہے اگر بل کونسل سے پاس ہو کر اسمبلی میں آئے جو اسے نامنظور کر دے تو مشترکہ اجلاس طلب نہیں کرتا۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت چاہتی ہے کہ مجلس ادنےٰ یعنی عوام کے نمائندے حقیقی قوت اور طاقت رکھیں نہ کہ بڑے بڑے لوگوں کے نمائندے ؛

گورنر صوبہ میں امن و امان قائم رکھنے اور حکومت کو احسن طریق پر چلانے کا ذمہ دار گورنر ہے۔ جس کے مشورہ کے لئے ایک مجلس وزرا مقرر ہے۔ حسب ذیل ذمہ داریاں گورنر پر عائد ہوتی ہیں :-

(۱) صوبہ یا صوبہ کے کسی حصّہ میں امن کو خطرہ سے بچانا (۲) اقلیتوں کے جائز حقوق کی حفاظت کرنا (۳) سرکاری ملازموں کے ان حقوق کی حفاظت کرنا جو ان کو از روئے قانون حاصل ہیں (۴) تجارت میں ترقی اور امتیازات کا روکنا (۵) وائسرائے کے تمام احکام کی تعمیل کرانا جو وقتاً فوقتاً جاری ہوں ؛

گورنر کے خاص اختیارات (۱) حکومت کو چلانے کے لئے تمام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رقوم کا مہیا کرنا اسمبلی کا کام ہے۔ اگر اِس میں کوئی رکاوٹ ہو تو گورنر اپنے خاص اختیارات کی رو سے تمام ضروری رقوم مہیا کر سکتا ہے۔ (۲) خاص حالات میں ہنگامی قانون کا جاری کرنا۔ (۳) مجالس کے پاس کردہ بلوں کو منظور کر کے قانون کی شکل دینا یا نامنظور کرنا یا انہیں وائسرائے کی خدمت میں بغرض منظوری بھیجنا۔ (۴) گورنر اگر چاہے تو کسی مسودہ یا بل کے پیش کرنے کی مخالفت بھی کر سکتا ہے۔ (۵) بالعموم گورنر صوبہ کی حکومت کو وزرا کے مشورہ سے چلائیگا اگر کسی وقت گورنر یہ محسوس کرے کہ وزرا کا مشورہ اس کی خاص ذمہ داری کے منافی ہے تو عارضی طور پر وہ وزرا کے مشورہ کو پس پشت ڈال سکتا ہے۔ (۶) اگر گورنر یہ دیکھے کہ نظم و نسق میں کوئی ایسی خرابی ہے جس سے صوبہ کے قیام امن میں خلل کا اندیشہ ہے تو وہ وزراء کو یا کسی ایک وزیر کو معطل کر کے اس کے تمام اختیارات اپنے قبضے میں لے سکتا ہے۔ (۷) پولیس کے محکمہ میں اگر کوئی خاص خرابی دیکھے تو اس کو بھی اپنے اختیارات سے درست کر سکتا ہے۔

مجلس وزرا لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کے بعد گورنر اس پارٹی کے لیڈر کو طلب کرتا ہے۔ جس کی ممبران میں اکثریت ہو۔ اور اِسے وزرات مرتب کرنے کے لئے حکم دیتا ہے۔ یہ لیڈر اپنی پارٹی سے یا کسی اور پارٹی کو ہمراہ ملانے کی غرض سے متحدہ وزارت قائم کرتا ہے۔ جو گورنر کی منظوری کے بعد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنے اپنے حصہ نظم و نسق کو سنبھال کر حکومت چلانے کا کام شروع کر دیتے ہیں ؛

پنجاب میں سب سے بڑی پارٹی انتخابات ۱۹۳۷ء نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں عوام کا سب سے زیادہ اعتماد اتحاد پارٹی پر ہے۔ کیونکہ اس کے ممبران کی مجلس واضع قوانین میں بھاری اکثریت ہے۔ اتحاد پارٹی میں مسلم۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی تمام مذاہب کے لوگ شامل ہیں۔ اس پارٹی کا مسلک یہ ہے کہ پنجاب میں چونکہ اکثریت زمینداروں کی ہے اس لئے زمینداروں کو فائدہ پہنچانے سے تمام صوبہ کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس پارٹی میں اس صوبہ کے بڑے بڑے زمیندار بھی شامل ہیں۔ آنریبل کیپٹن سردار سر سکندر حیات خاں کے بی ای اس کے قاعد و رہنما ہیں ؛

پنجاب میں مجلس وزرا پنجاب میں آئندہ چھ وزرا ہوں گے۔ ان میں ایک چیف منسٹر یا وزیر اعظم کہلائیگا۔ اور باقی وزیر یا منسٹر کہلائینگے۔ یہ مجلس مل کر حکومت کا کام چلائیگی۔ سب کی ذمہ داری متفقہ ہوگی۔ اور یہ سب مل کر مجلس واضع قوانین کے روبرو اپنے ہر ایک عمل کے جواب دہ اور ذمہ دار ہونگے۔ ہر ایک وزیر کا ایک ایک نائب یعنی پارلیمنٹری سکرٹری ہوگا۔ جو کاغذاتِ حکومت مرتب کرنے میں ان کا ممد و معاون ہوگا۔ یہ نائب بھی ممبران اسمبلی میں سے ہونگے اور باقاعدہ تنخواہیں حاصل کرینگے۔ یہ مجلس تب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تک اپنے عہدوں پر قائم رہینگی جب تک کہ مجلس واضع قوانین کا اعتماد حاصل رہیگا اگر اسمبلی کا اعتماد کھو دینگے تو سب کو اکٹھا استعفےٰ دینا پڑیگا۔ یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ذیل کے وزرا مقرر ہوئے ہیں:-

۱- آنریبل کیپٹن سردار سر سکندر حیات خاں کے بی ای چیف منسٹر یا وزیر اعظم

۲- آنریبل سردار بہادر سردار سر سندر سنگھ مجیٹھیا

۳- آنریبل راؤ بہادر سر چودھری چھوٹو رام ایڈوکیٹ

۴- آنریبل میاں عبدالحی صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ

۵- آنریبل نواب زادہ میجر ملک خضر حیات خاں رئیس اعظم

۶- آنریبل مسٹر منوہر لال ایم اے بار ایٹ لاء

ان کے نائبوں میں ملک کی ایک بیدار مغز اور روشن خیال عورت بیگم شاہنواز صاحبہ بھی ہونگی۔ آپ ہندوستان بھر میں پہلی عورت ہیں جو اس جلیل القدر عہدہ پر سرفراز ہوئی ہیں۔ آپ نے انگلستان میں جا کر ہندوستانی عورتوں کی گول میز کانفرنس میں نمائندگی بھی کی تھی۔ یہ تمام آپ کی کوششوں کا پھل ہے کہ عورتوں کو انتخاب میں وسیع حصہ ملا اور عورتوں کو ممبران اسمبلی بننے کے حقوق حاصل ہوئے

صوبہ پنجاب کی قسمتیں مزید انتظامی سہولت کے لئے مجلس وزرا پنجاب کے ماتحت فنانشل کمشنر ہے۔ جس کے ماتحت صوبہ کی قسمت وار اور ضلع وار تقسیم کی گئی ہے صوبہ پنجاب کی پانچ قسمتیں (۱) راولپنڈی (۲) لاہور (۳) جالندھر (۴) انبالہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

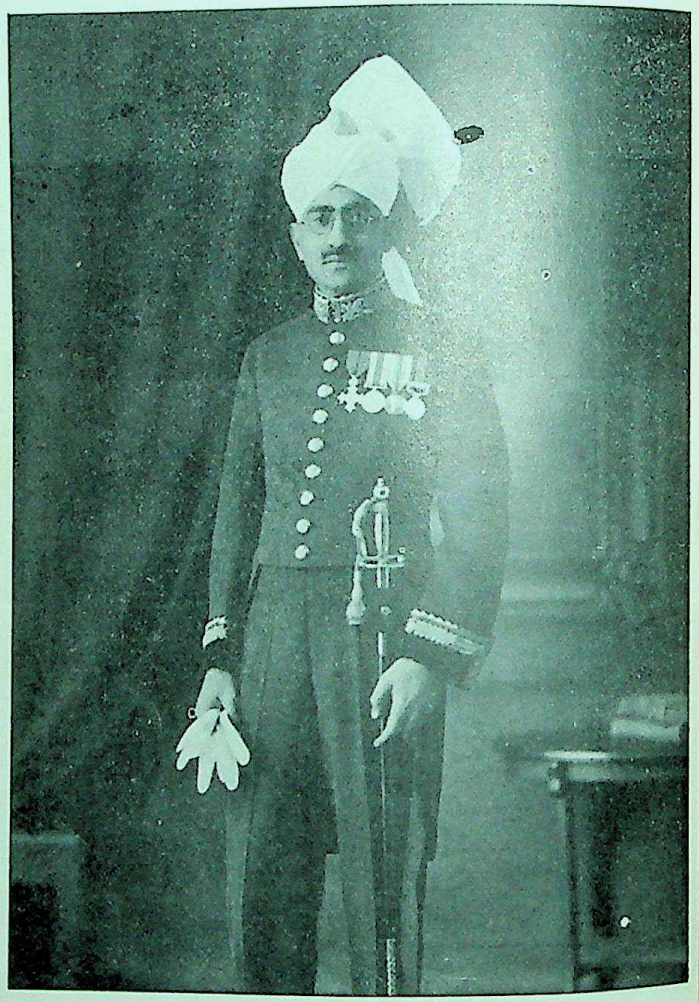

نواب سر سکندر حیات خان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

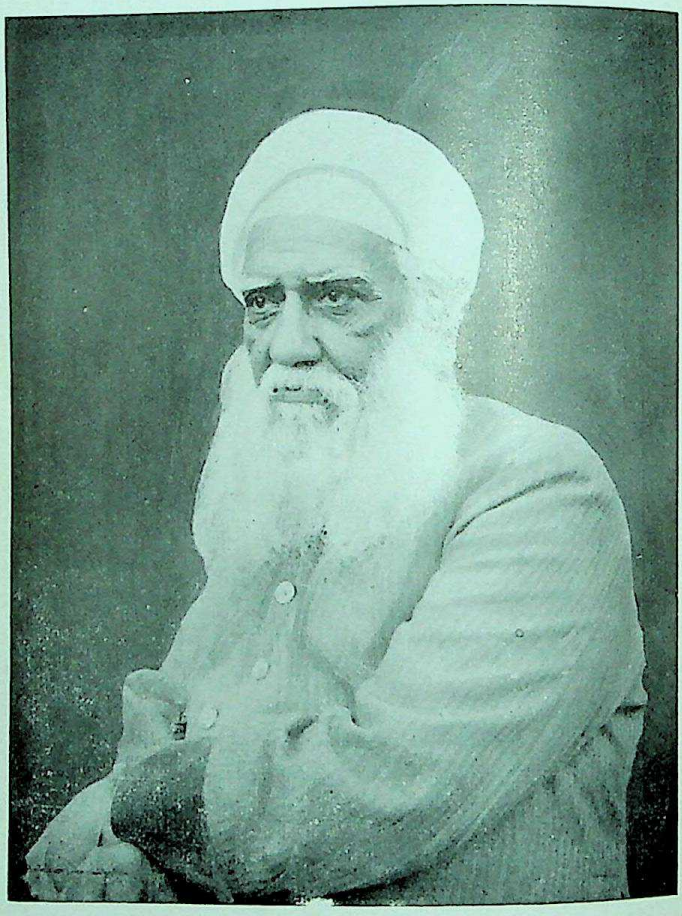

سر سندر سنگھ مجیٹھیہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

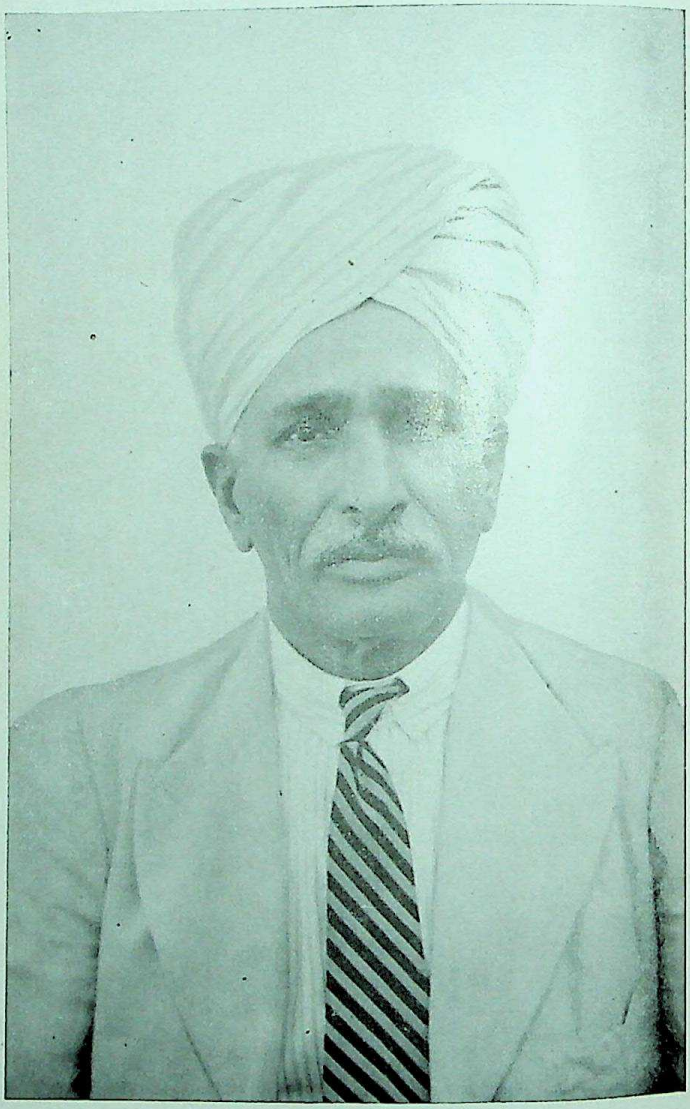

راؤ بہادر سر چودھری چھوٹو رام بی اے۔ ایل ایل۔بی ایڈوکیٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

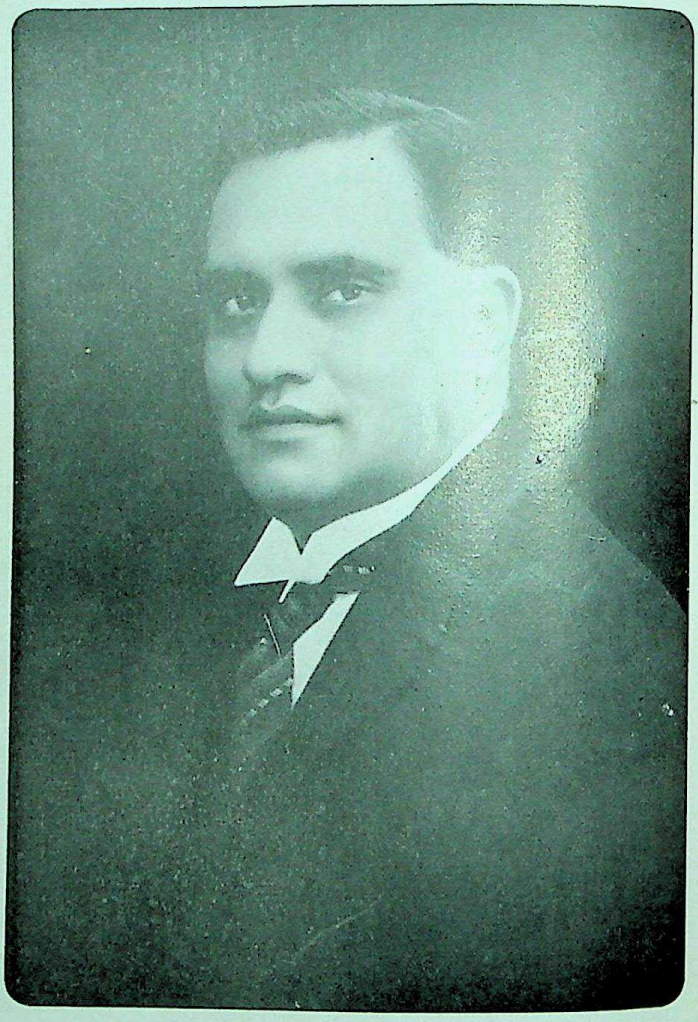

میاں عبد الحی بی اے ۔ ایل ایل بی ۔ ایڈووکیٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

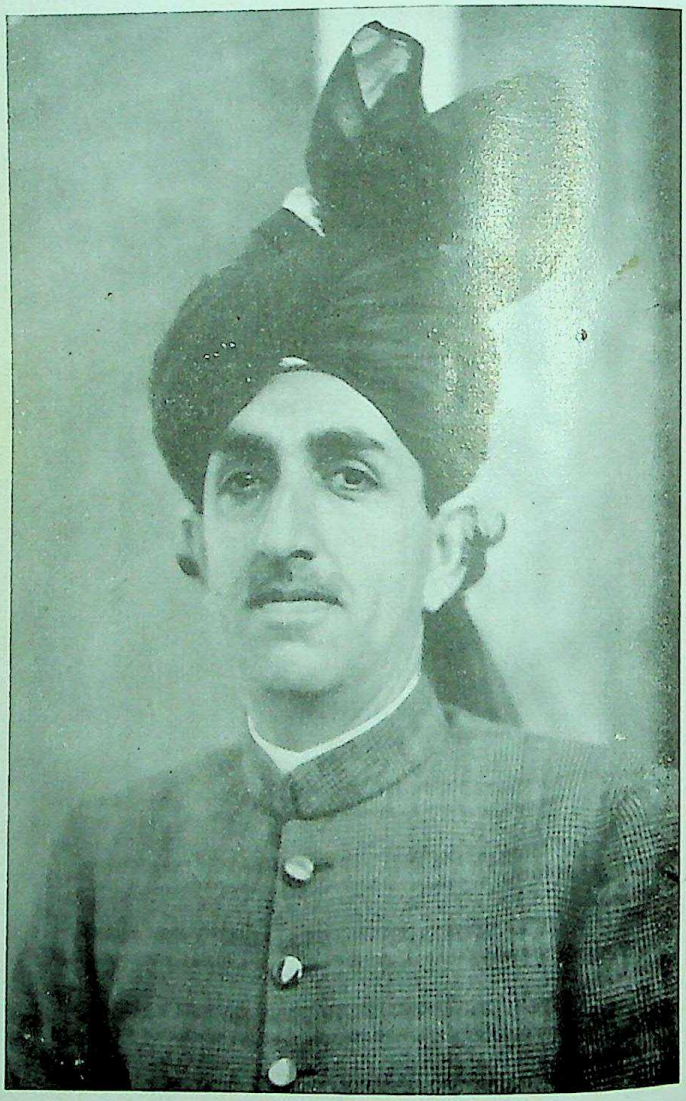

میجر محمد خضر حیات خان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسٹر منوہر لال ایم: اے - بیرسٹر ایٹ لاء - ایڈوکیٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵) ملتان ہیں۔ ہر ایک قسمت کا افسر اعلےٰ کمشنر ہے۔ ہر ایک قسمت کو مختلف ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کا افسر اعلےٰ ڈپٹی کمشنر ہے۔

ضلع کا انتظام | ڈپٹی کمشنر ضلع کا حاکم ہے۔ اس کے ماتحت ضلع کا انتظام ہے۔ ہر کام کے لئے الگ الگ محکمے بنے ہوئے ہیں۔ جن کی تقسیم یہ ہے۔

(۱) محکمہ مال | اِس محکمہ کا کام مالیہ وصول کرنا اور زمین کا بندوبست کرنا ہے۔ اس محکمے کا سب سے بڑا حاکم کلکٹر درجہ اوّل کہلاتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر ہی کلکٹر درجہ اوّل ہوتا ہے۔ دوسرے درجہ پر افسر مال یا کلکٹر درجہ دوم ہے۔ افسر مال ضلع کے مالیہ اور زمین کے انتظام کے متعلق ڈپٹی کمشنر کے سامنے جوابدہ ہے۔ اس کے ماتحت ہر تحصیل میں ایک ایک تحصیلدار ہوتا ہے۔ جو تحصیل کے مالیہ اور زمین کا انتظام کرتا ہے۔ تحصیلدار کی امداد کے لئے ہر تحصیل میں ایک ایک نائب تحصیلدار ہوتا ہے۔ ہر تحصیل حلقوں میں تقسیم کی ہوئی ہے۔ ہر حلقہ ایک گرداور کے ماتحت ہے۔ ہر حلقہ چند گاؤں سے مل کر بنا ہے۔ ہر گاؤں میں ایک ایک پٹواری ہے۔ پٹواری سے افسر مال تک ملازمین محکمہ مال کے متعلق ہیں۔

(۲) محکمہ پولیس | تمام صوبہ کے انتظام کے لئے انسپکٹر جنرل پولیس ہے۔ جس کے ماتحت ہر ضلع میں ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افسر پولیس ہے۔ جس کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کہتے ہیں۔ اس کی مدد کے لئے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں۔ انتظام کے لئے ضلع کے کئی حصے بنا رکھے ہیں۔ جن کا ایک ایک حصہ ان کے سپرد ہوتا ہے۔ ان کی امداد کے لئے انسپکٹر پولیس ہیں۔ ہر حصے کے مختلف قصبوں میں تھانے ڈال رکھے ہیں۔ ہر ایک تھانے میں ایک تھانے دار یعنی ایک سب انسپکٹر پولیس ہے۔ جس کی امداد کے لئے اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس لگے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر تھانے میں چند ہیڈ کانسٹبل یا حوالدار ہوتے ہیں۔ اور علاقہ کی ضرورت کے مطابق سپاہی رکھے جاتے ہیں۔ اس محکمہ کے ذمہ علاقہ میں امن رکھنا ہوتا ہے۔ امن کی خرابی کے لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈپٹی کمشنر کے سامنے جوابدہ ہے۔

(۳) محکمہ انصاف | پنجاب میں محکمہ انصاف کی سب سے بڑی عدالت ہائی کورٹ پنجاب ہے۔ جس کے ماتحت ہر ضلع میں افسران مقرر ہیں۔ اس محکمے میں ضلع کے سب سے بڑے حاکم کو ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج کہتے ہیں۔ اس کے ماتحت انصاف کی دو قسم کی عدالتیں ہیں۔ (۱) فوجداری۔ (۲) دیوانی فوجداری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عدالتوں میں لڑائی جھگڑے۔ فساد۔ چوری وغیرہ امن عامہ کے خلاف کام کے متعلق مقدمات پیش ہوتے ہیں۔ دیوانی عدالتوں میں لین دین کے جھگڑے پیش ہوتے ہیں۔ دونوں عدالتوں کے افسران الگ الگ ہیں۔ فوجداری عدالتوں میں (۱) مجسٹریٹ درجہ اوّل۔ (۲) مجسٹریٹ درجہ دوم۔ (۳) مجسٹریٹ درجہ سوم ہوتے ہیں۔ جن کے درجوں کے لحاظ سے اختیارات بھی ہیں۔ دیوانی عدالتوں میں۔ (۱) سینئر سب جج۔ (۲) سب جج درجہ اوّل۔ درجہ دوم۔ درجہ سوم۔ درجہ چہارم ہیں۔ مزید سہولت کے لئے رعایا میں سے آنریری مجسٹریٹ لئے جاتے ہیں۔

(۴) محکمہ تعلیم | پنجاب کا سب سے بڑا افسر تعلیم ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کہلاتا ہے۔ اس کے ماتحت تعلیم کے دو حصے ہیں۔ (۱) مردانہ۔ (۲) زنانہ۔

مردانہ تعلیم کے لئے ہر کمشنری میں ایک افسر تعلیم دیتا ہے۔ جو انسپکٹر مدارس کہلاتا ہے۔ اس کے ماتحت ہر ضلع میں ایک افسر اعلےٰ ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب اور ان کی مدد کے لئے ہر تحصیل میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر ہیں۔ اس محکمہ کے سپرد تعلیمی انتظام و ترقی وغیرہ ہے۔ ضلع کی تعلیم کے متعلق ڈسٹرکٹ انسپکٹر ڈپٹی کمشنر کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زنانہ تعلیم کے لئے پنجاب بھر کے لئے افسر اعلےٰ کا نام ڈپٹی ڈائرکٹرس صاحبہ ہے۔ان کے ماتحت کئی حلقہ جات ہیں۔ہر حلقہ میں ایک انسپکٹرس صاحبہ ہیں۔حال ہی میں ان کے ماتحت ہر ضلع کے لئے اسسٹنٹ انسپکٹرس صاحبہ مقرر ہوئی ہیں۔چونکہ پنجاب زنانہ تعلیم دن بدن ترقی حاصل کر رہی ہے۔اُمید ہے کہ اور بھی افسران تعلیم اس کام کے لئے مقرر ہونگی۔

اس کے علاوہ چند اور محکمے بھی ہیں۔جن کا انتظام اور تعلق ضلع سے ہے۔

سوالات

۱۔ صوبہ پنجاب کی حکومت کا انتظام کس طرح ہے؟

۲۔ضلع کا سب سے بڑا حاکم کون ہے۔اس کے فرائض کیا ہیں؟

۳۔ضلع کے بڑے بڑے محکمے کون کون سے ہیں۔ہر محکمہ کا افسر اعلیٰ کون ہے؟

۴۔محکمہ پولیس کا انتظام کس طرح ہے۔ان کے فرائض کیا ہیں؟

۵۔محکمہ مال کے کام کی تقسیم بیان کرو۔

۶۔تمہارے گاؤں میں مالیہ کی وصولی کی کیا صورت ہے؟

۷۔مجلس واضع قوانین کے اختیارات کیا ہیں؟

۸۔گورنر کو کیا خاص اختیارات حاصل ہیں۔جس سے ملک میں امن وخوشحالی قائم رہے

۹۔مجلس وزرا کسے کہتے ہیں۔اس کی بناوٹ کیا ہے۔پنجاب میں اُس کے ممبران کتنے ہیں؟

۱۰۔مجلس وزرا کو کس طرح قائم کیا جاتا ہے اور کس طرح یہ ہٹ سکتی ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل نہم

لوکل سیلف گورنمنٹ یا حکومت خود اختیاری

لوکل سیلف گورنمنٹ کے معنی خود اختیاری یا رعایا کا اپنے آپ پر حکومت کرنے کے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے۔ کہ رعایا اپنے مقامی حالات بہتر بنانے میں اختیارات کا استعمال کرے۔ گاؤں قصبے یا شہر کی تعلیم۔ صحت اور آمد و رفت وغیرہ کے متعلق حسب ضرورت خود انتظام کرے۔ اسی منشاء کے مطابق مختلف قصبوں اور شہروں میں نوٹیفائڈ ایریا یا سمال ٹاؤن اور میونسپل کمیٹیاں بنی ہیں۔ اور دیہات کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ کا سلسلہ قائم ہوا۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ حکومت خود اختیاری ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ اس سے حکومت کرنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ مشق قصبوں اور شہروں کے انتظام سے بڑھ کر ضلع اور ضلع سے صوبہ سے حکومت کے قابل بناتی ہے۔ ملکی انتظام کا ملکہ اس سے حاصل ہوتا ہے۔ ۱۸۱۵ء میں جبکہ لارڈ ہیسٹنگز کا زمانہ تھا۔ اس انتظام کی بنیاد رکھی گئی۔ پہلے پہل صوبہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مدراس میں پنچائتوں کے قیام کی کوشش کی گئی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ حکومت نے خیال کیا۔ کہ لوگوں کا گورنمنٹ کے متعلق یہ سوچنا کہ وہ "لوگوں کو جاہل اور تعلیم سے بے بہرہ رکھ کر ان کی جہالت اور لاعلمی سے فائدہ اُٹھانا چاہتی ہے" گناہ ہے ۱۸۱۸ء میں الفنسٹن نے یہ الفاظ لکھے۔ کہ "اگر ہم دیسی فوجوں کو قابو میں رکھیں اور روسیوں کو ملک میں نہ گھسنے دیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس ملک میں ہماری سلطنت ہر طرح سے محفوظ نہ رہے۔ تا آنکہ ہماری زیر ہدایت لوگ اچھی طرح تعلیم یافتہ ہو جائیں۔ اور پھر حاکم اور محکوم دونوں اس بات پر متفق ہو جائیں۔ کہ وہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کر لیں"۔ ۱۸۲۴ء میں منرو کا یہ خیال تھا کہ ایک ایسا وقت آ جائیگا۔ کہ جب ہندوستان کے لوگ اتنے تعلیم یافتہ ہو جائیں گے۔ کہ اپنے لئے خود جمہوری سلطنت کا آئین وضع کر کے حکومت کا کام خود چلائیں ؛

لارڈ رپن کے زمانہ حکومت میں ۱۸۸۲ء سے ۱۸۸۵ء تک حکومت خود اختیاری کے اصولوں میں توسیع کے چند قوانین نافذ کئے گئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں کا قیام ہوا۔ میونسپل بورڈوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختیارات بڑھائے گئے۔ اِس وقت ممبر نامزد ہوتے تھے۔ آجکل ممبروں کے انتخاب ووٹ کے ذریعہ ہوتے ہیں۔ کمیٹیوں کے صدر غیر سرکاری ہیں۔ تعداد و آبادی کے لحاظ سے حکومتِ خود اختیاری کی یہ صورتیں آجکل رائج ہیں۔

میونسپل کمیٹی | شہر کے بارسوخ آدمیوں کو منتخب و نامزدہ جماعت کا نام ہے۔ اِس میں دو قسم کے ممبر ہوتے ہیں۔ (۱) نامزد یہ سرکار کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ عام طور پر سرکاری ملازم ہوتے ہیں۔ بعض اوقات رعایا میں سے ہی نامزد ہوتے ہیں۔ (۲) منتخب۔ یہ ممبر بذریعہ انتخاب رعایا میں سے لئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے شہر محلوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر محلہ و علاقہ سے جو آدمی ممبر بننے کی شرائط پوری کرے یعنی (۱) شہر کا رہنے والا ہو۔ (۲) خاص جائداد کا مالک ہو (۳) تعلیم یافتہ ہو۔ (۴) نیک چلن ہو۔ (۵) عمر۔ ماہوار آمدنی مقدار کے مطابق ہو۔ وہ ممبر بننے کے لئے ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست بھیج سکتا ہے۔ درخواست کے ہمراہ مقررہ رقم بطور ضمانت داخل کرنی پڑتی ہے۔ جس کا مدعا یہ ہے کہ ہر ایک درخواست نہ دے بیٹھے۔ بلکہ وہی آدمی درخواست دیں۔ جنہیں کامیابی پر یقین ہو۔ اگر کوئی امیدوار بہت ہی کم ووٹ لے۔ تو اس کی ضمانت ضبط ہو جاتی ہے۔

انتخاب سے پہلے مقررہ محلوں یا علاقوں سے ووٹروں کی فہرستیں تیار کی جاتی ہیں۔ جب فہرستیں تیار ہو جائیں۔ تو انتخاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی تاریخ مقرر ہوتی ہے۔ جس میں ڈپٹی کمشنر کے حکم کے مطابق
ووٹ لینے کے لئے ایک افسر مقرر ہوتا ہے۔ جس کی امداد کے
لئے پولیس مقرر کی جاتی ہے۔ علاقہ کے ووٹر اکٹھے ہوتے ہیں
ہر ووٹر ووٹ لینے والے افسر کے پاس جاتا ہے۔ جسے ووٹ
دینا چاہے۔ اُس کے نام کے مقابل خانہ میں مقررہ نشان
کر کے پرچی صندوق میں ڈال دیتا ہے۔ جب ووٹر ووٹ دے
چکتے ہیں۔ اور میعاد ختم ہو جاتی ہے۔ تو ووٹوں کے صندوق
کو مہریں لگا کر پولیس کی نگرانی میں ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس
بھیجتے ہیں۔ جنہیں وہ مقررہ دن امیدوار ممبروں کے سامنے
کھولتا ہے۔ پرچیاں گنی جاتی ہیں۔ جس کی زیادہ ہوں۔ وہ
ممبر بن جاتا ہے۔ دعام قاعدہ ہے۔ کہ ووٹر جسے ووٹ دینا
چاہے۔ اِس امیدوار کے نام کے سامنے ضرب x کا نشان کر دے
جب ممبروں کی نامزدگی اور انتخاب کا کام ختم ہوتا ہے۔
صدر کا انتخاب ہوتا ہے۔ بعض کمیٹیوں میں صدر کا عہدہ
سرکاری ملازم کو دیا جاتا ہے۔ اور بعض کمیٹیوں میں صدر
عہدہ ممبروں کی رائے سے ہوتا ہے۔ جسے ممبر زیادہ ووٹ دیں
وہ صدر ہو جاتا ہے۔ صدر کے علاوہ نائب صدر کا بھی انتخاب
ہوتا ہے۔ جو ممبروں میں سے بذریعہ ووٹ چنا جاتا ہے
بڑے بڑے شہروں مثلاً بمبئی۔ کلکتہ وغیرہ کے صدر کو میئر
کہتے ہیں۔ اور میونسپل کمیٹی کو کارپوریشن کہتے ہیں۔ اختیارات کے
لحاظ سے صدر اور میئر برابر ہوتے ہیں۔ میونسپل کمیٹی اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ممبروں کے اختیارات اور فرائض یہ ہیں:-

۱- تعلیم کے لئے مدرسے جاری کرنا۔ اور اُن کا باقاعدہ انتظام کرنا۔

۲- شہر میں آمد و رفت کے لئے اچھی سڑکیں بنانا۔

۳- روشنی کا انتظام کرنا۔

۴- شہر کے گلی کوچوں کو پختہ کرنا۔

۵- گلی اور شہر میں بدرویں بنانا۔

۶- صفائی کا انتظام۔

۷- روزانہ حسب ضرورت چھڑکاؤ۔

۸- مکانات کے نقشے منظور کرنا۔

۹- مکانات کی تعمیر کی منظوری۔

۱۰- خطرناک اور گرنے والے مکانات گرانا۔

۱۱- حفظان صحت کے اصولوں پر مکانات بنانا۔

۱۲- ہسپتال کھولنا۔

۱۳- شہر کے آدمیوں کی حفاظت کے لئے چوکیدار مقرر کرنا۔

۱۴- آگ بجھانے کا انتظام کرنا۔

۱۵- ٹانگوں۔ موٹروں اور دیگر ذرائع آمد و رفت کا انتظام کرنا۔

۱۶- لوگوں کے آرام اور تفریح کے لئے باغات لگانا۔

۱۷- ریڈنگ روم کھولنا اور لائبریری بنانا۔

۱۸- قبرستان اور مرگھٹ کا انتظام۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۹- آمدنی کے ذرائع مقرر کرنا۔
۲۰- وصول شدہ رقم کو باضابطہ خرچ کرنا۔
۲۱- تمام انتظام آمد و خرچ کے لئے باقاعدہ دفتر کھولنا۔
۲۲- متعدی امراض سے حفاظت۔
۲۳- مویشیوں کی عمدہ نسل کے لئے سانڈ مہیا کرنا۔

کمیٹی کے منظور کردہ قوانین حکومت کے پاس منظوری کے لئے جاتے ہیں۔ جنہیں منظور ہونے کے بعد نافذ کیا جاتا ہے۔ ممبران کا فرض ہے۔ کہ وہ رعایا کے آرام کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر کمیٹی کی غفلت سے کسی شہری کو نقصان پہنچے۔ تو کمیٹی اس کی ذمہ وار ہے۔

آمد و خرچ شہر کے انتظام کے لئے خرچ ہونا ضروری ہے اس خرچ کو کمیٹی ٹیکس کی صورت میں وصول کرتی ہے جس کے لئے مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:-

۱- اشیائے درآمد و برآمد ہر دو پر یا کسی ایک محصول لگانا۔ یہ چونگی کا محصول کہلاتا ہے۔
۲- واٹر ٹیکس۔ جو میونسپل کمیٹیاں شہر کے لئے پانی کرتی ہیں۔ وہ واٹر ٹیکس وصول کرتی ہیں۔
۳- آمد و رفت کا محصول۔ اس میں ٹانگے۔ موٹر وغیرہ ٹیکس شامل ہے۔
۴- کمیٹی کی ملکیت کا کرایہ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵۔ کمیٹی کی حدود کے درختوں کی قیمت ؛

۶۔ دیگر اشیاء کمیٹی سے آمدن ؛

۷۔ گورنمنٹ سے امداد ؛

۸۔ سکولوں کے طلباء کی فیس وغیرہ ؛

(جہاں تعلیم لازمی ہوتی ہے۔ وہاں پرائمری تک کوئی فیس نہیں لی جاتی)

سمال ٹاؤن کمیٹی | یہ میونسپل کمیٹی کی چھوٹی سی شکل ہوتی ہے۔ جہاں آبادی تھوڑی ہو۔ وہاں یہ بنائی جاتی ہے۔ اس کے اصول اور فرائض وغیرہ بھی اسی طرح ہوتے ہیں۔ مگر آمد میں کچھ فرق ہوتا ہے ؛

نوٹیفائڈ ایریا رقبہ مشتہر کمیٹی | یہ عام طور پر بہت چھوٹے شہروں یا قصبوں میں بنائی جاتی ہے۔ اس کے اصول اور فرائض تو قریباً میونسپل کمیٹی جیسے ہیں۔ آمد کی صورت الگ ہے۔ اس میں ہاؤس ٹیکس لگایا جاتا ہے۔ جس کی مقدار ہر گھر میں رہنے والے شخص کی سالانہ بچت کے مطابق ہوتی ہے۔ محصول چونگی نہیں ہوتا۔ باقی ذرائع آمدن قریباً ایک جیسے ہیں ؛

کنٹونمنٹ بورڈ | چھاؤنی کے شہری علاقہ میں تعلیم۔ حفظان صحت۔ آمد و رفت وغیرہ کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی بنی ہوتی ہے جس میں شہری ممبروں کے علاوہ چھاؤنی کے افسران یا ان کے نامزد کردہ ممبران ہوتے ہیں۔ یہ بھی میونسپل کمیٹی کی طرح اپنے فرائض سرانجام دیتی ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈسٹرکٹ بورڈ انتخاب میونسپل کمیٹی جیسا ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ کمیٹی کی صورت میں محلوں سے ممبر منتخب ہوتے ہیں۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں دیہاتی حلقے بنائے جاتے ہیں۔ جن میں سے ہر حلقہ سے ممبر منتخب ہوتا ہے۔ اس کے ذرائع آمدن یہ ہیں:-

۱- لوکل ریٹ۔ یہ رقم مالیہ سرکار کے ساتھ ہی وصول کی جاتی ہے۔

۲- غیر زراعت پیشہ لوگوں کی آمدنی کے مطابق اُن پر حیثیت ٹیکس لگانا۔

۳- سکولوں کے طلباء کی فیس وغیرہ۔

۴- ڈسٹرکٹ بورڈ کی سڑکوں کے ٹھیکے۔

۵- زمینوں کے کرائے۔

۶- درختوں کی آمدنی۔

۷- دریاؤں کی گذرگاہوں کے ٹھیکے۔

۸- محصول پھاٹک۔

۹- گورنمنٹ کی امداد۔

فرائض اور اختیارات بھی قریباً ملتے جلتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ (۱) روشنی (۲) مکانات کے انہدام و تعمیر (۳) گلیوں کا انتظام ان کے سپرد نہیں ہوتا۔ اور نہ ان پر خرچ کرتے ہیں۔ ان کے ذمہ ضلع بھر کی تعلیم۔ صحت۔ ذرائع آمد و رفت وغیرہ کا انتظام ہوتا ہے۔ جس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر خرچ کرتے ہیں۔ میونسپل کمیٹی ایک بڑے شہر کا انتظام کرتی ہے۔ مگر ڈسٹرکٹ بورڈ تمام ضلع کے آرام و آسائش کا فکر رکھتی ہے۔

پنچائت زمانہ گذشتہ کی یادگار تازہ کی گئی ہے۔ ۱۹۲۱ء میں سرکار نے یہ قانون پنچائت منظور کیا۔ خاص خاص ضلعوں میں دیہات کے اندر پنچائتیں قائم کی گئی ہیں۔ معمولی مقدمات کے فیصلوں کے اختیارات بھی دیئے گئے۔ اس میں ابھی کافی ترقی کی گنجائش باقی ہے۔

صوبہ اور ملک کے انتظام میں رعایا کے دخل کا ذکر کیا گیا ہے۔ صوبہ میں کونسل اور ملک میں اسمبلی بنانے کا منشا یہ ہے۔ کہ لوگ خاص خاص باتوں میں حصہ لیں۔ اور خود انتظام کرنا سیکھ لیں۔ ۱۹۳۷ء میں سرکار کی طرف سے مزید رعایات اور حقوق دیئے گئے ہیں۔ تاکہ عوام کو پہلے سے کسی قدر زیادہ کام کرنے کا موقع ملے۔ اور وہ آہستہ آہستہ ملکی انتظام کے قابل بن جائیں۔

سوالات

۱۔ میونسپل کمیٹی سے کیا مراد ہے؟ (۲) کون ممبر بن سکتا ہے؟

۳۔ میونسپل کمیٹی کے فرائض بیان کرو۔

۴۔ میونسپل کمیٹی کے ذرائع آمدن کیا ہیں؟

۵۔ میونسپل کمیٹی اور نوٹیفائڈ ایریا میں فرق بیان کرو۔

۶۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سے کیا مراد ہے۔ اس کا انتظام کس طرح پر ہے؟

۷۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ذرائع آمد کیا ہیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل دہم

نقشہ جات حکومت

(۱) سلسلہ حکومت

شہنشاہ معظم مع پریوی کونسل

وزیر اعظم مع کیبینٹ

وزیر ہند مع کونسل انڈیا

وائسرائے ہند مع کونسل

گورنر مع کونسل

دیگر محکمہ جات کے افسران اعلیٰ

فنانشل کمشنر
کمشنر
ڈپٹی کمشنر

(۲) محکمہ مال
فنانشل کمشنر
کمشنر
ڈپٹی کمشنر
افسر مال
تحصیلدار
نائب تحصیلدار
گرداور کانونگو
پٹواری

(۳) محکمہ انصاف
چیف جسٹس
ججان ہائی کورٹ
ڈسٹرکٹ اینڈ سشن جج

فوجداری	دیوانی
مجسٹریٹ درجہ اول	سینئر سب جج
مجسٹریٹ درجہ دوم	سب جج درجہ اول
مجسٹریٹ درجہ سوم	سب جج درجہ دوم
	سب جج درجہ سوم
	سب جج درجہ چہارم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) محکمہ پولیس

انسپکٹر جنرل

- اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے
- اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل
  - سپرنٹنڈنٹ پولیس
    - اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
      - کورٹ انسپکٹر
        - نائب کورٹ
      - لائن افسر
    - ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
      - انسپکٹر
        - سب انسپکٹر
          - اسسٹنٹ سب انسپکٹر
            - ہیڈ کانسٹیبل
            - کانسٹیبل
- ڈپٹی انسپکٹر جنرل خفیہ پولیس

(۵) شجرہ حکومت ضلع

ڈپٹی کمشنر

- محکمہ انتظامیہ
- محکمہ مال
  - افسر مال
  - سپرنٹنڈنٹ پولیس، سب جج، مجسٹریٹ
- محکمہ انصاف
- محکمہ تعلیم
  - ڈسٹرکٹ انسپکٹر
  - ڈسٹرکٹ انجینئر، سول سرجن، رجسٹرار
- محکمہ تعمیرات عامہ
- محکمہ صحت
  - ہیلتھ آفیسر
- محکمہ حفظان امداد باہمی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶) شجرہ محکمہ تعلیم

ڈائرکٹر
اسسٹنٹ ڈائرکٹر
انسپکٹر مدارس
ڈسٹرکٹ انسپکٹر
اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر
ہیڈ ماسٹر

(۷) شجرہ محکمہ امداد باہمی

رجسٹرار
ڈپٹی رجسٹرار
سب رجسٹرار
انسپکٹر
سب انسپکٹر

(۸) شجرہ حکومت خود اختیاری

وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ

- قصباتی
  - میونسپل کمیٹیاں
  - سمال ٹاؤن کمیٹی
  - نوٹیفائڈ ایریا
  - کنٹونمنٹ بورڈ
- دیہاتی
  - پنچایت کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ یونین بورڈ

(۹) گاؤں کے عہدہ دار

ذیلدار
نمبردار
سفید پوش
چوکیدار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل یازدہم

آئندہ نظام حکومت ہند

حکومت خود اختیاری پچھلے صفحوں میں تم پڑھ چکے ہو۔ کہ ہماری حکومت یہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ ہندوستانی طبقہ کو حکومت میں دن بدن زیادہ حصہ ملتا جائے۔ حتےٰ کہ تمام حکومت ہندوستانیوں کے سپرد کر دی جائے۔ سب سے پہلے ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں سے حکومت خود اختیاری شروع کی گئی۔ اس کے بعد کونسلوں اور اسمبلی میں رعایا کے منتخب کردہ ممبران شامل کئے گئے۔ اس کے بعد صوبائی حکومتوں میں محکمہ جات منتقلہ مکمل طور پر ہندوستانیوں کے حوالے کر دیئے۔ اور ان پر ایسے ہندوستانی وزیر مقرر کر دیئے جو رعایا کے منتخب کردہ ممبروں میں سے ہیں۔ اعلےٰ سرکاری عہدوں پر ہندوستانیوں کا تقرر ہو رہا ہے۔ حتےٰ کہ ہندوستانی گورنر بھی مقرر کئے جانے لگے ہیں۔ سب سے پہلے ہندوستانی گورنر لارڈ سنہا مقرر ہوئے۔ اس کے بعد یو۔پی میں قائم مقام گورنر نواب چھتاری مقرر ہوئے۔ پنجاب میں بھی دو دفعہ نواب سر سکندر حیات خاں قائم مقام گورنر مقرر ہوئے۔ الغرض ہماری سرکار حکومت میں ہندوستانیوں کو حتی بدن زیادہ حصہ دے رہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ اب ۱۹۳۷ء سے صوبجاتی حکومت تمام کی تمام ہندوستانیوں کے حوالہ کر دی گئی ہے۔

وائٹ پیپر اس سے پہلے ۱۹۱۹ء میں حکومت انگلستان نے صوبائی حکومتوں میں محکمہ جات منتقلہ مقرر کئے۔ اِس کے بعد ۱۹۲۹ء میں پھر تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی۔ کہ ہندوستانیوں کو اب حکومت میں کتنا حِصّہ اور دیا جائے۔ مختلف اوقات پر مختلف کمیٹیاں کام کرتی رہیں۔ بالآخر ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء تک بڑے بڑے ہندوستانی رہنماؤں۔ سرکردہ اصحاب اور اہل الرائے بزرگوں کو انگلستان بلایا جاتا رہا۔ کہ پارلیمنٹ انگلستان کے نمائندوں کے ساتھ دوش بدوش بیٹھ کر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ چونکہ ان مجالس میں ہندوستانی اور انگریز برابر برابر رائے دیتے رہے۔ اس لئے اس کا نام گول میز کانفرانس قرار پایا۔ گول میز کانفرنس کا حال تم تاریخ ہند میں پڑھ چکے ہو۔ تمہیں صوبائی حکومتوں کا حال بھی معلوم ہو گیا ہے۔ اب ہم تمہیں مرکزی حکومت کا حال مختصراً بتاتے ہیں۔

مرکزی حکومت مرکزی حکومت فیڈرل طور پر ہوگی۔ جو براہ راست حضور وائسرائے اور اِن کی کونسل کے ماتحت ہوگی۔ اِس فیڈرل اسمبلی میں تمام ہندوستان کے صوبوں کے نمائندے ہوں گے۔ اِن کے علاوہ ریاستوں کے بھی نمائندے شامل ہوں گے۔ گویا برطانوی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہند اور ریاستیں مل کر اسمبلی بنائیں گی۔ مرکزی مجالس واضح قوانین دو ہونگی (اعلےٰ و ادنےٰ) یہ مجالس صرف وہ قوانین بنا سکیں گی۔جن کا تعلق مرکزی محکمہ جات سے ہوگا۔صوبائی قوانین میں ان کا کوئی دخل نہ ہوگا۔ فیڈرل اسمبلی کا خاکہ آگے درج کیا گیا ہے۔جس سے یہ واضح ہوگا۔کہ برطانوی ہندوستان کی نمائندگی کس طرح ہوگی۔اس کے علاوہ مرکزی ایوان اعلےٰ کا بھی ایک خاکہ درج ہے ؛

مرکزی حکومت میں حضور وائسرائے کو بعض اختیارات بطور تحفظات اس طرح دیئے گئے ہیں۔جس طرح کہ صوبائی حکومتوں میں گورنر صاحبان کو ہیں۔تاکہ بہترین حکومت ہو سکے۔اگر ہندوستانیوں نے اپنی عقلمندی اور تدبر سے آئندہ نظام حکومت کو کامیاب بنا کر حکومت کو بہترین صورت میں چلایا تو امید ہے۔کہ باقی حصہ حکومت بھی جلدی حاصل کر کے ہندوستان کے لئے درجہ نو آبادیات حاصل کر لیں گے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاکہ فیڈرل اسمبلی مرکزی حکومت

انگریزی ہندوستان سے ذیل کے ممبران شامل ہونگے
ریاستوں سے ان کے علاوہ ہیں :-

صوبہ	منتخب ممبران	تقسیم بحیثیت اقوام												ممبران
		عام	پسٹ اقوام	سکھ	مسلم	ہندوستانی عیسائی	اینگلو انڈین	یورپین	مستورات	صنعت و تجارت	زمیندار	مزدور		
مدراس	37	19	4	—	8	2	1	1	2	2	1	1		41
بنگال	37	10	3	—	17	1	1	1	1	1	3	1	2	40
ممالک متحدہ	37	19	3	—	12	1	1	1	1	1	—	1	1	40
بمبئی	30	13	2	—	6	1	1	1	2	1	3	1	2	40
بہار	30	16	2	—	9	1	—	1	1	1	—	1	1	32
پنجاب	30	6	1	6	14	1	—	1	1	1	—	1	—	31
ممالک متوسط مع برار	15	9	2	—	3	—	—	—	1	—	—	1	1	17
آسام	10	4	1	—	3	1	—	1	—	—	—	—	1	10
اڑیسہ	5	4	1	—	4	—	—	—	—	—	—	—	—	6
صوبہ سرحدی	5	1	—	—	4	—	—	—	—	—	—	—	—	5
سندھ	5	1	—	—	3	—	—	+	—	—	—	—	—	5
دہلی	2	1	—	—	1	—	—	—	—	—	—	—	—	2
اجمیر	1	1	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	1
کورگ	1	1	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	1
بلوچستان	1	—	—	—	1	—	—	—	—	—	—	—	—	1
دیگر	4	—	—	—	—	—	—	—	—	—	3	—	1	4
ممبران	250	105	19	6	82	8	4	8	9	9	11	7	10	269

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاکہ لیجسلیٹو کونسل (ایوان اعلےٰ)

ذیل کے صوبوں میں مجلس واضع قوانین ایوان اعلےٰ میں ممبران کا انتخاب حسب ذیل ہوگا۔ یہ ایوان صرف پانچ صوبوں میں ہوگا۔ باقی صوبوں میں صرف ایک ایوان ہوگا۔

	بنگال	ممالک متحدہ	مدراس	بمبئی	بہار
۱۔ نامزدہ کردہ حکومت					
کم از کم ———	6	6	6	3	3
زیادہ سے زیادہ۔	8	8	8	4	4
۲۔ منتخب کردہ رعایا					
عام ———	10	34	18	20	9
مسلم ———	17	17	4	5	4
یورپین ———	3	1	1	1	1
دیسی عیسائی ———	—	—	2	—	—
۳۔ منتخب کردہ دیوان ادنےٰ	27	—	23	—	12
میزان کم از کم —	63	58	54	29	27
زیادہ سے زیادہ —	65	60	56	30	30

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاکہ مجلس واضع قوانین (دیوان اونے) صوبائی حکومت

صوبوں میں مجلس واضع قوانین کا انتخاب حسب ذیل ہوگا :-

صوبہ	عام	پست اقوام	پست عالیہ	سکھ	مسلم	ہندوستانی عیسائی	اینگلو انڈین	یورپین	صنعت و تجارت	زمیندار	یونیورسٹی	مزدور	میزان کل
بنگال	80 مع 2 مستورات	10	—	—	109 مع 1 مستورات	2	1 مستورات مع	11	19	5	2	8	250
ممالک متحدہ	132 〃 4 〃	12	—	—	66 〃 2 〃	2	1	2	3	6	1	3	228
مدراس	134 〃 6 〃	18	1	—	29 〃 1 〃	9 مع 1 مستورات	2	3	6	6	1	6	215
بمبئی	109 〃 5 〃	10	1	—	13 〃 1 〃	3	2	3	7	2	1	7	175
بہار	83 〃 3	6	7	—	40 〃 1 〃	1	1	2	4	4	1	3	152
پنجاب	43 〃 1 〃	—	—	32 مع 1 مستورات	86 〃 2 〃	2	1	1	1	5	1	3	175
ممالک متوسط مع برار	77 〃 3 〃	10	1	—	14	—	1	1	2	3	1	2	112
آسام	44 〃 1 〃	4	9	—	34	1	—	1	11	—	—	4	108
سندھ	19 〃 1 〃	—	—	—	34 〃 1 〃	—	—	2	2	2	—	1	60
اڑیسہ	46 〃 2 〃	3	2	—	4	1	—	—	1	2	—	1	60
صوبہ برار	9	—	—	3	36	—	—	—	—	2	—	—	50

ان صوبوں میں = ایوان اونے ہوگا۔

ان صوبوں میں صرف یہی ایوان مجلس واضع قوانین ہوگا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection; Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصّہ دوم

فصلِ اوّل

منضبط قوانین کے فوائد

قوانین کی ضرورت - انسانیت کا تقاضا ہے کہ انصاف کی صورت میں ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے کے برابر سمجھے - حق رسی و حقداری میں ہر ایک کو ایک جیسا ہونا چاہیئے - ہر مہذب حکومت اور ہر مہذب ملک میں تہذیب اور صحیح شہریت کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے ہر فرد کو مساوات کا حق حاصل ہو - اور وہ اپنے مقابل کے انسان سے خواہ وہ کتنا ہی بارسوخ اور دولت مند کیوں نہ ہو اصل انصاف تک پہنچ سکے - اس کے خلاف عمل کرنے والی حکومت خواہ اس کے پرزے کتنے ہی چمکدار کیوں نہ ہوں - منصف حکومت نہیں کہی جا سکتی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ امر مسلّمہ ہے کہ دنیا میں کوئی حکومت اس وقت تک اپنا نظام با قاعدہ نہیں رکھ سکتی۔ جب تک اس کے قوانین صحیح طور پر زیر عمل نہ ہوں ہر چھوٹا بڑا۔ نیک۔ بد ان سے یکساں فائدہ اٹھائے اسکے قانون ایسے ہوں جو کسی حالت میں کسی انسان کو خواہ وہ کسی طرح کا ہو۔ خاص رعایات نہ دیں

یہ ضروری ہے کہ مجالس واضع قوانین یا افراد واضع قوانین قانون بناتے وقت ملکی رسم و رواج مذہب۔ خیالات اور دیگر حالات کا خاص خیال رکھیں۔ پھر ہندوستان جیسے ملک میں اس امر کی خاص الخاص ضرورت ہے کہ کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ لگے۔ اور ہر ایک کے ساتھ پورا پورا انصاف ہو سکے۔

ان باتوں کو مدّ نظر رکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ جب قوانین بنائے جائیں تو ان کی مکمل وضاحت کی جائے۔ اور کتابی صورت میں چھاپ کر عوام الناس میں مشتہر کر دئے جائیں۔ انصاف کرنے کے لئے منصف حاکم مقرر کئے جائیں۔ جو کسی خاص سے خاص صورت میں بھی دائرہ قانون سے باہر نہ جائیں۔ ہر ایک سے صحیح انصاف کریں اس کا اثر یہ ہوگا کہ رعایا میں نیک معاش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آرام سے رہینگے - اور بد معاش پیدا ہی نہ ہونگے اگر یہ صورت نہ ہو تو امن عامہ خطرے میں پڑ جائے گا - رعایا کا کوئی فرد ظالموں سے مطمئن نظر نہ آئے گا - ریاکار عیار شرافت کے ڈھونگ بنا کر نیک معاشوں کو تکلیف دینگے ٹھگی - بے ایمانی - دھوکا بازی - ملمع سازی کا دور دورہ ہوگا ٭

قوانین

نظام حکومت کی باقاعدگی - رعایا کے آرام اور بہتری عامہ کے لئے ہندوستان میں مندرجہ ذیل طریقوں سے قوانین بنائے جاتے ہیں:-

۱ - انگلستان کی حکومت کے قانون - پارلیمنٹ کے ایکٹ ہندوستان کے لئے قانون ہیں ٭

۲ - گورنر جنرل ملک کی حالت - بہتری - اقتصادی کیفیت اور تمدنی ترقی کو مد نظر رکھ کر قوانین جاری کرتے ہیں ٭

۳ - مجالس واضع قوانین ملکی ضروریات کے مطابق قانون بناتی ہیں ٭

۴ - مجالس انتظامیہ - انتظامیہ صورت قائم رکھنے کے لئے قانون بناتی ہیں ٭

۵ - وقتی ضرورت کے مطابق گورنر جنرل تمام ملک کے لئے اور گورنر اپنے صوبہ کے لئے ہنگامی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون جاری کرتے ہیں - جن کی میعاد صرف چھ ماہ ہوتی ہے - حسب ضرورت اسے کم یا زیادہ کیا جاتا ہے ٭

یہ تمام قوانین اپنی اپنی شاخ یا محکمہ میں تقسیم ہو کر کتابی صورت میں چھپ جاتے ہیں۔ ہر محکمہ کی قانونی کتاب کا نام ضابطہ ہے۔ ضابطہ فوجداری - ضابطہ دیوانی - ضابطہ مال - ضابطہ جیلخانجات ضابطہ پولیس - ضابطہ تعلیم - مجموعہ تعزیرات ہند وغیرہ تمام قانونی کتابیں ہیں - ان کے احکام کے ماتحت فیصلے ہوتے ہیں ٭

قانون شریعت اسلام اور قانون ہنود بھی زیر عمل ہیں - مذہبی جھگڑوں کا فیصلہ انہی کے مطابق ہوا کرتا ہے ٭

جج ان قوانین کے مطابق فیصلہ کرنے والے حاکم کو جج کہتے ہیں یہ اعلےٰ تعلیم اور ملکی قانون کے ماہر ہوتے ہیں - ان کا کام بلا رُو رعایت انصاف کرنا ہے خواہ ایک فریق غریب ہو اور دوسرا امیر - بلکہ اگر حکومت ایک فریق ہو اور دُوسرا فریق رعایا کا معمولی فرد - تو بھی جج کا کام انصاف کرنا ہے - اگر حکومت غلطی پر ہے تو صاف الفاظ میں اس کی غلطی واضح کرے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مجسٹریٹ مجسٹریٹ بھی جج ہوتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جج دیوانی مقدمات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اور مجسٹریٹ فوجداری مقدمات کا۔ یہ بھی جج کی طرح منصف ہونے لازمی ہیں +

وکیل قانون پڑھانے کے لئے سرکار نے ہر صوبہ میں بڑے بڑے کالج کھول رکھے ہیں جن میں قوانین کے سمجھنے اُن کے مطابق فیصلہ کرنے کی علمی اور عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ ولایت میں بھی قانون کے مدرسے ہیں۔ لیکن وہاں تمام انگریزی مقبوضات کے قوانین پڑھائے جاتے ہیں وکیل کی تعلیم کا منشا یہ ہے کہ وہ قانون کو صحیح طور پر جانے۔ ضرورت کے موقع پر واقعات کی دیکھ بھال کرکے قانون سے مقابلہ کرے۔ مُنصف یا جج پر یہ امر واضح کر دے کہ مقدمہ قانون کے مطابق ہے یا مخالف +

فوجداری موجودہ وقت میں فریقین کی طرف سے وکلا مقدمہ کی پیروی کرتے ہیں اور ہر ایک اپنے دعویٰ کی تصدیق کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن یہ صورت صحیح نہیں۔ صحیح حالات کے مطابق قانون کی مرضی کے مطابق فیصلہ صحیح بات ہے مقدمات کی یہ صورتیں ہیں (۱) سرکار بخلاف ملزم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(فرد یا افراد) پہ مقدمات فوجداری ہیں - ان میں سرکار مدعی ہوتی ہے اور مستغیث کی امداد کے لئے سرکاری وکیل یا کورٹ انسپکٹر مقرر کئے جاتے ہیں - جو مقدمہ کی پیروی کرتے ہیں - مقدمہ کی ابتدائی صورت یہ ہے کہ مستغیث کی طرف سے ملزم کے برخلاف شہادت گذرتی ہے - جن میں سے ہر گروہ پر ملزم کا وکیل جرح کرتا ہے - اس کے بعد ملزم کے برخلاف فرد جرم قائم کی جاتی ہے - جس کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ ملزم نے تعزیرات ہند کے فلاں دفعہ کے ماتحت جرم کیا - اس کے بعد شہادت صفائی طلب ہوتی ہے - شہادت صفائی کے گواہان میں سے ہر ایک پر مستغیث کا وکیل جرح کرتا ہے - اس کے بعد فریقین کے وکلا قانونی بحث کرتے ہیں - ان تمام مرحلوں کے بغور سننے کے بعد حاکم عدالت اپنی سمجھ کے مطابق قانونی فیصلہ کرتا ہے - (۲) کوئی شخص کسی دوسرے کے برخلاف فوجداری دعویٰ کرتا ہے - اس میں فریقین کو اپنے اپنے وکلا پیش کرنے ہوتے ہیں جو اپنے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں اور مجسٹریٹ کو مقدمہ کی صحیح حالت سمجھاتے ہیں - باقی طریقہ پہلا ہی ہے ٭

دیوانی ان مقدمات میں پہلے دعوے دائر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا جاتا ہے۔ حاکمِ عدالت عرضی دعوے کو پڑھ کر تنقیح قائم کرتا ہے۔ جن کی تعداد مقدمہ کی کیفیت پر منحصر ہے۔ فریقین میں سے ہر ایک کے ذمہ مقدمہ کی تنقیحات کا ثبوت لگایا جاتا ہے۔ جس فریق نے اپنی تنقیحات کو ثابت اور دوسرے کی تنقیحات کی تردید کر دی۔ وہ مقدمہ جیت جاتا ہے۔ وکیلوں کا کام تنقیحات کو صحیح یا غلط ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اس میں بھی وکیل جج کی امداد کرتے ہیں تاکہ صحیح انصاف ہو سکے ؛

یہ واضح رہے کہ ہر حاکم اپنی عدالت میں حاکمِ ملک کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اس کی عدالت میں کوئی بیہودہ اور خراب بات ہتکِ عدالت سمجھی جا سکتی ہے۔ جس سے وہ مجرم کو سزا دلوا سکتا ہے ؛

اپیل

ادنےٰ حاکم کے فیصلہ کے برخلاف اعلیٰ حاکم کی عدالت میں درخواست گذارنا اپیل کہلاتا ہے۔ یہ تو تم جانتے ہو۔ انسان خطا کا پتلا ہے۔ بھول۔ خطا اس کی فطرت میں ہے۔ ہر حاکم خواہ کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو انسان ہے۔ اور پھر بعض اوقات حالات ہی ایسے آ جاتے ہیں۔ جن سے انصاف صحیح نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو سکتا۔ اس لئے اپیل کا دروازہ کھلا ہے۔ جسے مقدمہ کے فیصلہ میں شک ہو۔ دوبارہ پڑتال کرائے اور اعلےٰ حاکم سے کرائے۔ ضلع کے افسران مثلاً سیشن جج۔ سب جج۔ مجسٹریٹ درجہ اول دوم وغیرہ کے مقدمات کے فیصلہ کے خلاف ڈسٹرکٹ و سشن جج کی عدالت میں اپیل ہوتا ہے اور اس کے فیصلہ کے برخلاف ہائی کورٹ میں۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد اس کا اپیل دو طرح ہوتا ہے:۔

(۱) فوجداری۔ ان مقدمات کا اپیل ہائی کورٹ کے جج کی اجازت سے پریوی کونسل میں ہوسکتا ہے اور دیوانی مقدمات کی صورت میں دس ہزار سے زائد مالیت کے مقدمہ کا اپیل پریوی کونسل میں ہو سکتا ہے۔ فوجداری میں حضور وائسرائے کے پاس رحم کی درخواست بھی دی جا سکتی ہے۔

مفلسی کا اپیل

ہماری حکومت نے غریبوں کے لئے انصاف حاصل کرنے کی خاطر اس امر کی اجازت دے رکھی ہے۔ کہ اگر کوئی سزا یافتہ اپیل کرنے کے اخراجات کی طاقت نہ رکھے تو وہ مفلسی کے سلسلہ میں درخواست دے کر اپیل کر سکتا ہے۔ دیوانی عدالتوں میں دعوےٰ دائر کرنے کے لئے بھی مفلسوں کو رعایتیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دی ہوئی ہیں ✤

اپیل کا مدعا یہ ہے کہ (۱) بے انصافی نہ ہو (۲) قانون کا صحیح استعمال ہو (۳) کوئی حاکم کسی غلطی سے قانون کا غلط استعمال نہ کر سکے (۴) ہر ایک صحیح انصاف تک پہنچ سکے ✤

فوجداری سلسلہ کے مقدماتِ قتل اور دیگر سنگین جرائم کے فیصلہ کے لئے سشن جج کی عدالت میں ضلع کے قابلِ اعتبار آدمیوں کو اسیسر مقرر کیا جاتا ہے۔ یہ مقدمہ کی کارروائی سنتے ہیں۔ آخیر میں جج اُن سے رائے لے کر اپنے فیصلہ کو صحیح کرتا ہے اور فیصلہ سناتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جج اُن رائے دہندگان سے متفق ہو۔ وُہ اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے ✤ ہائی کورٹ میں مقدمات کے فیصلہ کے لئے بنچ بھی مقرر کئے جاتے ہیں۔ جن میں انگریز۔ ہندو اور مسلمان ہر قسم کے جج شامل ہوتے ہیں۔ ان بنچوں کا مدعا یہ ہے۔ کہ ہر طرح سے قانون کی حفاظت اور صحیح فیصلے ہوں ✤

بہترین حاکم کے اوصاف

ہماری مہربان حکومت نے رعایا کے آرام کی خاطر ہر طرح کا انتظام کر رکھا ہے۔ بہترین آرام کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے بہترین حاکم کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے حکومت ہر ممکن کوشش کرتی ہے کہ بہترین افسران یا حاکم مقرر ہوں مثلاً اعلےٰ تعلیم یافتہ اور اعلےٰ تربیت یافتہ ہو۔ بعض محکموں میں خاص اقوام اور خاص خاندان سے حاکم لئے جاتے ہیں تاکہ قومی اور خاندانی برتری بروئے کار آوے۔ اب ہم تمہیں مختصر صورت میں بتاتے ہیں کہ بہترین حاکم کے اوصاف کیا ہیں، جن کا ہماری حکومت ہمیشہ خیال رکھتی ہے اور چاہتی ہے کہ رعایا سے بے انصافی نہ ہو:-

۱۔ انصاف کا صحیح خواہاں ہو اور صحیح انصاف کرے۔

۲۔ دیانت دار۔ نیک دل۔ خدا ترس اور رعایا کا بہی خواہ ہو۔

۳۔ قانون کا سختی سے پابند ہو۔ سب کے ساتھ یکساں سلوک رکھے۔

۴۔ نجیب اور خاندانی ہو۔

۵۔ رعایا کی جان و مال۔ عزت و آبرو کی حفاظت کو ہر چیز سے مقدم سمجھے۔

۶۔ رعایا کی دل جوئی اور خوشحالی اس کا مقصد ہو۔

۷۔ مذہبی تعصب سے پاک ہو۔

۸۔ رعایا کے حالات۔ رسم و رواج اور زبان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے مکمل واقف ہو ۔

۹ - قابل اور لائق ہونے کے علاوہ دُوربین اور روشن دماغ ہو ۔

۱۰ - ہر انسان سے جو اس کے حلقۂ اقتدار میں ہے ۔ یکساں سلوک رکھے ۔

۱۱ - ذاتی عناد سے بری ہو ۔

۱۲ - عیش پسند نہ ہو - بلکہ سادہ اور صحیح زندگی بسر کرے ۔

۱۳ - ملک کے زمینداروں اور کاشتکاروں پر حکومت کا وار و مدار ہے انہیں ہر حالت میں آسائش سے رکھے ۔

۱۴ - رعایا کے دُکھ - تکلیف سننے اور انہیں دُور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہو ۔

۱۵ - غریب سے امیر تک برابر انصاف کرے ۔

۱۶ - رعایا کے قابل اعتبار آدمیوں کے ذریعہ رعایا کے حالات سے واقفیت حاصل کرنے کے علاوہ خود بھی ذاتی طور پر دریافت کرے ۔

سوالات

۱ - قوانین بنانے کی ضرورت بیان کرو ۔

۲ - ضابطہ نہ بنانے کی صورت میں کیا ہرج واقع ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳ - قانون کس طرح بنائے جاتے ہیں ؟
۴ - جج - وکیل - کورٹ انسپکٹر سے کیا مراد ہے ؟
۵ - اپیل سے کیا مدّعا ہے - اس کی ضرورت بتاؤ ؟
۶ - اعلیٰ حاکم کے اوصاف بیان کرو ؟

فصل دوم

پولیس

پولیس

اندرون ملک میں حکومت کے قانون کو چلانا - اس کے مطابق عملدرآمد کرنا - امن قائم رکھنا - رعایا کی حفاظت کرنا محکمہ پولیس کے ذمہ ہے - پولیس دراصل رعایا کی بہترین خادم ہے - نگہبانی - حفاظت - رہنمائی - مصیبت میں امداد اس کا کام ہے - انگلستان کی پولیس کا درجہ تمام دنیا کی پولیس سے اعلےٰ ہے - اصل مجرموں کے سراغ لگانے میں اپنی نظیر آپ ہے - گویا شرفا کی بہترین معاون ہے - اگر تم وہاں جاؤ تو دیکھوگے کہ وہاں پولیس کا ہر سپاہی تمہارے اشارے کا منتظر کھڑا ہے - وہ تمہیں ہر طرح کی امداد دینے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو تیار ہے۔ ہر ایک بات سے تمہیں آگاہ کریگا۔ افسر کے حکم کو نہایت مہذبانہ صورت میں پورا کرے گا۔ تم اُسے دیکھ کر سمجھوگے کہ یہ دنیا کا بہترین انسان ہے۔ اس کی عادات اس کے فرائض بالکل قومی خادم یا سکاؤٹ کے سے ہیں ؛

ہندوستان کی پولیس بھی ہماری ہر طرح کی امداد کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ ہم قانون کی پوری پوری تابعداری کریں۔ حکومت سے تعاون ہو۔ یہ نہیں کہ آپس کی دھڑا بندی میں پھنس کر جھوٹے مقدمات بنا کر جھوٹی شہادتیں دلوا کر فریق ثانی سے لوہا منوائیں۔ بسا اوقات جاہل لوگ اصل مجرم کو بچانے کے لئے روپیہ سے۔ خوشامد سے۔ سفارش سے۔ دھوکے سے کام لیتے ہیں۔ حقیقت میں یہ لوگ کامیاب ہو کر بھی گھاٹے میں رہتے ہیں۔ کیونکہ ایسا آدمی عادی مجرم بن جاتا ہے۔ اور ملک کے لئے مصیبت کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے بہتر اور آسان طریق یہی ہے کہ قانون سے تعاون کرو۔ بدمعاش کی جائے پناہ نہ ہو۔ اصلی مجرموں کو ان کے کئے کے مطابق سزا دلواؤ۔ ہاں اگر پولیس کا سپاہی یا کوئی افسر کسے خواہ مخواہ تنگ کرے۔ مصیبت میں ڈالے یا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رشوت طلب کرے - تو اس کے لئے ضروری ہے
کہ افسران بالا کے سامنے فوراً من و عن صحیح
واقعات بیان کر دے - حکومت ایسے انسانوں
سے سخت باز پرس کرے گی ٭

تم جانتے ہو رشوت دینا - رشوت لینا
دونو جرم ہیں - یہ کیوں - اس لئے کہ اگر کوئی
رشوت دیگا یا لیگا - تو وہ یقیناً کوئی کام خلاف
قانون کرے گا یا کرائے گا - اس سے انصاف کا
خون ہوگا - غریبوں پر ظلم اور دولتمند ناجائز
فائدہ اٹھائیں گے - ملک میں خرابی پھیلے گی - سو
اس لئے تمہیں معلوم ہونا ضروری ہے کہ رشوت
لینا - رشوت دینا ہر لحاظ سے بُرے ہیں - مذہبی
خیال ہو یا اخلاقی - قومی نکتہ نگاہ ہو یا ملکی - حکومت
کے لئے ہو یا رعایا کی خاطر - اپنے لئے ہو - یا
بیگانے کے لئے - ہر ایک کے لئے بُرا کام بُرا
ہے - اور بُرے کام کا نتیجہ ہمیشہ بُرا ہوتا ہے
بُرائی روکو - شروع شروع میں تکلیف ہوگی - مگر
وہ تکلیف عارضی ہوگی - اس سے اوروں کا بھلا
ہوگا - پس تم میں سے ہر ایک یہ عہد کرے کہ
وہ اس بُری عادت کو دُور کرنے کے لئے
آنے والی مصیبت کا سامنا کریگا - اگر تم ایسا کرو گے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو تم بہت نیک کام کروگے۔ جس سے تمہیں تمہارے بھائیوں۔ رشتہ داروں اور ساتھیوں کو آرام ہوگا۔

محکمہ پولیس کے فرائض پڑھو۔ انہیں غور سے دیکھو۔ تو معلوم ہوگا کہ تمہارے لئے پولیس ہمیشہ مفید اور معاون ہے۔ اگر تم سیدھے طریقہ سے ان سے کام لوگے۔ تو تمہیں کوئی تکلیف نہ ہوگی اگر تم ٹیڑھے رستے اختیار کروگے۔ تو تمہیں نقصان کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

پولیس کے فرائض

(۱) رعایا کے ہر فرد کی عزت جان و مال کی حفاظت کرنا۔

(۲)۔ ہر قسم کے جرائم کو روکنا۔

(۳) بدمعاشوں۔ چوروں۔ رہزنوں۔ لٹیروں۔ ڈاکوؤں وغیرہ کو گرفتار کرکے سزا دلوانا۔ تاکہ لوگوں میں امن رہے۔

(۴) قانون شکن یا رعایا کو تکلیف پہنچانے والوں کو سزا دلوانا۔

(۵) غریب۔ مفلس اور کمزور کو طاقتور۔ امیر اور زبردست کے حملوں سے بچانا۔

(۶) ہر جگہ امن قائم رکھنا۔ جہاں خلل کا اندیشہ ہو۔ فوراً انتظام کرنا۔

(۷) جس شخص کی جان یا مال خطرے میں ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کی حفاظت کرنا اور اُسے جائے امن تک پہنچانا ٭

(۸) جرائم پیشہ لوگوں کی نگرانی کرنا ٭

(۹) ناگہانی مُصیبت میں فوری امداد کرنا ٭

(۱۰) سرکاری عمارتوں - گوداموں کی حفاظت کرنا ٭

(۱۱) حکومت کے احکام کی تعمیل کرانا اور کرنا ٭

(۱۲) جرائم کی صحیح تفتیش کرنا اور حاکم کو انصاف کے لئے اطلاع دینا ٭

تم جانتے ہو - کہ اگر تمہارے مدرسہ میں کوئی شرارت ہوئی ہو تو اس کی تفتیش کے لئے تمہارے استاد صاحب باقی طلبا سے دریافت کرتے ہیں۔ اگر باقی طالب علم فوراً سچ سچ بتا دیں تو شرارت کا فوراً انتظام ہو سکتا ہے - اسی طرح گاؤں میں کسی شخص نے کوئی جرم کیا ہو تو اس کی تفتیش کے لئے پولیس کو باقی آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے - اس سے وہ صحیح تفتیش کر سکتے ہیں جہاں تک ہو سکے - جب کوئی تفتیش کرنے والا افسر تمہارے گاؤں - محلے یا شہر میں آئے اور اصل حالات دریافت کرنا چاہے - فوراً اُسے امداد دو - اور صحیح صحیح حالات بتاؤ - تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ سچی شہادت دے - تاکہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پولیس افسر کو غلطی نہ ہو اور عدالت صحیح فیصلہ کر سکے - اس سے نہ رشوت کی ضرورت رہیگی اور نہ کوئی شخص بلا وجہ گرفتار ہوگا - اصلی مجرم سزا پائینگے - نیک آرام سے رہیں گے +

افسران پولیس

پولیس کے سب سے بڑے افسر کو انسپکٹر جنرل پولیس کہتے ہیں صوبہ کے صدر مقام (لاہور) میں رہتا ہے - صوبہ کی تمام پولیس اس کے ماتحت ہوتی ہے - اس کی امداد کے لئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل ہوتے ہیں - جن کی تعداد ضرورت کے مطابق رکھی جاتی ہے ہر ایک ڈپٹی انسپکٹر جنرل اپنے ماتحت عملے کا ذمہ وار ہوتا ہے +

ہمارے ملک میں چار قسم کی پولیس ہے - (۱) ضلع کی پولیس (۲) خفیہ پولیس (۳) ریلوے پولیس (۴) فوجی پولیس - فوجی پولیس کا اندرون ملک سے بہت کم تعلق ہے - یہ فوجی افسروں کے ماتحت ہوتی ہے +

ہمارے صوبہ میں ضلع پولیس کی تعداد بہت زیادہ ہے - اس کے انتظام کے لئے تین ڈپٹی انسپکٹر جنرل ہیں - خفیہ پولیس چوتھے ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے ماتحت ہے - ریلوے پولیس کا اسسٹنٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انسپکٹر جنرل الگ ہے ؛

ضلع کی پولیس کا افسر ضلع کے صدر مقام میں رہتا ہے۔ وہیں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ۔ انسپکٹر پولیس رہتے ہیں۔ رہائش کے لئے پولیس لائن الگ بنائی جاتی ہے جو بالعموم جیل یا خزانہ کے قریب ہوتی ہے۔ بڑے بڑے قصبوں میں جہاں تھانے ہوں سب انسپکٹر رہتے ہیں ؛

سوالات

۱ - پولیس کا کیا مدّعا ہے ؟
۲ - محکمہ پولیس کے فرائض کیا ہیں ؟
۳ - محکمہ پولیس کے افسروں کی ترتیب بیان کرو ؛
۴ - جرم کی تفتیش کے لئے تمہارے کیا فرائض ہیں ؟
۵ - پولیس کی امداد سے تم اپنے آپ کو کس طرح آرام سے رکھ سکتے ہو ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصلِ سوم

فوج

ملک کی حفاظت

بیرونی دشمنوں سے ملک کو محفوظ رکھنے اور اندرونی خرابیوں سے بچاؤ کے لئے فوج کی ضرورت ہے۔ پولیس اور فوج کے عام قواعد میں بڑا فرق ہے۔ پولیس کا سپاہی رعایا کا خادم اور اس سے مل کر سلوک اور محبت سے کام لیتا ہے۔ وہ احکام کی تعمیل سختی کے علاوہ نرمی سے بھی کراتا ہے۔ اسے حتی الوسع ہتھیار کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ لیکن فوجی سپاہی کو اس سے سروکار نہیں۔ وہ اپنے فوجی افسر کے حکم کی مشین ہے۔ سوائے اپنے افسر کے حکم کے وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا اُسے جس طرح حکم ہوگا بے کھٹکے وہ ویسا ہی کرے گا۔ پولیس کا سپاہی ہر انتظامی افسر کے تابع ہے۔ ہر طرح کے اندرونی معاملات کے انتظام میں مدد کرتا ہے۔ فوجی سپاہی کو اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انچارج افسر کے حکم کے سوا اور کسی کی تعمیل کی ضرورت نہیں ✦

اگر اندرونی انتظام کے لئے رسول کے افسروں کو یا ڈپٹی کمشنر کو فوج کی ضرورت پڑے تو وہ متصلہ فوج کے افسر کو لکھ کر انچارج افسر کے ماتحت بُلا سکتا ہے۔ اپنی ضروریات انچارج افسر سے بیان کر کے انتظام کرا سکتا ہے ✦

ملک کی حفاظت کا انحصار فوجی قوت پر ہے جس ملک کی فوجی طاقت زیادہ اور سامان جنگ بہترین ہوگا وہ طاقتور سمجھا جائیگا۔ وہ ملک جہاں قومی حکومتیں ہیں ملک کا ہر ایک جوان فوجی سپاہی ہے۔ میدانِ جنگ میں وہ ملک کی حفاظت اور قوم کی خدمت کے لئے خود بخود حاضر ہوتا ہے فوجی تربیت ابتدائی عمر میں حاصل کر لیتا ہے"

فوج کی اقسام

ہندوستان کی فوج دوسرے ممالک سے الگ ہے۔ اس کی تقسیم یوں ہے :-

(۱) انگریزی فوج - اس میں گورہ سپاہی اور انگریز افسر ہوتے ہیں ✦

(۲) ہندوستانی فوج - اس میں سپاہی دیسی معمولی افسر دیسی اعلیٰ افسر انگریز ہوتے ہیں ✦

CC-0 In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) شاہی بحری فوج } ہر دو میں ہندوستانی
(۴) شاہی ہوائی فوج } بہت ہی کم ہیں ٭

(۵) ریاستی فوج ۔ یہ فوج دیسی راجہ یا نواب کے ہاں ہوتی ہے ۔ اس کا تمام خرچ و تربیت ریاست کے ذمہ ہوتی ہے ۔ ضرورت کے وقت سب سڈی ایری سسٹم کے ماتحت انگریزی حکومت کی امداد کرتی ہے ٭

(۶) امدادی یا ٹیری ٹوری ال فوج ۔ ملک سے چند نوجوان انتخاب کرکے انہیں کچھ عرصہ کے لئے فوجی تربیت دی جاتی ہے ۔ ضرورت کے وقت جمع کر باقاعدہ سپاہی شمار کئے جاتے ہیں ٭

(۷) بارڈر پولیس ۔ نام پولیس ہے مگر کام فوج کا ہے ۔ سرحدات کی حفاظت اور نگرانی اس کے ذمہ ہے ٭

(۸) خاصہ دار ۔ سرحد کی حفاظت کے لئے پاغستان کے پٹھانوں کو جن میں آفریدی ۔ مہمندی شامل ہیں ۔ سالانہ وظیفے دئے جاتے ہیں ۔ ان کا کام یہ ہے کہ وہ سرحد یا سرحد کے قریب کے حملوں کو روکیں ۔ اکثر اوقات جب سرحد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر خرابی پیدا ہوتی ہے۔ تو ان کو بلا کر ان سے کام لیا جاتا ہے ؛

فوج کے حصص

۱۔ رسالہ۔ اس میں گھوڑے اور شتر سوار شامل ہیں ؛

۲۔ پیادہ۔ پاؤں چلنے والا ؛

۳۔ توپ خانہ۔ یہ سرکاری توپوں کے ساتھ مقررہ تعداد میں ملازم ہوتے ہیں۔ ان کا کام توپ چلانا۔ لانا۔ لے جانا وغیرہ ہے ؛

۴۔ سفر مینا (Sappers & Miners) ان کا کام راستوں کی صفائی اور درستی۔ دشمن کی دیکھ بھال اور ضرورت کے وقت مقابلہ بھی ہوتا ہے ؛

۵۔ سگنل والی فوج۔ ان کا کام دشمن کی خبر گیری اس کی اطلاع۔ ضروری باتوں کا سگنل کے ذریعے ایک دوسرے کو پہنچانا ہے ؛

۶۔ موٹریں اور ٹینک۔ آج کل عام مشین گنیں موٹروں پر لگائی گئی ہیں۔ ان موٹروں اور ٹینکوں پر انگریزی سپاہی کام کرتے ہیں ؛

۷۔ بحری بیڑا۔ اس میں جنگی جہاز۔ آبدوز کشتیاں وغیرہ شامل ہیں ؛

۸۔ ہوائی بیڑا۔ اس کا کام ہوائی جہازوں کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذریعے جلدی خبریں پہنچانا - بم پھینکنا - سامان حرب لے جانا ہے - دشمنوں کی نقل و حرکت کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں ٭

فوجی نظام

ہر قسم کی فوج کے ساتھ طبی امداد کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے - فوج کی تمام ذمہ داری کمانڈر انچیف کے ذمہ ہوتی ہے - تمام فوجی نظام ڈویژنوں میں منقسم ہے ہر ایک ڈویژن جرنیل کے ماتحت ہے - ہر ڈویژن میں کئی رجمنٹیں ہوتی ہیں - ہر رجمنٹ کا افسر کرنل کہلاتا ہے - ہر رجمنٹ کے حصے ہوتے ہیں اور ہر حصے پر الگ الگ افسر ہیں - افسروں کی ترتیب یہ ہے :-

(۱) کمانڈر انچیف (۲) فیلڈ مارشل - جرنل - کرنل - میجر کپتان - لیفٹیننٹ - صوبیدار - جمعدار - لیس - نیک - سپاہی ٭

رسالہ کے افسر صوبیدار کے بالمقابل کو رسالدار کہتے ہیں - صوبیدار سے صوبیدار میجر - رسالدار سے رسالدار میجر بنتا ہے - پہلے ہندوستانی فوج کے تمام ذمہ دار عہدے انگریزوں کے پاس تھے حال ہی میں گورنمنٹ نے ہندوستانی افسر مقرر کئے جانے کی منظوری دی ہے جو ٹریننگ حاصل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنے کے بعد اعلےٰ عہدوں تک جا سکتے ہیں۔ اور انگریز عہدہ داروں کی طرح لیفٹیننٹ۔ کپتان۔ میجر کرنیل وغیرہ بن سکتے ہیں۔ ہندوستانی فوج کی تعداد قریباً اڑھائی لاکھ ہے۔ ان میں سے ۵، ہزار کے قریب گورے ہیں۔ اور بقایا ہندوستانی فوج کا تمام خرچ ہندوستان کے خزانہ سے ادا ہوتا ہے +

فوج اور پولیس کے بیان سے تم پر واضح ہو گیا ہوگا کہ یہ دونو محکمے ملک کے آرام اور آسائش کے لئے ہیں۔ ان کا یہ کام ہے۔ کہ وہ ہر طرح امن قائم رکھیں۔ اندرونی اور بیرونی فسادات یا تکالیف سے رعایا کو محفوظ رکھیں تاکہ ملک میں ہر طرح کا آرام ہو۔ لوگوں کی ترقی ہو وہ خوشی سے زندگی بسر کریں +

سوالات

۱۔ فوج کی ضرورت کیا ہے ؟
۲۔ فوج کی تقسیم بیان کرو +
۳۔ فوج میں کون کون سے بڑے افسر ہیں ؟
۴۔ فوج کے فرائض کیا ہیں۔ واضح کرو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل چہارم

ٹیکس

ٹیکس

غور کرو کہ حکومت کے ذمہ رعایا کی حفاظت - آرام - ترقی - تعلیم وغیرہ ہر طرح کی باتیں ہیں - جن کے پورا کرنے کے حکومت کو فوج - پولیس - مدرسے - ڈاک خانے - شفاخانے - سڑکیں وغیرہ بنانے والے محکمہ جات بنانے پڑتے ہیں - ان سب پر خرچ ہی خرچ ہے - اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے حکومت مجبور ہے کہ رعایا سے کچھ رقم حصہ رسدی وصول کرے پس حکومت رعایا سے جو روپیہ اس کی حفاظت آرام - انتظام - ترقی - بہتری اور آسائش کے لئے وصول کرتی ہے - اسے محصول - لگان یا ٹیکس کہتے ہیں ؛

ادائیگی ٹیکس

چونکہ ان تمام محکمہ جات کا مدعا رعیت کی بہتری اور آرام ہے اس لئے ان پر رعیت ہی کا روپیہ خرچ آتا ہے - اس لئے جو رقوم وصول کی جاتی ہیں وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انفرادی بھلائی یا نفع کی غرض سے نہیں - بلکہ
اس کا مطلب جماعت یا سوسائٹی کا بھلا ہوتا
ہے - اس لئے اس تمام خرچ کی ادائیگی یا
وصولی میں امداد اجماعی فرض ہے - اِس طرح
تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ ایسے خرچ کی عدم
ادائیگی - جماعت سے تعاون نکرنا ہے - جب
جماعت - سوسائٹی یا حکومت سے تعاون نہ کیا
جائے - تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ حکومت
کا انتظام خراب ہوگا - دوسرے الفاظ میں رعایا
کو خود تکلیف ہوگی - پس ہر فرد رعایا کا یہ فرض
ہے کہ انتظام ملکی کے قیام کے لئے اور اپنی
بھلائی کی خاطر مقررہ رقم مقررہ وقت پر بلا تکلف
ادا کرے - تاکہ وصولی کے انتظام میں حکومت
کو خواہ مخواہ تکلیف نہ ہو - اور رعایا کی اصلی
بہتری بدستور قائم رہے +

ٹیکس لگانے کا طریقہ

حاکم کا یہ فرض ہے کہ
وہ لگان - محصول - ٹیکس
وغیرہ لگاتے وقت اس
امر کا خیال رکھے کہ :-

(۱) ٹیکس کی رقم اس طرح لگائی جائے جس کی
ادائیگی میں ہر فرد ادا کنندہ کو کوئی تکلیف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ ہو۔ اور نہ ہی یہ رقم اس کے لئے بار ثابت ہو۔ یعنی ٹیکس کی مقدار ہر شخص کی حیثیت کے مطابق ہو ؛

۲۔ ایسے ٹیکس جو عوام الناس پہ لگائے جائیں کم سے کم مقدار میں ہوں۔ تاکہ غربا کے ذاتی آرام میں خلل واقع نہ ہو سکے ؛

۳۔ لگان کی مقدار کا اندازہ زمین کی اوسط پیداوار کی مقدار۔ اجناس کے اوسط نرخ اور زمیندار کے اخراجات کو مدّ نظر رکھ کر مقرر کیا جائے ؛

۴۔ ٹیکس مختلف اقسام کا ہو۔ جسے ہر پیشہ ور حصّہ رسدی ادا کر سکے ؛

۵۔ بھاری اور غیر ضروری ٹیکس نہ لگائے جائیں ؛

۶۔ روزمرّہ کے استعمال کی اشیا پر کم سے کم ٹیکس لگایا جائے ؛

۷۔ غیر ضروری سامان لہو و لعب اور عیش و آرام کی اشیا پر ٹیکس مقابلتہً زیادہ ہو ؛

۸۔ کل ٹیکس کی مقدار اتنی ہو۔ جس سے گورنمنٹ کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ زائد از ضرورت روپیہ کی وصولی رعایا پر بار گراں ہوگا ؛

۹۔ ٹیکس کی وصولی اس طرح سے ہو۔ کہ جس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے ادا کنندگان اسے سہولت سے ادا کر سکیں ٭

۱۰ - وصولی کے طریقے عام فہم - سادہ اور مختصر ہوں

۱۱ - ٹیکس کے اخراجات رعایا پر ظاہر ہوں اور وہ عام طور پر ان کے آرام - آرائش اور بہتری کے متعلق ہوں تاکہ وہ بخوشی ادا کریں - بہترین صورت یہ ہے کہ رعایا کے نمائندگان کی مرضی کے مطابق خرچ کئے جائیں ٭

۱۲ - ملکی ضروریات کے مطابق اشیاے درآمد و برآمد پر ٹیکس لگائے جائیں ٭

ٹیکس کی موجودہ مروّجہ صورتیں

ٹیکس کی عام دو صورتیں ہیں (۱) بالواسطہ (۲) بلا واسطہ ٭

بالواسطہ ٹیکس - یہ ٹیکس ہر انسان خود تو ادا نہیں کرتا - ایک تاجر یا خریدار ادا کرتا ہے - مگر اس کا بوجھ رعایا کے ہر فرد پر پڑتا ہے مثلاً کسی سوداگر نے کوئی چیز خریدی اور اس پر ٹیکس ادا کیا - تو یہ ادا شدہ ٹیکس اس چیز کی قیمت خرید میں شامل ہو کر خریداروں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وصول کیا جائیگا - اور وہ شے اصل قیمت سے اتنی ہی مہنگی بکے گی - جتنا اس پر ٹیکس زیادہ لگایا گیا ہو مٹی کا تیل لو - فرض کرو کہ اس کی اصل قیمت تین روپے فی ٹین ہے - اس پر چار آنے محصول ادا کیا گیا ہے - تو سوداگر اب قیمت خرید یعنی تین روپیہ چار آنے پر کچھ منافع وصول کرکے خریدار کے ہاتھ فروخت کرے گا - اور یہ پرچون کے خریداروں کے پاس بھی اسی تناسب سے فروخت ہوگا - اس صورت میں یہ محصول عوام پر تقسیم ہو جائیگا حالانکہ سوداگر نے اسے حکومت کو ادا کیا تھا - اسی طرح نمک اور دیا سلائی کے محصول کو دیکھو - جب ٹیکس زیادہ ہو جاتا ہے - تو اس کے سوداگر اس چیز کی قیمت اتنی ہی بڑھا دیتے ہیں - ایسے ٹیکسوں میں اس امر کی خاص ضرورت ہے کہ عام روزمرّہ کی ضرورت والی اشیا پر محصول بہت کم لگایا جائے ؛

باہر جانے والی اشیا پر اگر محصول زیادہ لگائے جائیں تو ان کے خریدار کم ہو جاتے ہیں - جس سے ملکی پیداوار کی فروخت کم ہو جاتی ہے اور اس چیز کے کاشت کرنے والوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو گھاٹا پڑتا ہے۔ اس قسم کے محصولوں کی عام طور پر چار قسمیں ہیں :-

۱- ملکی پیداوار پر اندرون ملک میں ٹیکس - یہ عام طور پر شہری منتظمہ مجالس وصول کرتی ہیں ؛

۲- اشیائے درآمد پر ٹیکس - وہ چیزیں جو دوسرے ممالک سے ہندوستان میں فروخت کے لئے آتی ہیں ان پر حکومت ٹیکس وصول کرتی ہے ؛

۳- اشیائے برآمد - وہ چیزیں جو ہندوستان سے باہر جاکر دوسرے ممالک میں فروخت ہوتی ہیں - ان سے بھی حکومت ٹیکس وصول کرتی ہے ؛

۴- محصول مصنوعات - ملکی تیار شدہ اشیا پر ٹیکس - ملکی کارخانوں میں جو اشیا تیار ہوکر اندرون ملک یا بیرونی ممالک میں بیچتے ہیں ان پر ان کی تیاری کا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے - حکومت اور بعض اوقات شہری منتظمہ مجالس اسے وصول کرتی ہیں ؛

II بلا واسطہ ٹیکس - وہ ٹیکس جو ہر فرد رعایا خود ادا کرتا ہے - اس ٹیکس کی سات صورتیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں ٭

۱۔ مالیہ زمین۔ مالکانِ زمین پیداوار کا ایک خاص حصّہ حکومت کو ادا کرتے ہیں۔اس سے لوکل ریٹ ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ملتا ہے ٭

۲۔ انکم ٹیکس۔ بڑے بڑے سوداگر۔مہاجن۔ساہوکار ملازم اپنی آمدنی کے مطابق ایک خاص رقم ادا کرتے ہیں۔اسے حکومت وصول کرتی ہے ٭

۳۔ حیثیت ٹیکس۔ تاجر۔ دستکار یا مصنوعات تیار کرنے والے اپنی حیثیت کے مطابق مقررہ مقدار میں ٹیکس ادا کرتے ہیں۔یہ ڈسٹرکٹ بورڈ وصول کرتی ہے ٭

۴۔ ہاؤس ٹیکس یا مکانات پر ٹیکس۔یہ رقم مالکان مکانات ادا کرتے ہیں۔میونسپل بورڈ وصول کرتا ہے ٭

۵۔ اشٹامپ۔خرید و فروخت کا ٹیکس۔ بائع یا مشتری جائداد کے انتقال کے وقت اشٹامپ خرید کر تحریر کرتا ہے۔ اشٹامپ کی قیمت کی ادائیگی کے بغیر سودا قبول نہیں ہوتا۔یہ رقم حکومت وصول کرتی ہے ٭

۶۔ کورٹ فیس۔ انصاف ٹیکس۔کوئی مقدمہ عدالت میں فیصلہ کرنے کے لئے دائر کیا جائے۔تو دعویٰ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دائر کرنے والا خاص رقم ادا کرتا ہے۔ جس کے بغیر مقدمہ کی سماعت نہیں ہو سکتی۔ حکومت وصول کرتی ہے ؛

۷۔ آبیانہ۔ نہری پانی کے استعمال کے عوض میں خاص رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔ جو حکومت وصول کرتی ہے ؛

حکومت ہندوستان کو ذیل کے بڑے بڑے ٹیکسوں سے حسب ذیل سالانہ آمدنی ہے :-

۱	لگان	31.52	کروڑ روپیہ
۲	کاغذ اشٹامپ	7.5	کروڑ روپیہ
۳	نمک	5.0	کروڑ روپیہ
۴	افیون	2.0	کروڑ روپیہ
۵	آبکاری	13.0	کروڑ روپیہ
۶	ریلوے	26.0	کروڑ روپیہ
۷	اشیائے درآمد و برآمد	11.0	کروڑ روپیہ
۸	انہار	5.5	کروڑ روپیہ
۹	جنگلات	3.25	کروڑ روپیہ
۱۰	انکم ٹیکس	2.75	کروڑ روپیہ
۱۱	فیس رجسٹری	75	لاکھ روپیہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

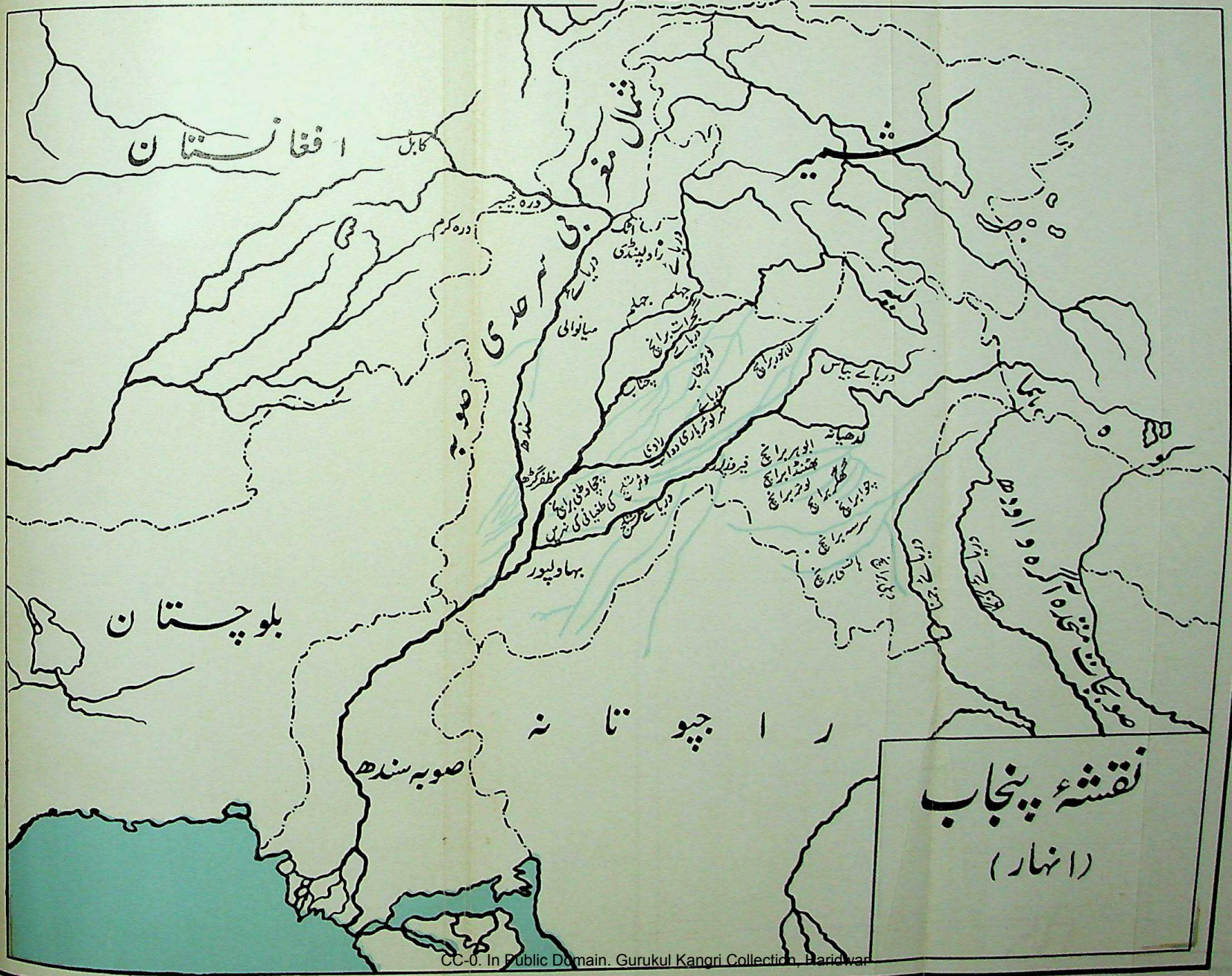

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کے علاوہ ڈاک خانہ - تار - ٹیلیفون کی آمدنی بھی ہے ؛

سوالات

۱ - ٹیکس سے کیا مراد ہے ؟
۲ - ٹیکس کی ادائیگی کیوں ضروری ہے ؟
۳ - ٹیکس لگاتے وقت کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے؟
۴ - ٹیکس کی کون کون سی صورتیں ہیں ؟
۵ - تم کون کون سے ٹیکس ادا کرتے ہو ؟

فصلِ پنجم

رفاہِ عام میں برطانوی حکومت کی سرگرمیاں

انتہار انگریزی حکومت سے پہلے ہندوستان کا بہت سا حصّہ خصوصاً پنجاب میں گنجی بار ساندل بار - کرانہ بار وغیرہ کا رقبہ ویران پڑا تھا - ان علاقوں کے باشندوں کا گذارہ صرف مویشی پالنے پر تھا - نہ کہیں آبادی تھی نہ ان لوگوں کا ٹھکانا - آج یہاں آباد ہیں - تو کل وہاں - مویشی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چرانے کے لئے جہاں گھاس میسر آئی ڈیرے جما بیٹھے ؎

ذرائع آبپاشی کی عدم موجودگی نے اس قیمتی زمین کو ویرانہ بنا رکھا تھا۔ پرانے زمانے میں شخصی حکومت تھی۔ جب بادشاہ مرا یا اس پر کوئی مصیبت آئی تو علاقہ پھر ویران ہو گیا۔ یہی وجہ تھی کہ بہت سی قابل زراعت زمینیں اکثر بنجر اور ویران رہتی تھیں۔ اس کا اثر راعی اور رعایا دونوں پر پڑتا تھا۔ چنانچہ ہماری سرکار نے اس طرف توجہ دی اور پنجاب کے قدرتی عطیہ سے پورا فائدہ اٹھا کر رعایا کو آرام پہنچایا۔ جا بجا بند باندھ کر نہریں جاری کر دیں۔ جس سے ایک طرف حکومت کو آبیانہ کا فائدہ حاصل ہوا۔ تو دوسری طرف کاشتکاروں کو نہری زمین کے وسیع قطعات مل گئے۔ حکومت کے خزانے میں اضافہ ہوا۔ اس سے رعایا کی بہتری ہونے لگی۔ ادھر کسانوں کے پاس دولت آنے لگی۔ جس سے وہ فارغ البال ہوئے۔ غرض راعی اور رعایا دونوں کو بہت فائدے حاصل ہوئے ؎

اب ہم اُن انہار کا ذکر کرتے ہیں جو پنجاب کے دریاؤں سے نکالی گئی ہیں۔ جن سے پنجاب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے میدان زرخیز اور زر ریز بن گئے ہیں ؛

پنجاب کی نہریں

نہریں دو قسم کی ہیں (۱) دوامی نہریں - جو سارا سال جاری رہتی ہیں اور زمینوں کو سیراب کرتی ہیں (۲) طغیانی کی نہریں - برسات کے دنوں میں جب دریا طغیانی پر ہوتے ہیں - پانی کثرت سے اصل سطح سے بلند ہو جاتا ہے تو یہ زائد پانی ملک کے دُور دراز حصّوں میں پہنچا کر زمینیں سیراب کی جاتی ہیں ؛

دوامی نہریں

(۱) دریاے جہلم - اس دریا سے دو جگہ نہریں نکالی گئی ہیں :-

۱- اپر جہلم - یہ نہر منگلہ کے مقام سے نکالی گئی ہے - ضلع گجرات کو سیراب کرتی ہوئی خانکی کے مقام پر دریاے چناب میں ڈالی گئی ہے - درمیانی رقبہ کو سیراب کرنے کے علاوہ دریاے چناب میں زائد پانی پہنچاتی ہے - جس سے نئی نہر لوئر چناب نکلتی ہے اس کا پانی ساندل بار کو سیراب کرتا ہے ؛

۲- لوئر جہلم - مونگ رسُول کے مقام سے نکالی گئی ہے - سرگودھا کے ضلع کو سیراب کرتی ہے دریاے جہلم اور چناب کا درمیانی دوآبہ اکثر اسی سے سیراب ہوتا ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دریائے چناب - (۱) اپر چناب - مرالہ کے مقام سے نکالی گئی ہے - سیالکوٹ - گوجرانوالہ - شیخوپورہ کے اضلاع کو سیراب کرتی ہے - اس کے بعد اس کا بچا ہوا پانی بلوکی کے مقام پر دریائے راوی میں ڈالا گیا ہے - جہاں سے نہر لوئر باری دوآب نکالی گئی ہے - یہ ملتان اور منٹگمری کو سیراب کرتی ہے ؛

۲ - لوئر چناب - دریائے چناب سے خانکی کے مقام سے نکالی گئی ہے - یہ وہی نہر ہے - جس کا ذکر اپر جہلم میں کیا گیا ؛

دریائے راوی - (۱) اپر باری دوآب - دریائے راوی سے مادھوپور کے مقام سے نکالی گئی ہے - گورداسپور - امرتسر اور لاہور کے اضلاع کو سیراب کرتی ہوئی گنجی بار کے علاقہ میں پہنچتی ہے ؛

۲ - لوئر باری دوآب - دریائے راوی سے بلوکی کے مقام پر نکالی گئی ہے - یہ وہی نہر ہے - جس کا ذکر اپر چناب میں کیا گیا ہے - اس سے گنجی بار کا رقبہ سیراب ہوتا ہے ؛

دریائے ستلج - (۱) نہر سرہند - دریائے ستلج سے روپڑ کے مقام پر سے نکالی گئی ہے - ریاست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مالیر کوٹلہ - فیروز پور - ریاست پٹیالہ اور ریاست نابھہ کو سیراب کرتی ہے ؛

۲- ستلج ویلی پراجیکٹ - ۱۹۳۰ء میں دریائے ستلج کے مختلف مقامات (۱) فیروز پور (۲) سلیمانکی - (۳) اسلام (۴) پنج ند پر چار بند باندھے گئے فیروز پور کے بند سے تین نہریں - سلیمانکی کے بند سے تین - اسلام کے بند سے تین اور پنج ند کے بند سے دو نہریں کل گیارہ نہریں نکالی گئی ہیں - ان نہروں پر بیس کروڑ روپیہ خرچ ہوا - ان سے نوے لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے - جس کی پیداوار کا سالانہ اندازہ تیس کروڑ روپیہ ہے - ان نہروں سے وہ علاقہ جو پہلی آٹھ بڑی بڑی نہروں سے سیراب نہ ہو سکا - سیراب ہو رہا ہے جس کی مختصر کیفیت یہ ہے :-

۱- فیروز پور - اس کی تین نہروں (۱) نہر گنگ - ریاست بیکانیر ضلع فیروز پور کو سیراب کرتی ہے (۲) نہر دیپال پور چونیاں اور قصور کی تحصیل کے بنجر علاقہ کو سیراب کرتی ہے - (۳) تیسری نہر تحصیل دیپالپور کو سیراب کرتی ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

II سلیمانکی - اس مقام سے نکالی ہوئی تین نہروں سے ریاست بہاول پور - نیلی بار کا رقبہ سیراب ہوتا ہے ؛

III اسلام - اس مقام سے نکالی ہوئی تین نہروں سے ریاست بہاولپور اور ضلع ملتان کا کچھ حصّہ سیراب ہوتا ہے ؛

IV پنج ند - اس سے نکلی ہوئی نہریں ریاست بہاولپور کے بہت سے حصّے کو سیراب کرتی ہیں ؛

دریاے جمنا (۱) نہر جمن غزنی - دریاے جمنا سے تاجے والا کے مقام پر سے نکالی گئی ہے رہتک - حصار - کرنال کے اضلاع کو سیراب کرتی ہے ؛

سکھر بیرج سلیم - دریاے سندھ پر سکھر کے مقام سے تین میل نیچے پل باندھ کر سات نہریں نکالی گئی ہیں - تین دائیں طرف اور چار بائیں طرف - ان سے صوبہ سندھ کا پچاس لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہونا شروع ہو گیا ہے - امید ہے کہ اب سندھ کا بہت سا حصّہ بنجر کے بجائے زرخیز اور شاداب ہوگا ؛

نہروں سے آبادی

ہندوستان کے باقی حصص میں بھی نہروں کا سلسلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قائم کیا گیا ہے۔ مگر پنجاب کا سلسلہ دنیا بھر میں بہترین مانا گیا ہے۔ نہروں کے علاوہ ہندوستان میں بند باندھ کر بھی آبپاشی کا سلسلہ شروع ہے۔ اور زمینیں زرخیز کر رہا ہے۔ آؤ اب تمہیں پنجاب کی اس زمین کا حال بتائیں جو نہروں سے شاداب اور زرخیز نظر آتی ہے۔ مگر پہلے بنجر اور ویران تھی ؛

۱۔ ماجھا۔ یہ علاقہ در اصل اضلاع لاہور۔ امرتسر اور گورداسپور کا کچھ حصّہ ہے۔ جس کا محلِ وقوع پنجاب کا وسطی حصّہ ہے۔ یہ قریباً سارے کا سارا ویران اور بنجر تھا۔ لوگ خانہ بدوش تھے۔ سرکار نے نہر اپر باری دوآب نکالی اور سوا دو کروڑ روپیہ خرچ کرکے اس علاقہ کو سیراب کیا۔ آج وہاں جا کر دیکھو۔ تو سوائے چند مخصوص سرکاری قطعات کے جنگل کا نام و نشان نہ ملے گا۔ بارہ تیرہ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے۔ نو آبادیات کی یہ حالت ہے کہ چپّے چپّے پر گاؤں آباد ہیں۔ انہی نہروں کی وجہ سے لوگ مزے لے رہے ہیں ؛

۲۔ ساندل بار۔ اس علاقہ میں اضلاع شیخوپورہ گوجرانوالہ۔ لائلپور اور جھنگ کا کچھ حصّہ شامل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ نہروں کے جاری ہونے سے پہلے یہاں انسانی آبادی کا نام و نشان نہ تھا۔ چند باشندے جو بالکل وحشیانہ زندگی بسر کرتے تھے موجود تھے۔ آباد علاقوں کے رہنے والے انہیں جنگلی کہتے تھے۔ آجکل بھی ان کا یہی نام ہے اور بہت سے موجود ہیں۔ اس علاقے کو سیراب کرنے کے لئے خانکی کے مقام پر سے لوئر چناب نہر نکالی گئی ہے۔ جس سے یہ ویرانہ اس قدر آباد ہوا ہے۔ کہ آج کل پنجاب کی اجناس کی اعلےٰ سے اعلےٰ منڈیاں اور تجارت کے مرکز بنے ہیں۔ مثلاً لائلپور۔ گوجرہ۔ جڑانوالہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ وغیرہ۔ یہاں سے مختلف اشیا اندرون ملک کے علاوہ بیرونی ممالک کو بھی بھیجی جا رہی ہیں۔ اس نہر کے جاری کرنے پر سرکار نے ساڑھے تین کروڑ روپیہ خرچ کیا تھا۔

۳۔ سرگودھا کالونی۔ موجودہ نام سُنکر اس وقت کا تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جب یہاں ہر جگہ ویرانہ ہی ویرانہ تھا۔ آجکل سرگودھا کا نام سنتے ہی زرخیز۔ آباد۔ شاداب بلکہ پنجاب کے بہترین حصّے کا خیال آتا ہے۔ نہروں سے پہلے اس ویرانہ کا ہم پلّہ ویرانہ ہی کوئی نہ تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسے کرانہ بار کہتے ہیں۔ اس علاقہ کے بہت سے زمیندار آج کل نوابوں جیسی زندگی بسر کرتے ہیں۔ سرگودھا۔ بھاوال اور اس علاقے کی دیگر منڈیاں پنجاب کی بہترین منڈیاں ہیں ؛

اس علاقے کو سیراب کرنے کے لئے مونگ رسول کے مقام پر دریائے جہلم سے نہر نکالی گئی جو دریائے جہلم اور چناب کے اس درمیانی علاقے کو سیراب کرتی ہے۔ مونگ رسول انجینیرنگ سکول پنجاب کے عالیشان سکولوں میں سے ہے۔ یہاں فن انجینیری کی تعلیم دی جاتی ہے ؛

۴۔ گنجی بار۔ ۱۹۱۳ء میں لوئر باری دوآب جاری ہوئی جو دریائے راوی سے بلوکی کے مقام سے نکالی گئی۔ اس نہر نے منٹگمری اور ملتان کے اضلاع کی ویران زمین کو سرسبز و شاداب بنا دیا ہے۔ پہلے اس خطہ کو گنجی بار کہتے تھے۔ مگر اب تو یہ سونا اگل رہی ہے ؛

سوالات

۱۔ ہندوستان کو غیر آباد اراضیات کو کس طرح آباد کیا گیا ؟

۲۔ نہروں کی موجودگی سے ملک کی پیداوار پر کیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اثر پڑا ؟

۳ - پنجاب کی کون کون سی مشہور نہریں ہیں ؟

۴ - پنجاب کے علاوہ دیگر انہار کون کون سی ہیں ؟

۵ - کرانہ بار - سانڈل بار کی سرسبزی - شادابی اور سابقہ کیفیت کو مختصراً بیان کرو ؛

فصلِ ششم

قحط سالی کو دُور کرنے کے وسائل

قحط انسانی خوراک کے لئے استعمال کی جانے والی اشیا - اجناس کی پیداوار میں بارش کی کمی یا کسی دوسری آفت کے نزول سے سخت کمی واقع ہو جانا - اناج کا مہنگا ہونا - نرخ کا بڑھ جانا اور غریبوں کا اشیائے خوردنی نہ خرید سکنا اور بھوکوں مرنا قحط کہلاتا ہے ؛

قحط کی وجوہات (۱) ہندوستان زرعی ملک ہے - اس کے باشندگان کا گذارہ زرعی پیداوار پر ہے - جس وقت اس ملک کی زرعی پیداوار میں کمی واقع ہو جائے قحط ہونا ضروری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے (۲) قحط شروع ہونے سے پہلے بارش میں کمی واقع ہو جاتی ہے یا بالکل بند ہو جاتی ہے۔ جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اجناس کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ جس سے ضروریات کے مطابق غلہ مہیّا نہیں ہو سکتا (۳) بعض دفعہ ٹڈی دَل کی کثرت فصلوں کا ستیاناس کر دیتی ہے۔ جس سے پیداوار میں یک لخت کمی واقع ہو جاتی ہے (۴) بعض اوقات فوجی ضروریات کے لئے غلہ ملک سے باہر چلا جاتا ہے ؎

قحط کا اثر

قحط کا اثر صرف یہ ہی نہیں ہوتا کہ غلّہ کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس عرصے میں مویشیوں کی جان پر بھی آفت آ جاتی ہے۔ چارہ نہیں ملتا۔ لوگ بھوکوں سے مجبور ہو کر چوری۔ راہزنی پر آمادہ ہو جاتے ہیں جس سے امن عامہ میں خلل پڑتا ہے۔ ہر ایک اپنی جان اور بچّوں کے غم میں مبتلا رہتا ہے۔ ہمدردی کم ہو جاتی ہے۔ غرض ہر ایک کو جان کی فکر لگی رہتی ہے ؎

قحط دُور کرنے کے وسائل

گذشتہ زمانہ میں ذرائع آمد و رفت کم تھے۔ جس حصّہ ملک میں قحط پڑ جاتا تھا۔ دُوسرے حصّہ ملک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے وہاں غلّہ یا دیگر ضروری اشیا کا فوراً لے جانا بہت مشکل ہوتا۔ چنانچہ اس سے اکثر جانیں تلف ہوتی تھیں۔ علاوہ ازیں زرعی پیداوار کا دار و مدار صرف بارش پر تھا۔ ملک کا اکثر حصّہ بنجر اور ویران تھا۔ جب کبھی بارش میں کمی ہوئی فصلیں تباہ و برباد ہو گئیں۔ اس خرابی کو دُور کرنے کے لئے ہماری مہربان سرکار نے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ :۔

۱۔ تمام ملک میں ریلوں کا جال بچھا ہُوا ہے جس سے غلّہ بہت جلد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہے اور اس سے نرخ میں بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا ؛

۲۔ زراعت کی پیداوار بڑھانے اور اُسے مستقل طور پر قائم رکھنے کے لئے نہروں کا سلسلہ قائم ہو چکا ہے۔ جس سے ملک بارش کا اس قدر محتاج نہیں جتنا پہلے تھا۔ علاوہ ازیں نہروں کی موجودگی سے ملک کا بہت سا بنجر علاقہ اب سرسبز اور شاداب ہو چکا ہے۔ جہاں غلّہ اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ ملکی ضروریات کے پُورا کرنے کے بعد دیگر ممالک میں بھی بھیجا جا سکتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳ موسمی کوائف - فصلی حالات اور موسم کی آیندہ کیفیت معلوم کرنے کے لئے خاص محکمے بنائے گئے ہیں جو آنے والے موسم کے متعلق پہلے سے ہی بتا دیتے ہیں کہ اس سال بارش اس قدر ہوگی - جس کا اثر یہ ہوتا ہے - کہ ملک میں غلّہ کا ذخیرہ محفوظ کیا جاتا ہے ؛

۴ - زراعتی کالج کھولے گئے ہیں - جن کی تعلیم کا یہ اثر ہے کہ ملک کی پیداوار میں خاص اضافہ کے لئے تجربات کئے جاتے ہیں اور مفید اجناس کا رواج عام کیا جاتا ہے - اس سے پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے ؛

۵ - ہر سال ملکی اجناس کی پیداوار کا اندازہ لگایا جاتا ہے - پیداوار میں کمی واقع ہو جانے کی صورت میں مالیہ زمین میں بھی کمی کی جاتی ہے جس سے کسان کے اخراجات کم ہو جاتے ہیں اور اس کی پیداوار محفوظ ہو جاتی ہے ؛

۶ - قحط روکنے اور قحط کی صورت میں خاص امداد دینے کے لئے محکمہ کھولا گیا ہے جس کا یہ فرض ہے کہ وہ ملک کی پیداوار اور اس کے تحفظ کا خاص خیال رکھے - اس محکمہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ماتحت غلّے کے ذخیرے موجود ہیں جو ہمیشہ سال کے آخیر تک موجود رہتے ہیں - اور ضرورت کے وقت فوراً قحط زدہ علاقے میں پہنچائے جاتے ہیں ؛

۷ - ضرورت پڑ جانے پر دوسرے ممالک سے جہازوں کے ذریعے غلہ منگوایا جاتا ہے جس سے قحط زدہ علاقے میں بہت آرام ہو جاتا ہے ؛

۸ - ملک میں مختلف کار و بار جاری کر دئے گئے ہیں - جن سے اکثر باشندوں کا گذارہ ملازمت - صنعت - حرفت اور تجارت پر ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کی آبادی غلّہ کی کمی کو آمدن کی زیادتی کی وجہ سے محسوس نہیں کرتی اور اپنے آپکو اور اپنے ساتھیوں کو محفوظ کر سکتی ہے ؛

۹ - ان علاقوں میں جہاں دریاؤں سے نہریں نہیں نکالی جا سکتیں اور نہ ہی بارش کا بر وقت ہونا یقینی ہے وہاں دیگر مصنوعی ذرائع آبپاشی مثلاً حوض - تالاب - بند وغیرہ باندھ کر پانی مہیّا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ ملک میں قحط کی وجہ سے انسانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آبادی کو نقصان نہ پہنچ سکے ۔

سوالات

۱۔ قحط کیوں پڑتا ہے ؟
۲۔ قحط کے اسباب بیان کرو ۔
۳۔ سرکار انگریزی نے قحط کے روکنے کے لئے کن کن وسائل سے کام لیا ہے ؟
۴۔ گذشتہ زمانہ میں قحط کے لئے کیا کیا انتظام تھے ؟
۵۔ قحط کے لحاظ سے گذشتہ اور موجودہ زمانے کا مقابلہ کرو ۔

فصلِ ہفتم

تجارت اور دستکاری کو ترقی دینے کے وسائل

صنعت و تجارت اور خوشحالی کا تعلق

دنیا میں ہندوستان کے علاوہ چند ایسے ملک ہیں جن کے باشندوں کا گذارہ محض زراعت پر ہے ۔ ورنہ باقی تمام ممالک کے باشندوں نے اپنے اپنے گذارے اور آرام کے لئے صنعت و حرفت کے جال پھیلا رکھے ہیں ۔ یہ بات تجربہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ثابت ہو چکی ہے کہ کسی ملک کی ترقی کا انحصار اس ملک کی صنعت - حرفت اور تجارت پر ہے جس ملک میں صنعت - حرفت اور تجارت زیادہ ہوگی - وہ زیادہ خوشحال اور فارغ البال ہوگا - انگلستان - جرمنی اور جاپان بہت چھوٹے ملک ہیں - لیکن ان کے باشندے رات دن صنعتی اور حرفتی کار و بار میں لگے رہتے ہیں - دُنیا کی ہر قسم کی ضروریات کی اشیا تیار کرتے اور بیرونی ممالک کو بھیجنے میں لگے رہتے ہیں - جس سے ان کی آمدنی مستقل اور باقاعدہ رہتی ہے اور وہ خوشحال رہتے ہیں *

صنعت و حرفت میں ترقی

گذشتہ اور موجودہ زمانے کی صنعت و حرفت میں نمایاں فرق واقع ہو چکا ہے - پہلے پہل ہر ملک کی صنعت و حرفت کا کام دستی ہوا کرتا تھا - ہر چیز ہاتھ سے بنائی جاتی تھی - اس وقت ہندوستان کی تجارت بھی بہت اعلےٰ پیمانے پر تھی - زمانہ بدلتا گیا - نئے نئے طریقے جاری ہوئے - چنانچہ آج کل کلوں اور مشینوں کا رواج اس کثرت سے ہو گیا ہے کہ ہر چیز کلوں سے تیار ہونے لگی ہے جس کے مقابلے میں دستی صنعت بالکل ماند پڑ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گئی ہے۔ یورپ کے تمام ممالک نے کلوں کے بنانے اور انہیں استعمال کرنے میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی اور حکومت کی ترغیب سے ہندوستان میں بھی کلوں کا رواج عام ہو رہا ہے۔ ایک وقت وہ آئے گا۔ جب ہندوستان اپنی ضروریات کی تمام اشیا خود مہیّا کریگا۔ سرکار انگریزی نے اس طرف خاص توجہ دے رکھی ہے۔

صنعت کی ترقی کے وسائل

۱۔ حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ ہندوستان میں بہت جلد صنعت اور حرفت کا رواج عام ہو جائے۔ کارخانے کھل جائیں۔ اور لوگ اس کام کی طرف توجہ دیں چنانچہ سرکار نے (۱) ملکی صنعت کو فروغ دینے کے لئے خاص رقم مقرر کر رکھی ہے۔ جس سے ہر سال کسی نہ کسی نئے کام کے لئے امداد ملتی رہتی ہے۔

۲۔ بیرونی ممالک کی اشیا ہندوستان میں ہندوستان کی بنائی ہوئی اشیا سے قریباً سستی ملتی ہیں۔ اس کی وجہ ان ممالک میں کارخانجات کی زیادتی اور ہندوستان میں کمی ہے۔ اس کے لئے سرکار نے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ باہر سے آنے والی اشیا پر محصول بڑھا دیا ہے۔ تاکہ وہ ملک کی بنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوئی چیزوں سے سستی نہ ہوں اور ملک کی بنی ہوئی چیزیں سستی ہو کر عام ہو جائیں ہندوستانی رعایا کو فائدہ پہنچے تاکہ وہ اس کام کی طرف زیادہ توجہ دیں ؛

۳ - کارخانوں کے بنانے - چلانے - بھاپ کے انجن - بجلی کے انجن وغیرہ پر کام کرنے کا طریق سکھلایا جا رہا ہے تاکہ ہندوستانی آسانی سے ایسے انجنوں کو چلا سکیں ؛

۴ - کئی کروڑ روپیہ خرچ کر کے منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم جاری کر رکھی ہے - تاکہ کارخانہ داروں کو بجلی سستے داموں مل سکے ؛

۵ - ان علاقوں میں جہاں صنعتی پیداوار والی فصلیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں (مثلاً روئی) ان اجناس سے بنائی جانے والی اشیا کے کارخانے کھولے گئے ہیں اور ان کی آمد و رفت میں سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں تاکہ ان کے کام میں ترقی ہو ؛

۶ - جو چیزیں بیرونی ممالک سے ہندوستانی ضروریات کے مطابق زیادہ تعداد میں آتی تھیں ان کی پیداوار بڑھانے کے لئے ملک کے اندر کوشش جاری ہے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۷- صنعتی تعلیم کو وسیع پیمانے پر جاری کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے اس قسم کے سکول جاری کر دئے گئے ہیں۔ جن میں بچوں کو اس قسم کی تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ بڑے ہو کر یہ کام آسانی سے کر سکیں۔ سر دست حکومت نے لوہار کے کام۔ ترکھان کے کام۔ رنگسازی۔ صابون سازی۔ کپڑا بُننا۔ چمڑا پکانا اور رنگنا۔ دیا سلائی بنانا کے صنعتی سکول جاری کر دیے ہیں۔ جہاں ان کاموں کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے ٭

۸- ایک خاص محکمہ بنا دیا ہے جو ہندوستانی مصنوعات کو ترقی دینے میں ہر طرح کوشاں ہے ٭

تجارت

تجارت کی دو قسمیں ہیں (۱) برآمد۔ (۲) درآمد ٭

ملکی ترقی کا دار و مدار زیادہ تر اس بات پر ہے کہ اس کا سرمایہ ملک کے اندر زیادہ سے زیادہ مقدار میں محفوظ رہے اور بیرونی ممالک سے اس میں روپیہ آئے۔ یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ اس ملک کی برآمد کم اور درآمد زیادہ ہو۔ سرکار انگریز نے اس کام کی تکمیل اور نگرانی کے لئے خاص محکمے بنا کر رکھے ہیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۔ محکمہ معلومات تجارت ۔ اس محکمہ کا یہ کام ہے کہ وہ یہ معلوم کریں کہ بیرونی ممالک میں بالعموم کس چیز کی ضرورت ہے ۔ وہ ہندوستان میں کس طرح پر تیار کی جا سکتی ہے ۔ اس کی تیاری پر خاص توجہ دی جاتی ہے ۔ یہ محکمہ بیرونی ممالک سے تجارتی تعلقات قائم کرتا ہے ۔ غیر ممالک سے نئی نئی تجارتی اور صنعتی اشیا منگوا کر ملک کے کاریگروں کو دکھانے کے لئے نمائشوں اور عجائب خانوں کا رواج دیا ہے ۔ تجارتی کتب رسائل اور دیگر حالات سے باخبر رہ کر اہل ملک کو اس سے مستفید کرتا ہے ۔ دوسرے ملکوں کے محصول چنگی ۔ ان کی کیفیت اور تجارتی مضامین شائع کرتا ہے ؛

۲۔ محکمہ معدنیات ۔ اس محکمہ کا کام ہے کہ ملک کے مختلف حصّوں میں پھر کر یہ دریافت کریں کہ ملک میں کون سی شے کہاں پر بآسانی مل سکتی ہے ۔ اور وہ تجارت میں کس حد تک مفید ہے ۔ کوئلہ ۔ لوہا اور مٹی کا تیل جو موجودہ زمانے کی تجارت کی جان ہیں ۔ کہاں کہاں مل سکتے ہیں ؛

۳۔ محکمہ شمار نرخ وغیرہ ۔ اس محکمہ کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ کام ہے کہ وہ اندرونی - بیرونی تجارت کی صحیح اطلاعات حاصل کرکے ملک میں شائع کرے سمندری تجارت - خشکی کی تجارت وغیرہ کے حالات سے لوگوں کو باخبر کرے - ہندوستانی اجناس کی قیمتوں - ضروریات وغیرہ سے لوگوں کو اطلاع دے - ہندوستان میں پیدا ہونے والی اجناس کی مکمل مقدار - نرخ اور دیگر کوائف سے عام اطلاع جاری کرے ٭

مشہور ہندوستانی کارخانے

ہندوستان میں آج کل مندرجہ ذیل مقامات پر مشہور کارخانے جاری ہیں :-

۱ - بمبئی - احمد آباد - دہلی میں سُوتی کپڑا بُننے کے کارخانے ہیں ٭

۲ - دھاریوال اور کانپور میں اُونی کپڑا بُننے کے کارخانے ہیں ٭

۳ - کلکتہ - کانپور - آگرہ وغیرہ میں چمڑے کے کارخانے ہیں ٭

۴ - سیالکوٹ میں کھیل کے سامان کے کارخانے ہیں ٭

۵ - جلو اور بریلی میں گندہ بیروزہ اور تارپین کے کارخانے ہیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶ - جگادھری - رانی گنج - لکھنؤ اور پونا میں کاغذ بنانے کے کارخانے ہیں ؛

۷ - رنگون - مانڈلے اور شاہدرہ میں دیا سلائی کے کارخانے ہیں ؛

۸ - ضلع اٹک میں اٹک آئیل کمپنی مٹی کا تیل نکالتی ہے - ان کا صدر مقام راولپنڈی ہے

۹ - واہ سیمنٹ کمپنی واقع ضلع اٹک میں سیمنٹ کا کارخانہ ہے ؛

۱۰ - انبالہ میں شیشے کی اشیا بنانے کا کارخانہ ہے ؛

۱۱ - پنجاب میں راہوالی اور صوبہ سرحد کے علاقہ ہشت نگر میں کھانڈ بنانے کے کارخانے ہیں ؛

ان کارخانجات کے علاوہ سینکڑوں اور بھی دن بدن کھولے جا رہے ہیں - امید ہے کہ تھوڑے عرصے میں بہت کارخانے کھل جائیں گے ؛

سوالات

۱ - ہندوستان کی دولت کا انحصار کن کن باتوں پر ہے ؟

۲ - صنعت و حرفت کی خاص ضرورت کیوں ہے ؟

۳ - صنعتی تعلیم کی ترقی کے لئے کن کن باتوں کی ضرورت ہے ؟

۴ - سرکار انگریزی نے صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے کیا کچھ کر رکھا ہے ؟

۵ - کون کون سے محکمہ جات صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے کھولے گئے ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصلِ ہشتم
سکاؤٹنگ

سکاؤٹنگ کا اجرا

تم نے اپنے مدرسہ یا دُوسرے مدارس میں خاکی پگڑی - خاکی قمیص - خاکی نکرّ - کمربستہ - چست و چالاک طالب علم دیکھے ہونگے - تم انہیں سکاؤٹ کے نام سے پکارتے ہو - تمہیں اس مبارک تحریک کا مختصر سا حال بتاتے ہیں ؛

ملکہ وکٹوریا کے زمانے میں جنوبی افریقہ میں انگلستان کو جنگ ٹرانسوال میں شامل ہونا پڑا انگلستان کے ایک فوجی افسر بیڈن پاول جو آج کل لارڈ بیڈن پاول ہیں - اس جنگ میں شامل تھے - انہوں نے بعض بہادر نوجوانوں کو تربیت دے کر انہیں جنگ میں خاص خدمات پر مامور کیا تجربہ نے ثابت کر دیا کہ وہ بہادر اعلےٰ درجے کے کارکن اور قابل اعتبار ثابت ہوئے - جب لارڈ بیڈن پاول فوجی خدمات سے سبکدوش ہو کر انگلستان پہنچے تو انہوں نے چند اور نوجوانوں کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تربیت دے کر تجربہ کیا تو ثابت ہوا کہ یہ نوجوان دوسرے ہم عمروں سے عقل - ہمّت - شجاعت و دلیری میں بدرجہا بڑھ گئے ہیں - اس پر انہوں نے اس تحریک کو وسیع کرنا شروع کیا - آج یہ حالت ہے کہ دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں یہ تحریک نہ پائی جاتی ہو - اس تحریک نے جس قدر زیادہ اور جلدی ترقی کی ہے کوئی تحریک نہیں کر سکی ٭

سکاؤٹنگ کا مقصد

سکاؤٹ کے معنی جاسوس کے ہیں - پہلے پہل یہ تحریک صرف فوج میں ہی جاری ہوئی - سکاؤٹوں کا کام یہ ہوتا تھا کہ وہ جا کر دشمن کی فوج کی دیکھ بھال کریں اور ان کے متعلق اطلاعات اپنے فوجی افسروں کو لا کر دیں - مگر اب تو لارڈ بیڈن پاول نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ زمانہ امن میں بھی یہ تحریک نہایت ہی مفید ہے - آجکل یہ تحریک نہ تو سیاسی ہے نہ فوجی بلکہ اس کا مقصد انسان کو صحیح معنوں میں محب وطن - خادم ملک - ہمدرد بنی نوع انسان شجاع اور عزیز بنانا ہے - سکاؤٹ میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ افسروں اور بزرگوں کا حکم بلا حیل و حجّت مانتا ہے - اسی صفت نے تو اسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمام دنیا میں محبوب ترین بنا دیا ہے ؛

سکاؤٹ کے اقسام

سکاؤٹ تین قسم کے ہوتے ہیں ۱۔ جنگی سکاؤٹ (۲) سمندری سکاؤٹ (۳) امن کے سکاؤٹ ؛

۱۔ جنگی سکاوٹ۔ یہ سکاؤٹ جنگ کے دنوں خاص اصول اور قواعد کے ماتحت خدمات سر انجام دیتے ہیں۔ اکثر حالتوں میں نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں مثلاً دشمن کی نقل و حرکت۔ طاقت اور قوت کا پتہ لگانا ؛

۲۔ سمندری سکاؤٹ۔ زمانہ جنگ میں سمندروں میں جنگی خدمات سر انجام دینے کے علاوہ امن کے زمانہ میں سمندر میں چلنے والے جہازوں اور کشتیوں کو ناگہانی مصیبت کے وقت امداد دیتے ہیں۔ انسانی جانیں بچانے کے علاوہ سامان کی حفاظت کرنا بھی ان کا فرض ہوتا ہے ؛

۳۔ امن کے سکاؤٹ۔ ہندوستان کے موجودہ سکاوٹ امن کے سکاؤٹ ہیں۔ یہ زمانہ امن میں ہر کس و ناکس کی خدمت کے لئے بلا معاوضہ کمربستہ رہتے ہیں ؛

صدر مقام

سکاؤٹنگ سے آجکل امن کے سکاؤٹ مراد لئے جاتے ہیں۔ اس تحریک کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صدر مقام لندن ہے - لارڈ بیڈن پاول اس کے بانی اور افسر اعلےٰ ہیں - حضور ملک معظم کے علاوہ شہزادہ پرنس آف ویلز اس کے سرپرست ہیں - اس انجمن کی شاخیں دنیا کے تمام ممالک میں پائی جاتی ہیں - ہندوستان بھی اس تحریک میں دنیا کے دوسرے ممالک کے دوش بدوش کھڑا ہے ہندوستانی انجمن کا صدر مقام دہلی ہے - حضور وایسرائے بہادر اس کے چیف سکاؤٹ ہیں - ہر ایک صوبہ میں ماتحت انجمنیں موجود ہیں - جن کے چیف سکاؤٹ صوبہ کے گورنر ہیں - تھوڑے ہی عرصہ میں یہ تحریک تمام پنجاب میں پھیل گئی ہے - ہر سکول اور ہر شہر میں سکاؤٹ موجود ہیں ہمارے لئے یہ فخر کا باعث ہے کہ صوبہ پنجاب میں جتنے سکاوٹ ہیں - وہ باقی تمام ہندوستان کے سکاؤٹوں کی تعداد سے زیادہ ہیں +

پنجاب میں سکاؤٹنگ

جس طرح ہر منظم سوسائٹی یا جماعت میں مختلف مدارج ہوتے ہیں - اسی طرح اس تحریک کے مختلف عہدے ہیں آج کل صوبہ پنجاب میں ذیل کے مدارج ہیں :-

۱ - چیف سکاؤٹ - ہز ایکسیلنسی سر ولیم ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۔ پراونشل سکاؤٹ کمشنر۔ آنریبل سر ڈگلس ینگ۔ چیف جسٹس پنجاب ؛

۳۔ پراونشل آرگینائزنگ سکرٹری۔ مسٹر ایچ ڈبلیو ہاگ صاحب او۔بی۔ای ؛

۴۔ اسسٹنٹ پراونشل آرگینائزنگ سیکرٹری۔ سردار صاحب سردار ہردیال سنگھ بی۔اے۔بی ٹی ؛

۵۔ ڈویژنل سکاؤٹ کمشنر۔ ہر ڈویژن میں الگ الگ ہیں ؛

۶۔ ڈسٹرکٹ سکاؤٹ کمشنر
۷۔ ڈسٹرکٹ سکاؤٹ ماسٹر
۸۔ ڈسٹرکٹ سکاؤٹ سیکرٹری
} ہر ضلع میں علیحدہ علیحدہ

۹ سکاؤٹ ماسٹر۔ ہر ایک ٹرپ میں ایک ہوتا ہے

۱۰۔ اسسٹنٹ سکاؤٹ ماسٹر۔ ہر ٹرپ میں سکاؤٹ ماسٹر کے ماتحت ہوتا ہے ؛

۱۱۔ پیٹرول لیڈر۔ ہر پیٹرول کا اپنا اپنا لیڈر ہوتا ہے ؛

۱۲۔ اسسٹنٹ پیٹرول لیڈر۔ ہر پیٹرول میں پیٹرول لیڈر کے ماتحت ہوتا ہے ؛

سکاؤٹ کے مدارج

عمر کے لحاظ سے سکاؤٹوں کے مدارج حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ روور۔ اٹھارہ سال سے زیادہ عمر والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روور کہلاتے ہیں ؛

۲۔ سکاؤٹ۔ بارہ سے اٹھارہ سال کی عمر تک سکاؤٹ کہلاتے ہیں ؛

۳۔ کب۔ بارہ سال سے کم عمر کے بچے کب کہلاتے ہیں ؛

امتحانات کے لحاظ سے سکاؤٹوں کے مدارج حسب ذیل ہیں :۔

۱۔ کنگز سکاؤٹ (۲) فسٹ کلاس سکاؤٹ۔ (۳) سیکنڈ کلاس سکاؤٹ ؛ (۴) ٹنڈر فٹ ؛

سکاؤٹ کی تعریف

سکاؤٹ تحریک کے مقاصد میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس تحریک کا منشا ملک و قوم کی بلا معاوضہ خدمت کرنا ہے ملک کے نوجوانوں کو شجاع۔ بہادر اور فرمانبردار بنانا ہے۔ اس سے تم سکاؤٹ کی تعریف نہایت آسانی سے سمجھ سکتے ہو۔ سکاؤٹ وہ ہے جو خدا۔ بادشاہ اور ملک کا تابعدار اور وفادار ہو۔ ہر انسان کی خدمت بلا امتیاز مذہب و ملت یا رنگ و نسل کرے۔ ہر مشکل میں دوسروں کی امداد کے لئے ہر وقت تیار ہو۔ اپنے بزرگوں اور افسروں کی تابعداری بلا حیل و حجت کرے۔ اور سکاؤٹ قوانین کا پورا پابند ہو ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سکاؤٹ کا عہد

ہر سکاؤٹ جب اس وسیع برادری میں داخل ہونے لگتا ہے۔ تو اپنے بھائیوں کے سامنے ذیل کا عہد کرتا ہے اور اس عہد کو صحیح صورت میں نبھانے کے لئے وہ اپنی عزت کی قسم کھاتا ہے۔ عہد یہ ہے:۔

(۱) خدا۔ بادشاہ۔ ملک کی طرف سے جو فرائض مجھ پر عائد ہیں انہیں پورا کروں گا۔

۲۔ ہر وقت دوسروں کی امداد کروں گا۔

۳۔ ہمیشہ سکاؤٹ قوانین کی پابندی کروں گا۔

سکاؤٹ قوانین

اب ہم تمہیں مختصر صورت میں بتاتے ہیں کہ وہ کیا قوانین ہیں جن کی پابندی کرنے کے لئے ہر سکاؤٹ حلف اٹھاتا ہے۔ تم غور سے دیکھو۔ یہ تمام قوانین دنیا میں کس قدر مفید ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تحریک تمام دنیا میں یکدم پھیل گئی:۔

(۱) سکاؤٹ کی عزت قابل اعتبار ہے۔ (۲) سکاؤٹ۔ بادشاہ۔ ملک۔ والدین۔ استاد۔ افسر اور ماتحت کا وفادار ہے (۳) سکاؤٹ کا فرض ہے کہ وہ مفید اور معاون ہو (۴) سکاؤٹ ہر سکاؤٹ کا بھائی ہے خواہ وہ کسی گروہ یا ملک کا ہو (۵) سکاؤٹ خوش اخلاق ہوتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۶) سکاؤٹ حیوانات کا دوست ہے (۷) سکاؤٹ اپنے پٹرول لیڈر - والدین اور سکاؤٹ ماسٹر کے احکام کی تعمیل بلا حیل و حجت کرتا ہے (۸) سکاؤٹ تمام مشکلات میں مسکراتا ہے (۹) سکاؤٹ کفایت شعار ہوتا ہے (۱۰) سکاؤٹ کے افعال۔ اقوال اور خیالات پاکیزہ ہوتے ہیں ؛

سکاؤٹ کے کام

چونکہ سکاؤٹ ہر وقت دوسروں کی امداد میں مصروف رہتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ ذیل کے کاموں میں پوری مہارت بہم پہنچائے :- (۱) آگ بجھانا (۲) سیٹی یا جھنڈی سے اطلاع دینا اور لینا (۳) تیرنا (۴) درخت پر چڑھنا (۵) نشانہ باندھنا (۶) چھلانگ مارنا (۷) گھوڑے اور بائیسکل پر سوار ہونا (۸) گرہیں ڈالنا (۹) عارضی پل تیار کرنا (۱۰) عارضی مکان بنانا (۱۱) کھانا پکانا (۱۲) دشمن کا سراغ لگانا (۱۳) مریضوں کی تیمارداری کرنا (۱۴) فسٹ ایڈ یعنی زخمیوں کی ابتدائی امداد کرنا (۱۵) ورزشی اور مضبوط جسم رکھنا ؛

مدرسوں میں اس تحریک کی ضرورت

سکاؤٹ کی تعریف - اس کے کام فرائض اور اصول پڑھنے سے تمہیں یہ معلوم ہو گیا ہوگا - کہ یہ وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تحریک ہے۔ جس سے بچوں میں خدمت قوم۔ خدمت ملک۔ ہمدردی۔ تیمارداری۔ امداد اور مصیبتوں کی برداشت کا مادہ پیدا کرنا۔ سچے دل سے خدا بادشاہ اور والدین کا تابعدار ہونا۔ جیسے قیمتی اور صحیح جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ان جذبات میں سے ہر ایک جذبہ اس قدر ضروری ہے کہ اس کی موجودگی سے انسان۔ شریف۔ عزیز۔ ہمدرد اور غمگسار بن سکتا ہے۔ جس انسان میں یہ تمام اوصاف موجود ہوں۔ اور ان کو اپنا طریق عمل بنا رکھے۔ وہ شریف تر اور نیکو ترین انسان ہے +

مدرسہ کا منشا صرف یہ نہیں کہ یہاں پڑھنا لکھنا ہی سکھایا جائے بلکہ اس میں بچے کی تعلیمی۔ جسمانی۔ اخلاقی تینوں قسم کی تربیت کی جاتی ہے۔ بچہ تب ہی مکمل انسان بن سکتا ہے۔ جب اس کی تعلیم ہر پہلو سے مکمل ہو۔ اخلاقی تعلیم انسانی زندگی کا جزو اعظم ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ دولت ضائع ہو جائے تو کوئی پرواہ نہیں صحت خراب ہو تو قدرے نقصان ہوتا ہے۔ مگر اخلاق کا برباد ہونا ہر انسانی صفت کو برباد کرتا ہے۔ سکاؤٹنگ ہی ہے جو انسانی اوصاف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو پیدا کرتا ہے ؛

اب تو تم آسانی سے سمجھ گئے ہوگے - کہ سکاؤٹنگ کی صحیح تعلیم اعلےٰ انسانی اوصاف پیدا کرتی ہے - جب انسان میں وہ اوصاف جو ایک سکاؤٹ کے فرائض میں شامل ہیں - پیدا ہو جائیں تو وہ انسان دنیا کا بہترین بن جاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ یہ تحریک ہمارے مدرسوں میں اس زور سے جاری ہے اور ہمارے سکاؤٹ ہر جگہ خدمت کے لئے حاضر ہیں - جہاں عوام الناس کو تکالیف پہنچی - یہ بلا حیل و حجت فوراً حاضر ہیں - انہیں خدمت کے لئے کسی معاوضہ کی ضرورت نہیں - بلا امتیاز مذہب و ملت خدمت پر کمر بستہ ہیں - یہی وہ تعلیم ہے - جس کے اثر سے ہمارے صوبہ کے سکاؤٹوں نے دنیا بھر میں نیک نام پیدا کیا اور وہ مشکل سے مشکل کام کئے جو دوسروں سے نہ ہو سکے ؛

سکاؤٹنگ اچھے شہری پیدا کرتی ہے ؛

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ
نشود خشک جز بآتش راست (نئی تر و تازہ شاخ جس طرح چاہو موڑو - مڑتی جائے گی - لیکن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی جب خشک ہو جائیگی۔ تو آگ کے بغیر نہ موڑ سکوگے۔ بچہ چوب تر کی مانند ہے۔ اسے جس طرف چاہو موڑ توڑ لو۔ جب بڑا ہو جائیگا تو اس کی عادات پختہ ہو جائینگی اور مشکل سے تبدیل ہونگی۔

بچہ کے دل و دماغ کی تختی صاف ہوتی ہے وہ ہر بات سیکھنے اور اسے مستقل عادت بنانے کے لئے تیار ہے۔ جو کچھ سیکھتا ہے پختہ ہوتا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ نامعلوم طریق سے اس کی عادات بدلتی جاتی ہیں جو آخرکار مستقل صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ شروع سے ہی بچے کی تربیت صحیح اور اعلےٰ اصولوں پر کی جائے یاد رہے کہ بچے میں ابتداً تمام نیک اوصاف ہوتے ہیں۔ جن کی تربیت لازمی ہے۔ مثلاً

بچہ پیدائشی وفا شعار ہوتا ہے۔ ابتدا میں وہ حتی المقدور کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہے۔ اپنی اور ان کی بات پوری کرے ساتھی کی ہر طرح سے امداد کرے۔ بھائیوں کا سچے دل سے بھائی بنے۔

وفا وہ انسانی اعلےٰ ترین وصف ہے۔ جس کی باقاعدہ اور صحیح تربیت۔ ملک۔ قوم کے لئے ازحد مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ برعکس اس کے غلط

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تربیت تباہی کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ پس لازمی ہے کہ ہر ایک بچہ اس صفت کی باقاعدہ تربیت حاصل کرے۔ اگر وہ یہ سمجھ لے کہ ملک کا ہر بچہ اور ہر انسان اس کا بھائی ہے۔ دوست ہے۔ ساتھی ہے۔ تو وہ یقیناً ہر ایک سے نیک۔ بہتر بلکہ بہترین سلوک سے پیش آئے گا۔ کسی کو دوست اور کسی کو دشمن نہ سمجھے گا۔ بلکہ اس میں زبردست استقلال۔ دلیری اور ہمدردی پیدا ہوگی۔ اور وہ سب کی امداد کرے گا ؛

۲۔ بچہ میں ہر بات کے دریافت کرنے۔ ہر کام میں دخل دینے کی عادت ہوتی ہے وہ فطرتاً ہر چیز کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہر ایک سمجھدار انسان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ انہیں آزادی سے کام کرنے دے۔ انہیں کہیں نہ روکے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ ان کی تعلیم اور تربیت بہترین اصولوں کے مطابق ہو۔ تاکہ وہ ہر کام کی خوبی اور برائی کو وضاحت سے سمجھے ؛

۳۔ ماں باپ۔ بہن۔ بھائی لواحقین اور استاد کی ابتدائی جھڑک سے بچے ڈرپوک ہو جاتے ہیں اکثر موقعوں پر وہ جان بچانے کی خاطر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ یہ عادت آہستہ آہستہ انہیں بزدل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جھوٹا بنا دیتی ہے - یہ وہ بُری عادتیں ہیں جن سے انسان کی قیمت بہت کم ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر بچہ ہمیشہ سچ بولنے کے علاوہ بہادر اور دلیر ہو - جاپان میں بچوں کو اندھیری جگہوں - جنگلات اور خطرناک مقامات پر لے جا کر رکھلایا جاتا ہے - اس کا منشا یہ ہے کہ وہ بزدلی چھوڑ دیں - دلیر اور بہادر بنیں اور یہی وُہ عادات ہیں جو ہر سکاؤٹ کے لئے لازمی ہیں ؛

۴ - جن عادات و خصائل کو تم بڑوں اور جوانوں میں دیکھ کر خوش ہوتے ہو - بچوں میں شروع سے ہی وہی عادات پیدا کرو - بچوں کی جس قسم کی تعلیم و تربیت ہوگی وہ ویسے ہی بن جائیں گے - ہمارے ملک میں یہ عام دستور ہے کہ والدین - سرپرست شروع شروع میں بچوں کی تربیت سے بے پرواہ رہتے ہیں - جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ناقص انسان بنتے ہیں شروع سے ہی سکاؤٹ کے قوانین - اصول اور فرائض پر توجہ دو - بڑے ہو کر خود بخود سکاؤٹ بن جائینگے ؛

۵ - یہ مانی ہوئی بات ہے کہ بچے نچلے نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹھ سکتے ۔ ان میں کچھ نہ کچھ کرنے کا طبعی میلان ہوتا ہے ۔ بعض والدین ان کے لئے صحیح کام مہیا نہیں کر سکتے ۔ بلکہ انہیں ڈرا دھمکا کر خاموش بیٹھنے پر مجبور کرتے ہیں ۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بیمار ہو جاتے ہیں ۔ جوان ہو کر سست اور ڈھیلا رہنے کی عادت ہو جاتی ہے پس یہ ضروری ہے کہ ان کی اس عادت کی صحیح تربیت کی جائے ۔ تم یہ سُن کر حیران ہونگے کہ یونانیوں نے اپنی نسل کی کمزوری کو رفع کرنے کی یہ عجیب ترکیب کی کہ ابتدا میں ناقص اور کمزور بچوں کو پہاڑی سے گرا گرا کر مار دیا کرتے تھے ۔ طاقتور اور صحیح بچے رکھ لیتے تھے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند سالوں کے بعد وہاں تمام آدمی زبردست ۔ طاقتور اور دلیر جوان تھے ۔ جنہوں نے ملکی حفاظت اور ترقی میں کارہاے نمایاں سرانجام دیے ۔

۶ ۔ بچوں میں فطرتاً خدمت کا جذبہ ہوتا ہے ۔ وہ اپنے ساتھیوں کی خدمت اور مدد کرنا چاہتے ہیں خود غرض انسان انہیں ایسا کرنے سے روکتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے ۔ خدمت سکاؤٹ کا حقیقی جذبہ ہے ۔ اس کی مکمل نگہداشت کی جائے ۔ تاکہ بچے خدمت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرنے کو فخر سمجھیں اور اسے اپنے فرض کے طور پر سر انجام دیں ۔

۷ ۔ مذہبی رواداری کا جذبہ انسان نے تعصب سے پیدا کیا ۔ تم دیکھتے ہو کہ بچے سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے وقت اس طرح مل جل کر رہتے ہیں کہ ان میں ہندو ۔ مسلم ۔ عیسائی و سکھ وغیرہ کی تمیز نہیں ہوتی ۔ اگر ان کے اس جذبہ کی باقاعدہ پرورش کی جائے ۔ اور انہیں اتحاد اور اتفاق کی راہ دکھا کر اس پر چلایا جائے ۔ تو یہ مذہبی جھگڑے کبھی بھی پیدا نہ ہوں ۔ قومی منافرت ملک سے دور ہو جائے اور ملک شاہراہ ترقی پر تیز تریں گامزن ہو جائے

۸ ۔ سکاؤٹنگ کے اصول اور قواعد ابتدا سے ہی بچوں کے ذہن نشین ہونے چاہئیں اور انہیں اسی طریق پر زندگی بسر کرنے کا عادی بنایا جائے تاکہ وہ حقیقی صورت میں خود بخود بہترین شہری بن جائیں ۔

بوائے اسکاؤٹ سپرٹ اور غنڈہ پن

گذشتہ بیان پڑھ لینے اور سمجھ لینے کے بعد بوائے اسکاؤٹ اور غنڈہ کا مقابلہ آسانی سے سمجھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سکتے ہو۔ بوائے سکاؤٹ سپرٹ ایک پاکیزہ بہترین اور انسان کو اشرف المخلوقات بنانے والی سپرٹ (تحریک) ہے۔ ہر انسانی صفت اس میں موجود ہے خود کام کرنا۔ بھائیوں کی امداد کرنا۔ دوسروں کے کام آنا ؎

ہیں مرد دنیا میں وہی اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

دُکھ دَرد مُصیبت میں مدد کرنا۔ آرام خوشی اور معاوضہ کی پرواہ نہ کرنا۔ خود تکلیف برداشت کرنا۔ مگر دوسروں کو آرام پہنچانا۔ مصیبت میں خوش ہونا صرف سکاؤٹ ہی کا کام ہے ؛

سکاؤٹ

ضرورت پڑے تو خواہ فوجی سپاہی کا کام لے لو۔ دے گا۔ پولیس کا سپاہی بناؤ۔ بن جائیگا۔ خادم کا کام سپرد کرو۔ یہ حاضر ہے۔ چوکیدار کا پہرہ دے دو۔ کرے گا۔ قاصد بناؤ خدمات بجا لائیگا۔ تیز رفتار قاصد ہے۔ ان تمام باتوں کی پروا کرنے کے لئے معمولی انسان تو کیا حکومت کو بھی معاوضہ دینا پڑتا ہے۔ مگر دنیا میں صرف ایک سکاؤٹ ہی ہے۔ جسے کسی معاوضہ کی ضرورت نہیں۔ وہ صرف اسی پر خوش ہے۔ کہ اس نے تمہارے حکم کی تعمیل کرکے تمہیں آرام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہنچایا ٭

جلسوں میں جاؤ - میلوں کی سیر کرو - نمائشیں دیکھو - وہاں تمہارا سکاؤٹ بھائی نہایت ادب سے خوش خلقی سے ہنس مکھ کھڑا ہے - اس کی خوبصورت وردی ہی دیکھ کر اسے پہچان لوگے کہ یہ سکاؤٹ ہے - تمہاری خدمت - تمہارے آرام پر کمربستہ ہے - ہر طرح کا انتظام کر رہا ہے - اپنے فرائض کو بخوشی اور بخوبی سرانجام دے رہا ہے - اس کے علاوہ ایک اچھا شہری ہے - خود قانون کے تابع ہے - اوروں کو منت سے سماجت سے خلاف قانون باتوں سے روکتا ہے - حکم نہیں دیتا - التجا کرتا ہے - میٹھی میٹھی باتوں سے روکتا ہے - قانون توڑنے والے کے خلاف مکمل کوشش کرتا ہے - مگر محبت - پیار اور ہمدردی سے خود ان سے زندگی بسر کرتا ہے - دوسروں کو آرام کی زندگی بسر کرنے کی راہ دکھاتا ہے - اوروں کے آرام سے ہی اسے آرام ملتا ہے - شہر ہو یا دیہات قصبہ ہو یا گاؤں - ہر جگہ امن اور خوشی کا متوالا ہے - مذہبی جھگڑوں سے کنارہ کش ہے - ہندو ہو یا مسلم - عیسائی ہو یا یہودی - سکھ ہو یا جین ہر ایک اس کا بھائی ہے - ہر ایک سے اس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا سلوک یکساں ہے - نہ اُسے مذہب کا بیر نہ تعصّب کی خبر +

غنڈہ

غنڈہ اور غنڈہ پن دنیا کی لعنت ہے شیطنت ہے - ہر طرف ہر ایک اسے بُری نظر سے دیکھتا ہے - تمام دنیا کی بُری نظروں کا مرکز ہے - وہ ہر ایک کو تکلیف پہنچانے - اس سے تمسخر اڑانے - دھوکا دینے - تنگ کرنے پر تیار ہے جو چیز ملے اڑا لیتا ہے - مصیبت زدہ انسانوں کے لئے مصیبت پر مصیبت ہے - دکھ میں دُکھ بڑھاتا ہے - بآرام انسان کو بے آرام کرتا ہے وہ شہری نہیں - ڈاکو ہے - شہر کی آبادی کے بجائے اجاڑنے پر خوش ہوتا ہے - ملک و قوم کو تباہ کرنے والا ہے - اس کے اخلاق انسان کے لئے باعث شرم ہیں - اس کی ہستی قوم - ملک کے لئے زہر ہلاہل ہے - یہ متعدی خطرہ ہے - جس سے ہر ایک کی جان غیر محفوظ ہے - غنڈہ سوسائٹی کا مشترکہ دشمن ہے - ہر ایک کے لئے مصیبت ہے بد اخلاقی کے اثرات سے وہ اس قدر بے عزت ہو جاتا ہے کہ وہ طبعی موت سے پہلے ہی اخلاقی موت مر جاتا ہے - لیکن اس پر کوئی دو آنسو نہیں بہاتا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قوانین اور ان کی تعمیل کا کیا ذکر۔ ان کی خلاف ورزی پر خوش ہوتا ہے۔ سوسائٹی سے تعاون اس کا اصول نہیں۔ وہ عدم تعاون کا دلدادہ ہے جماعت کو ناراض کرکے خوش رہتا ہے۔ اُسے تکلیف پہنچانے میں خوشی ہوتی ہے۔ اس کی موجودگی سے انفرادی اور اجتماعی زندگی خطرے میں ہے۔ دیہات ہو یا شہر اس کا وجود انسان کے لئے مصیبت ہے۔ بات کا بتنگڑ بنانا تاکہ دنیا کو اپنے ڈھب کے لئے ساتھی بنائے اس کا ادنےٰ کام ہے سچ سے کوسوں دُور۔ جس جماعت میں داخل ہوا اسی پر قبضہ جما کر اسے اپنا آلۂ کار بنا لیتا ہے۔ جماعتی فائدہ سے اُسے کوئی غرض نہیں۔ یہ صرف انفرادی بلکہ اپنا نفع جانتا ہے۔ شور و شر اس کا کام۔ ٹھوس کام کرنے سے اسے عار ہے۔ الغرض سکاؤٹ خوبیوں کا مجموعہ یعنی فرشتہ اور غنڈہ برائیوں کا منبع یا شیطان ہے ٭

سوالات

۱ سکاؤٹنگ سے کیا مراد ہے؟

۲ سکاؤٹنگ کے فرائض بیان کرو ٭

۳ سکاؤٹ کے عہد اور قوانین کیا ہیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴ - سکاؤٹ کس قدر مفید ہے ؟
۵ - غنڈہ پن سے کیا مراد ہے ؟
۶ - غنڈہ پن جماعت کے حق میں کس قدر مضر ہے ؟
۷ - سکاؤٹ تحریک سے کس طرح اعلےٰ شہری پیدا ہو سکتے ہیں ؟

فصلِ نہم

پسماندگان شاہراہ ترقی پر

پسماندگان

گذشتہ زمانہ کی تاریخ حالات اور واقعات کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں بالعموم تین گروہ ہوئے ہیں - امرا - غربا اور متوسطین - امرا اور متوسطین کے لئے تو ہمیشہ ہر قسم کی سہولتیں ترقی کے واسطے موجود ہوتی ہیں - تعلیم ان کے لئے ہے - روزانہ زندگی کا آرام ان کے لئے اور ہر قسم کے ضروری سامان کی موجودگی ان کے لئے - کیونکہ یہ گروہ زبردست طاقتور اور برسر اقتدار ہوتے ہیں - مگر غربا ہی کا گروہ ایک ایسا گروہ ہے - جس کے پاس دولت نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتی ۔ حقیقت میں دولت ہی دنیا کی طاقت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے ۔ اس لئے یہ گروہ ترقی کی دوڑ میں ہمیشہ پیچھے رہتا ہے ۔ بڑے لوگ غریبوں کو اپنے مطلب کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ ان سے مزدوری کرا کر خود فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ ان کو صرف روٹی بلکہ بعض اوقات اس سے بھی کم ملتا ہے بعض زمانے میں تو غربا سے وہ سلوک ہوتا رہا ہے جو حیوانوں سے بھی نہ ہو ۔ امیر اور درمیانہ طبقے کے لوگ تو علم اور تہذیب سے بہرہ ور ہوتے رہے مگر غربا کے لئے کوئی انتظام نہ تھا ۔ ہماری مہربان گورنمنٹ نے اس پس ماندہ طبقے کے لئے بہت سی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں ۔ جس سے یہ طبقہ بھی اب آہستہ آہستہ ترقی کر کے اگلی صفوں میں آنے کے قابل بن رہا ہے ۔

پسماندگان کی تعلیم

ہماری حکومت کا منشا یہ ہے کہ رعایا کے تمام افراد اور تمام طبقے اس تہذیب کے دور میں مکمل اور یکساں فائدہ اٹھائیں ۔ اس لئے پسماندگان کے لئے تعلیم میں خاص سہولتیں بہم پہنچا رکھی ہیں ۔ سب سے پہلے تمام صوبوں میں سے پسماندہ اقوام کی فہرستیں تیار کرائی گئی تھیں ۔ اور انہیں کو ذیل کی رعایات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دے رکھی ہیں :-

۱- معافی فیس یا نصف معافی فیس ٭

۲- پسماندہ علاقوں میں مدرسوں کا اجرا ٭

۳- پسماندگاں کے لئے وظائف ٭

۴- پسماندہ اقوام کے تعلیم یافتہ آدمیوں کے لئے ملازمت میں سہولتیں ٭

۵- پسماندہ اقوام کے تعلیم یافتہ آدمیوں کے مدرس بننے کے لئے وظائف ٭

۶- پسماندہ اور اچھوت اقوام کے لئے الگ تعلیمی صنعتی اور حرفتی مدارس کا اجرا ٭

غربا کو حقوق

طبقہ غربا کو حکومت میں نمایندگی کے لئے بہت سی رعایات دی جا چکی ہیں - امید ہے کہ نئی سکیم میں جو عنقریب آنے والی ہے - ایسے وسائل اختیار کئے جائینگے جن سے غربا کو حکومت میں نمایندگی حاصل کرنے کے لئے یا حکومت میں آواز کو موثر بنانے کے لئے مزید سہولتیں مل جائینگی - فی الحال یہ رعایات موجود ہیں:

۱- غربا کو یہ حق عطا فرمایا ہے کہ وہ مجلس واضع قوانین کے لئے اپنی اپنی رائے کے مطابق بہترین آدمی انتخاب کرکے بھیجیں تاکہ وہ انکی ضروریات اور حقوق کی صحیح نمائندگی کر سکیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲- مزدوروں کے لئے مجلس واضع قوانین کے نمائندگان میں سے ایک تعداد مخصوص کر دی جس سے سرمایہ داروں اور مزدوروں کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں اور مزدوروں کی تکالیف یا بھلائی حکومت اور عوام کے گوش زد ہو رہی ہیں ٭

۳- پسماندہ اقوام کے لئے بھی نمائندگان کی تعداد مخصوص کی گئی ہے۔ تاکہ ان کی بہتری کے لئے صحیح ترجمانی ہو سکے ٭

نمائندگی کے علاوہ دوسری سہولتیں بھی بہم پہنچائی گئی ہیں۔ مثلاً

۴- غربا کے بچوں کے لئے تعلیم میں فیس کے علاوہ وظائف کی ادائیگی ٭

۵- زمینداروں کے لئے معافی فیس اور وظائف کی رعایات ٭

۶- دیہاتیوں کی تعلیمی۔ اخلاقی۔ جسمانی اور مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے حکومت نے ایک خاص محکمہ دیہات سدھار بنایا ہے۔ جس سے دیہاتیوں اور دوسرے زمینداروں کا ہر طرح سے بھلا ہو رہا ہے ٭

۷- ٹیکس لگانے میں غربا کو مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۸ - حصول انصاف کے لئے غربا کو خاص رعائتیں دے رکھی ہیں ؛

۹ - نادار کسانوں کو ان کی ضروریات کے لئے حکومت کی طرف سے روپیہ دیے جانے کا خاص انتظام ہے - یہ قرض ان سے صرف اس وقت لیا جاتا ہے - جب ان کی فصل تیار ہو اور ان کے گھر جنس موجود ہو ؛

غرضیکہ ہماری مہربان گورنمنٹ ہر حالت میں یہ کوشش کر رہی ہے کہ تمام پس ماندہ اقوام اور فرقوں کو ہر طرح سے آرام نصیب ہو - وہ بھی دوسری اقوام کی طرح ترقی کرکے تہذیب سے شناسا ہو سکیں ؛

مستورات

ہمارے ملک میں مستورات کا طبقہ نہایت کس مپرسی کی حالت میں رہا ہے - کسی حکومت نے آج تک ان کے حقوق کو تسلیم نہیں کیا نہ ہی رعائتیں دی ہیں - جس سے یہ بے زبان طبقہ بھی اپنے دکھ تکالیف دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ؛

تم جانتے ہو کہ تعلیم ہی ترقی کا ذریعہ ہے اس لئے حکومت نے سب سے پہلے ان کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی ہے اور ذیل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی رعائتیں عطا فرمائی ہیں :-

۱- زنانہ مدارس کے اجرا میں عام سہولیتیں دے رکھی ہیں ؛

۲- زنانہ مدارس کے لئے استانیاں تیار کرنے کے لئے زنانہ نارمل سکول اور زنانہ ٹریننگ کالج الگ کھول دیے ہیں ؛

۳- استانیوں کی تعلیم کے خاص وظائف عطا کر رکھے ہیں ؛

۴- زنانہ مدارس میں معافی فیس - نصف معافی فیس اور خاص وظائف کی بہت سی رعایتیں موجود ہیں ؛

۵- زنانہ نصاب تعلیم میں مستورات کے لئے مفید مضامین درج کر رکھے ہیں ؛

۶- زنانہ مدارس کے لئے مستورات افسران متعین کر رکھی ہیں ؛

۷- تعلیم یافتہ مستورات کے لئے ملازمت کی سہولیتیں موجود ہیں ؛

تعلیم کے علاوہ مستورات کی آواز کو مؤثر بنانے کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں - میونسپل کمیٹیوں اور مجالس واضع قوانین میں نشستیں مخصوص کر رکھی ہیں - آیندہ نظام میں انتخاب ممبران اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رائے دہندگی کے حقوق عطا کر دیے ہیں۔ انگریزی عہد میں مستورات نے بھی خاص ترقی دکھانی شروع کر لی ہے۔ آج کل بے شمار عورتیں بی۔ اے ایم۔ اے کی ڈگریاں لینے کے علاوہ جج۔ وکیل اور منصف کا کام سر انجام دے رہی ہیں۔ ہمیں کافی یقین ہے کہ چند سالوں میں طبقۂ نسواں ہر کام میں مردوں کے دوش بدوش ترقی دکھائے گا۔ یہ محض ہماری حکومت کی توجہ کی وجہ ہے۔

سوالات

۱۔ پس ماندہ اقوام سے کیا مراد ہے؟

۲۔ مستورات کو ترقی حاصل کرنے کے لئے کیا کیا رعایات ہیں؟

۳۔ غربا کو حکومت نے کیا خاص رعایات دی ہیں جن سے وہ ترقی کر سکیں؟

۴۔ مزدوروں کی حفاظت اور ترقی کے لئے کیا خاص رعائتیں دی ہوئی ہیں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصلِ دہم

تعلیم پھیلانے کے وسائل

تعلیم کے لئے حکومت کی کوشش

ہماری مہربان حکومت نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ ملک میں تعلیم پھیلا کر ہر فرد کو ترقی یافتہ بنائے چنانچہ ۱۷۸۲ء میں وارن ہیسٹنگز نے کلکتہ میں باقاعدہ مدرسہ کھولا۔ جس میں تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس کے دس سال بعد یعنی ۱۷۹۲ء میں مسٹر جی۔ ڈنکن نے بنارس میں سنسکرت کالج کھولا۔ ۱۸۱۷ء میں راجہ رام موہن رائے نے کلکتہ میں ہندو کالج کھولا۔ جس میں سائنس کی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ شروع میں تعلیم فارسی زبان میں دی جاتی تھی۔ اردو زبان کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری تھا۔ لارڈ ولیم بنٹنگ نے انگریزی زبان کی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا اس کے بعد انگریزی تعلیم عام ہو گئی۔ چنانچہ اب ہر ایک فن کی اعلےٰ تعلیم انگریزی زبان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں ہی دی جانے لگی ٭

۱۸۵۴ء تک گو مختلف جگہ مدارس موجود تھے مگر کوئی با قاعدہ سلسلہ تعلیم نہ تھا۔ اس سال اس کا محکمہ الگ کھولا گیا۔ اور ہر صوبے کا انتظام ڈائرکٹر کے سپرد ہوا۔ جس کے اندرونی انتظام کے لئے انسپکٹر مقرر ہوئے۔ ۱۸۵۶ء میں بڑے بڑے شہروں میں یونیورسٹیاں قائم کی گئیں تاکہ مدارس کی تعلیم کے با قاعدہ نصاب مقرر ہوں تمام طلبہ ایک معیار کے مطابق امتحان دیں۔ اور انہیں کامیابی کی با قاعدہ سند ملے ٭

۱۸۸۲ء میں قومی سکول جاری ہوئے۔ جن کا انتظام قوم کے برگزیدہ اشخاص کے ہاتھ میں آیا۔ اس کا منشا یہ تھا کہ تعلیم عام ہونے کے علاوہ طلبہ کو مذہبی تعلیم بھی دی جا سکے ایسے سکولوں کو سرکار کی طرف سے امداد دئے جانے کے با قاعدہ قوانین بنے۔ اور ان کے طلبہ بھی سرکاری سکولوں کے طلبا کے ساتھ امتحانات میں شامل ہونے لگے ٭

سررشتہ تعلیم کا نظام با قاعدہ قائم ہونے پر انگریزی و اُردو مدرسین کی تربیت شروع ہوئی ان کی تعلیم کے نصاب مقرر ہوئے۔ اور یہ واضح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیا گیا - کہ کس جماعت میں کون کون سی تعلیم دی جائے - ورنیکلر فائنل کا امتحان دینے والے طلبا کو سندات ملنی شروع ہوئیں ؛

۱۹۰۴ء میں یونیورسٹی کا قانون بنا - ہر صوبہ میں ایک ایک یونیورسٹی قائم کی گئی - امتحانات کے انتظام کے علاوہ تعلیم کا سلسلہ بھی اس کے سپرد ہوا - دیسی زبانیں مثلاً اُردو - ہندی گورمکھی - بنگالی - بھاشا وغیرہ کی تعلیم کی اجازت ہوئی - جس سے یہ زبانیں سکنڈری جماعتوں میں جاری ہوئیں ؛

اعلےٰ درجہ کی تعلیم بھی جاری کی گئی - بی اے - ایم - اے کی جماعتوں کے ساتھ آنرز کا امتیازی درجہ کھولا گیا تاکہ قابل طالب علم ان امتحانات میں کامیاب ہو کر امتیازی سند حاصل کر سکیں - اعلےٰ تعلیم یافتہ طلبا کے لئے ان خاص مضامین کو جن کی تعلیم کا انہیں شوق ہو - مزید جستجو کی جماعتیں کھولی گئیں - ان جماعتوں کو ریسرچ کلاسز کے نام سے موسوم کیا گیا - اور اس قسم کے طلبا کو سرکار کی طرف سے امداد ملنی شروع ہوئی ؛

۱۹۱۱ء میں جبکہ شہنشاہ جارج پنجم ہندوستان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں دہلی کے مقام پر رسم تاجپوشی ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ تو انہوں نے عام لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر پچاس لاکھ روپیہ سالانہ کی رقم تعلیم کے لئے مقرر کی۔ اور ابتدائی جماعتوں کو خاص ترقی دینے کے لئے خاص انتظامات کئے گئے۔

۱۹۱۸ء میں جبری تعلیم کا قانون پاس ہوا اس کا منشا یہ تھا۔ کہ ہمارے ملک کے لوگ اپنے قابل تعلیم بچوں کو مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے نہیں بھیجتے۔ سو ایسے والدین کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کو ضرور تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدرسوں میں بھیجیں۔ اور وہ ابتدائی تعلیم ضرور حاصل کریں۔

اسی سال گوکھلے نے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کی ترغیب دینے کے لئے وظیفے مقرر کرائے جن سے فائدہ اٹھا کر بہت زیادہ بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کرنے لگ گئے۔

۱۹۱۹ء میں محکمہ تعلیم کا تمام انتظام محکمہ منتقلہ کے ہاتھ آیا۔ عوام الناس کے نمائندوں میں جو وزرا منتخب ہوئے۔ ان میں سے ایک وزیر تعلیم بھی مقرر ہونے لگا۔ جسے اس محکمہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے مکمل اختیارات دیئے گئے۔ تاکہ وہ ملکی ضروریات کے مطابق ہر طرف تعلیم پھیلانے کی مکمل کوشش کرے ٭

قریباً ہر ضلع میں درمیانی اعلےٰ مدارس (انٹرمیڈیٹ کالج) کھولے گئے۔ ان میں بارہ جماعتوں تک تعلیم کا سلسلہ قائم کیا گیا۔ مدارس بالغاں۔ مدارس شبینہ۔ مدارس نابیناؤں کا سلسلہ شروع ہوا۔ فارغ اوقات میں تعلیم دی جانے لگی۔ جس سے تعلیم کے شائق بالغوں نے فائدہ اٹھایا دیہاتی کتب خانے اور لائبریریاں کھولی گئیں۔ جن سے دیہات میں اخبار اور رسائل زیادہ پڑھے جانے لگے ٭

تعلیم کا عام چرچا کیا گیا۔ جلسے کئے گئے۔ لیکچروں کا سلسلہ قائم ہوا۔ جن سے مدعا صرف یہ تھا کہ لوگ جہالت کو چھوڑیں۔ تعلیم کی طرف متوجہ ہوں۔ لڑکیوں کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہوا۔ ان کے لئے مختلف ضروری مقامات پر مدرسے کھولے گئے۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ

۱۔ آج کل قریباً ہر گاؤں میں ابتدائی مدارس موجود ہیں۔ جس کا تمام خرچ سرکار یا بورڈ کی طرف سے ادا ہوتا ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲ - بڑے بڑے گاؤں یا قصبوں میں مڈل سکول کھولے گئے ؛

۳ - شہروں میں ہائی سکول کھولے گئے - اور بعض شہروں میں تو کئی کئی قومی ہائی سکول موجود ہیں ؛

۴ - قریباً ہر ضلع میں انٹرمیڈیٹ کالج کھولے گئے ؛

۵ - صنعت و حرفت کے مدارس یعنی زراعتی کالج انجینیرنگ کالج - میڈیکل کالج - ترکھان کا کام لوہار کا کام - چمڑا رنگنا - کپڑے بُننا وغیرہ کے مدارس کھولے گئے ہیں - اور یہ تعلیم بھی عام کر دی گئی ہے ؛

۶ - بوائے اسکاؤٹ اور ریڈ کراس کی تحریک جاری کی گئی - تاکہ طلبا میں ایک دوسرے کی ہمدردی اور غربا کی مدد اچھا شہری بننے کی قابلیت اور جذبہ پیدا ہو ؛

یونیورسٹی

اعلےٰ تعلیم دینے اور امتحانات کے لئے یونیورسٹی مقرر ہے - جس کا سب سے بڑا افسر چانسلر کہلاتا ہے - بالعموم یہ صوبے کا گورنر ہوتا ہے - جس کی امداد کے لئے چند سرکاری اور غیر سرکاری افسران مقرر ہیں - ان افسروں کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جماعت کو سینٹ کہتے ہیں۔ ہر کام کے لئے بورڈ مقرر ہیں جو اپنے اپنے کام کا انتظام کرتے ہیں۔ یونیورسٹی کے دفتر کا سب سے بڑا افسر رجسٹرار ہے۔ رجسٹرار کی امداد کے لئے بہت سے ماتحت افسران ہیں۔ تمام امتحانات کا کام ممتحنوں کے سپرد ہوتا ہے۔ جن کا تقرر ان کے اختیار میں ہے۔ امتحانات کے نتائج وغیرہ کا شایع کرنا ان کا کام ہے۔ کامیاب طلبا کو سندات عطا کرنا ان کے سپرد ہے۔ ہونہار طلبا کو وظائف ملتے ہیں۔ اعلےٰ تعلیم یافتہ آدمیوں کو ان کے خاص خاص مضمون کے متعلق کتابیں لکھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جن کو لکھ کر وہ یونیورسٹی میں بھیجتے ہیں۔ اور اس کی عمدگی پر انہیں بڑی بڑی اعلےٰ ڈگریاں مثلاً ایل۔ ایل۔ ڈی + ڈی۔ او ایل + پی۔ ایچ۔ ڈی وغیرہ دی جاتی ہیں +

حکومت کا اس تمام نظام سے منشا یہ ہے کہ عوام الناس ہر طرح سے تعلیم سے بہرہ ور ہوں۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ غریب سے امیر تک نور علم سے منوّر ہو تاکہ ملک کی حالت دن بدن بہترین ہوتی چلی جائے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱ - تعلیم کیوں ضروری ہے ؟
۲ - جاہل اور عالم میں کیا فرق ہے ؟
۳ - اس وقت سلسلہ تعلیم کیا ہے ؟
۴ - تعلیمی سلسلہ کا انتظام کس طرح پر ہے ؟
۵ - محکمہ تعلیم کے افسروں کی ترتیب بیان کرو ۔
۶ - یونیورسٹی کیا ہے - اس کے فرائض بیان کرو ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصلِ یازدہم

مجلسِ اقوام کی سرگرمیاں

مجلسِ اقوام کی ضرورت

دنیا میں انسان کے پاس کتنی ہی دولت جمع کیوں نہ ہو وہ اور جمع کرنے کے لئے خواہشمند ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک سلطنت کے پاس کتنی ہی زمین کیوں نہ ہو وہ اور زمین قبضہ میں لانا چاہتی ہے۔ طاقتور سلطنت کمزور پر اپنا سکہ بٹھانا چاہتی ہے۔ جنگ عظیم میں باوجود عہدناموں کے جرمن سلطنت نے اپنی ایک کمزور ہمسایہ سلطنت بلجیم کے حقوق کو پامال کر دیا۔ بلجیم والوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ جب جنگ عظیم ختم ہوئی تو امریکہ کے صدر ولسن نے دنیا کی بہت سی اقوام کے سامنے کمزور ہمسایہ سلطنتوں پر تباہی لانے کی شکایت پیش کی۔ چنانچہ یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک مجلس بنائی جاوے۔ جس میں دنیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے بہت سے ممالک شامل ہوں ۔ یہ مجلس دنیا میں امن و امان قائم رکھنے کی ذمہ دار ہو ۔

مجلس اقوام

۲۸ر جون ۱۹۱۹ء کو ورسیلز کے مقام (فرانس میں) انتالیس اقوام کے نمائندوں نے جمع ہو کر ایک مجلس کی بنیاد رکھی ۔ اس مجلس میں چونکہ بے شمار اقوام شامل تھیں ۔ اس لئے اس کا نام مجلس اقوام مقرر ہوا ۔ اس کا صدر مقام جینوا جو سوئٹزرلینڈ کی چھوٹی سی ریاست میں خوبصورت مقام ہے قرار پایا ۔ اس مجلس میں آج کل ساٹھ کے قریب مختلف اقوام بطور ممبران شامل ہیں ۔

مقاصد

اس مجلس کے تین بڑے بڑے مقاصد قرار پائے :-

۱- ہر ایک ملک خواہ وہ طاقتور ہو یا کمزور دوسرے ممالک کے ساتھ نیک برتاؤ کرے اگر آپس میں کوئی باعث نزاع ہو تو معاملہ مجلس اقوام میں پیش کیا جائے مجلس تمام صورت حالات دیکھ کر فیصلہ کرے گی ۔ اور اس فیصلہ کی تعمیل فریقین پر لازمی ہوگی ۔ خلاف ورزی کی صورت میں تمام قومیں مل کر ظالم سلطنت کو سزا دینگی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲ - ایک بین الاقوامی عدالت قائم کی جائے گی جو ممالک کے اندرونی اور بیرونی جھگڑوں کا تصفیہ کرے گی - جس کو تسلیم کرنا ہر ملک کا فرض ہوگا ؛

۳ - مجلس کے تمام ممبران سال میں کم از کم ایک دفعہ جمع ہو کر اپنے اور دوسرے ممالک کے جھگڑے فیصلہ کیا کریں گے ؛

سرگرمیاں

اس مجلس کی کئی مختلف چھوٹی کمیٹیاں بنی ہیں - ہر ایک کمیٹی بنی نوع انسان کی بھلائی مدّ نظر رکھتی ہے مثلاً صلیب احمر (ریڈ کراس) بیمار - دکھیا - زخمی انسانوں کا علاج اور عملی ہمدردی کرتی ہے - افیون اور دوسری اسی قسم کی برائیوں کو دُور کرنے کے لئے ایک اور چھوٹی کمیٹی ہے - جس نے بہت کچھ عملی کام کیا ہے - غریب مزدوروں کو سرمایہ داروں کے حریص پنجہ سے نجات دلانے اور ان کی آمدن میں اضافہ کرنے کا عملی کام ایک اور کمیٹی نہایت شاندار طریق پر کرتی ہے - وہ اقوام جو کسی ملک میں اقلیت رکھتی ہیں - ان کی تہذیب مذہب - زبان وغیرہ کی حفاظت کے لئے ایک اور کمیٹی نے قوانین بنائے ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الغرض یہ مجلس انسان کی خدمت کا عملی کام کرتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف اقوام کے جھگڑوں کا تصفیہ بھی شاندار طریقہ پر کرتی ہے۔ مثلاً حال ہی میں فرانس اور جرمنی کے درمیان علاقہ سار کا جھگڑا نہایت خوفناک صورت اختیار کر رہا تھا۔ خیال تھا کہ کہیں پھر دنیا ہولناک مصیبت جنگ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ مجلس اقوام نے سار کے لوگوں سے ووٹ لے کر وہ علاقہ جرمن قوم کے حوالہ کر دیا۔ یہ مجلس دنیا کے بعض جھگڑے والے حصّوں پر حکمران بھی ہے۔ مثلاً عراق عرب و شام وغیرہ۔ یہاں مختلف اقوام مجلس اقوام کے نام حکمران ہیں۔ جونہی ان علاقوں کے باشندے حکومت خود اختیاری کے قابل ہو جائینگے وہ علاقے ان کے حوالہ کر دیے جائیں گے۔

ہمارا ملک مجلس اقوام میں۔

ہماری مہربان حکومت نے ہندوستان کو بھی اس مجلس کا ممبر بننے کی اجازت دے دی ہوئی ہے۔ اس سے ہمارا ملک بھی دنیا کے متمدن ممالک کی مجلس میں دوش بدوش شامل ہے۔ ہمارے ممبر ہندوستانی نکتۂ نگاہ کو مجلس اقوام میں پیش کرتے ہیں۔ یہ کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضروری نہیں کہ انگلستان کا بھی وہی نکتۂ نگاہ ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ اب ہندوستان بھی دنیا کی مختلف اقوام میں اپنی آواز رکھتا ہے۔

سوالات

۱۔ مجلس اقوام سے مراد ہے۔ یہ مجلس کہاں ہے اور اس میں کون شامل ہیں؟

۲۔ مجلس اقوام کے مقاصد کیا ہیں؟

۳۔ مجلس اقوام دنیا کو کس قدر مفید ہے؟

۴۔ ہمارے ہندوستان کا مجلس اقوام سے کیا تعلق ہے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حصّۂ سوم

حفظانِ صحّت

فصل اوّل

انسداد امراض اور ان کے متعلق حکومت کی سرگرمیاں

تم جانتے ہو۔ کہ ملک کی حالت تب ہی بہتر ہو سکتی ہے۔ جب رعیت کی اخلاقی اور جسمانی حالت اچھی ہو۔ اخلاقی حالت کی درستی کا انحصار تعلیم پر ہے۔ مگر جسمانی حالت کی درستی تب ہی ہو سکتی ہے۔ جب اُن کی رہائش خوراک کا انتظام بہت اچھا ہو۔ یہ مشکل ہے۔ کہ حکومت ہر ایک آدمی کو بہتر خوراک مہیا کر سکے۔ یا اس کے رہنے کے گھر کو اچھا بنائے۔ ہاں۔ حکومت اتنا کر سکتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔کہ ان کی صحیح رہنمائی کرے +

چنانچہ ہر اچھی گورنمنٹ کا یہ طریقہ ہے۔کہ وہ رعایا کی بہتری کے لئے ان کی صحت کا خاص خیال رکھتی ہے۔ عام اور متعدی بیماریوں کو روکنے کے لئے ہر طرح کی کوشش کرتی ہے۔ شہروں اور دیہات کی صفائی اور درستی کے لئے خاص توجہ دیتی ہے۔ جس سے رعیت کو آرام پہنچتا ہے +

چنانچہ ہماری مہربان گورنمنٹ نے رعایا کی صحت اور تندرستی کے لئے کافی انتظام کر رکھا ہے۔عام بیماریوں کے علاج کے لئے ڈاکٹری کی تعلیم جاری کی ہوئی ہے۔ میڈیکل کالج کھول رکھے ہیں۔ جن میں ڈاکٹری کی تعلیم دی جاتی ہے۔ طلبا یہاں سے کامیاب ہو کر ڈاکٹر بنتے ہیں۔جو بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں سرکاری شفاخانوں میں کام کرتے ہیں۔ یہ شفاخانے میونسپل کمیٹیوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور حکومت کی طرف سے بنائے ہوئے ہیں۔ ان میں غریبوں کو دوا۔ رہائش کا مختصر سامان مفت ملتا ہے۔ علاج بھی مفت کیا جاتا ہے۔ دیہات میں بھی جگہ بہ جگہ شفاخانے جاری کئے ہوئے ہیں +

یونانی اور ویدک طریق علاج کی طرف بھی حکومت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

توجہ دے رہی ہے۔ اس کے لئے قومی سکول کھلے ہیں۔ جنہیں حکومت کی طرف سے امداد ملتی ہے۔ ان کے پاس شدہ حکیموں یا ویدوں کو بعض بعض اضلاع میں ڈسٹرکٹ بورڈ کی ملازمت بھی ملتی ہے۔ بڑے بڑے شفاخانوں میں عورتوں کے علاج کے لئے لیڈی ڈاکٹر اور دائیاں مقرر کی گئی ہیں +

دیوانے اور پاگل آدمیوں کے لئے لاہور میں پاگل خانہ کھولا گیا ہے۔ جس میں ان کی رہائش علاج وغیرہ کا انتظام ہے۔ اور یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ اس قسم کے بیمار اچھے ہو جائیں +

دیوانے کتوں کے کاٹے ہوئے آدمیوں کے لئے کسولی اور لاہور میں شفاخانہ کھولا ہوا ہے۔ جہاں ایسے آدمیوں کو جنہیں دیوانے کتے نے کاٹا ہو۔ بھیجا جاتا ہے۔ اس کی رہائش اور آمد و رفت کے لئے خاص سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں باقاعدہ علاج کیا جاتا ہے +

متعدی امراض

متعدی امراض کی کثرت نے ہندوستان کا بچہ بچہ ان سے آشنا کر دیا ہے۔ اس کے لغوی معنی (جو مرض جو ایک سے دوسرے کو لگ جائے) کے ہیں۔ یہی وہ بیماریاں ہیں۔ جن سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہزارہا بندگان خدا تھوڑے عرصے میں مرجاتے ہیں۔ حکومت ایسی بیماریوں کی روک تھام اور علاج میں رعایا کی ہر طرح سے امداد کرتی ہے ؛

ہماری مہربان گورنمنٹ نے ان بیماریوں کی روک تھام کی تدابیر کے لئے محکمہ حفظان صحت قائم کر رکھا ہے۔ ہر ضلع کے صدر مقام پر ہیلتھ افسر مقرر کر دئے ہیں۔ ان کے ماتحت باقاعدہ عملہ ہے۔ ہر شہر میں میونسپل کمیٹی نے سینٹری انسپکٹر مقرر کر رکھے ہیں۔ جو شہر کی صفائی اور روشنی کے روزمرہ انتظام کے علاوہ ان بیماریوں سے بچنے کے لئے مناسب انتظام کرتے ہیں ؛

ہر متعدی مرض کے لئے ڈاکٹروں نے ٹیکہ جاری کر رکھا ہے۔ یہ بہترین علاج خیال کیا جاتا ہے۔ جب کسی علاقہ میں مرض پھوٹ آئے۔ تو تمام انسانوں کو ٹیکہ لگوانا پڑتا ہے۔ ہر گاؤں میں ٹیکہ لگانے والے چلے جاتے ہیں۔ اور ٹیکہ لگاتے ہیں ؛

اب ہم چند ایک متعدی امراض سے بچنے کے لئے مختصر ہدایات درج کرتے ہیں :-

(۱) چیچک — اس کے مختلف نام ہیں۔ مثلاً چیچک۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماتا - ٹھڈیاں - سیتلا - مسور - جُدری - سمال پاکس وغیرہ
یہ مرض اکثر بچوں میں پھیلتا ہے - بسا اوقات
جوان اور بوڑھے بھی اُس کی زد میں آ جاتے
اکثر بچے اس نامراد مرض سے مر جاتے ہیں - یا
ان کے چہرے بد صورت ہو جاتے ہیں - اس سے
بچنے کے لئے ٹیکہ کرانا نہایت ضروری ہے - سرکار
انگریزی نے بڑی تحقیقات کے بعد اس کا یہ
علاج دریافت کرایا ہے +

۲ - طاعون + یہ نامراد مرض ۱۸۹۶ء سے ہندوستان
میں ڈیرے ڈالے بیٹھا ہے - سال بھر کسی نہ
کسی شہر - قصبے یا گاؤں میں موجود رہتا ہے -
سب سے پہلے بمبئی میں نمودار ہوا تھا - اس کے
معنی یعنی "بھالا مارنا" ہی یہ بتاتے ہیں - کہ یہ
کس قسم کا مرض ہے - یہ پسّو سے پیدا ہوتا اور
پھیلتا ہے - شروع شروع میں جوڑوں کے مقام پر
گلٹی نکل آتی ہے - بعض دفعہ خونی قے شروع ہو
جاتی ہے - اس سے گاؤں کے گاؤں تباہ ہو گئے -
گھروں کی صفائی اور اس کا مکمل انتظام - چوہوں
کی عدم موجودگی سے یہ مرض بہت کم پھیلتا ہے
جہاں تک ہو سکے گھر ایسے بنائے جائیں - جن
میں روشنی اور ہوا کا پورا پورا انتظام ہو - چوہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس میں بالکل نہ رہ سکیں ۔

سرکار نے اس کے روکنے کے لئے خاص انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ محکمہ حفظان صحت والے گھروں کی صفائی کرتے اور چوہوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تم جانتے ہو۔ کہ جب تک ہم خود گھروں کی صفائی نہ کرینگے ایک یا دو ڈاکٹر بیچارے تمام گاؤں کو کس طرح درست کر سکینگے۔ سو ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے رہائش کے مکانات اور اردگرد کے مکانات کو چوہوں کا گھر بننے سے بچائیں۔ ان میں روشنی اور ہوا کا باقاعدہ انتظام رکھیں۔ ہماری حکومت نے اس سے بچنے کے لئے ٹیکہ لگانے کا مفت انتظام کر رکھا ہے ۔

(۳) ہیضہ

کچے گلے سڑے اور ناقص پھلوں کے استعمال سے شروع ہو جاتا ہے۔ ناقص بازاری مٹھائیاں کھانا بھی ہیضے کا باعث ہوتا ہے۔ اس مرض کا زور عام طور پر برسات کے دنوں میں ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ ہم صاف اور ستھری شے کھائیں۔ غلیظ۔ گندی۔ باسی۔ گلی سڑی و بدبودار چیز کو کبھی منہ نہ لگائیں۔ بعض لوگ سستی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چیزیں دیکھ کر ان کے خراب حصّے کاٹ کر پھینک دیتے ہیں اور باقی کھا جاتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہر ایک چیز میں پہلے گندے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ گلتی اور سڑتی ہے۔ گلی سڑی چیز کا سالم حصہ زیادہ نقصان دہ ہے +

ہیضہ کے مرض کے نمودار ہونے پر صاف ستھرا پانی۔ پاک صاف غذا کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے۔ مکھیاں اس مرض کے بڑھانے اور پھیلانے میں خاص کر امداد دیتی ہیں۔ انہیں دور کرنے کی کوشش کرو۔ ضرورت پڑے۔ تو علاج کے لئے کسی سمجھ دار ڈاکٹر یا حکیم سے مشورہ لو + حکومت اس مرض سے بچاؤ کے لئے بھی مفت ٹیکہ لگاتی ہے +

(۴) ملیریا یا موسمی بخار +

یہ بخار مچھر کی مہربانی سے پیدا ہوتا ہے۔ تم رات آرام سے سوئے ہوتے ہو۔ یہ ظالم لمبی سی نوک کھول کر تمہارے پاس آ موجود ہوتا ہے۔ جسم میں چبھو کر ملیریا کی بیماری اندر داخل کر دیتا ہے۔ جس سے ہزاروں جانیں تباہ ہوتی ہیں۔ اسے تمہارے خون چوسنے کی فکر ہوتی ہے۔ ساتھ ہی جان کا بھی لاگو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بن جاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے نہایت آسان ترکیب یہ ہے۔ کہ

(۱) مچھر دانی استعمال کرو +

(۲) کونین استعمال کرو +

(۳) مچھر دانی نہ مل سکے۔ تو جسم پر تیل لگاؤ۔ تاکہ مچھر نہ کاٹ سکے +

سوالات

۱۔ متعدی امراض سے کیا مراد ہے۔ اور وہ کون کون سی ہیں؟

۲۔ سرکار نے ان سے بچنے کے لئے کیا انتظام کر رکھا ہے؟

۳۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون پھوٹ نکلے۔ تو کیا کرنا چاہیئے؟

۴۔ ملیریا سے بچنے کے لئے تم کیا کروگے؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل دوم

حفظان صحت

حفظان صحت انسانی جسم کا صحیح صورت میں کام کرنا - طاقتور اور سالم ہونا صحت ہے - وہ اصول یا طریقے جن کے مطابق جسم صحیح سالم اور طاقتور رہ سکے - حفظان صحت کے طریقے کہلاتے ہیں - انسان کی زندگی - آرام - خوشی اور راحت کا دار و مدار اس کی اچھی صحت پر ہے - معمولی سے معمولی بیماری تمام خوشی برباد کر دیتی ہے - کتنا ہی سمجھدار عاقل اور قابل انسان ہو - درد سر جیسی ادنےٰ بیماری اُسے کوئی کام کرنے نہیں دیتی اس سے اس کا تمام جسم بیکار ہو جاتا ہے - اس کے جسم کی ساری مشین بگڑ جاتی ہے +

جسم کا ہر ایک حصّہ اور اس کی باقاعدہ حفاظت صحت اور تندرستی جسم کی تندرستی ہے - ایک حصّہ کی صفائی جسم کی صفائی ہے - اگر ہم ہر ایک حصہ کی باقاعدہ نگہداشت کرینگے - اسے صاف ستھرا اور صحیح رکھینگے - تو ہمارا جسم تندرست ہوگا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یاد رکھو۔ کہ صحت کے لئے صفائی سب سے ضروری ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جس سے ہم ہر طرح کا آرام حاصل کر سکتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

صفائی عجب چیز دنیا میں ہے
صفائی سے بہتر نہیں کوئی شے

انسانی صحت کے لئے جس قدر صفائی کی ضرورت ہے۔ کسی علاج اور دوائی کی ضرورت نہیں۔ یہ تو تم جانتے ہو۔ کہ انسانی جسم کی زندگی (۱) سانس لینے (۲) روشنی (۳) کھانے اور پینے پر منحصر ہے۔ اس کے علاوہ اُسے لباس کی ضرورت ہے۔ اگر یہ چاروں چیزیں صاف اور ستھری ہوں۔ تو غالباً دنیا میں کوئی انسان بیمار نہ ہو۔ ان میں سے ہر ایک کا مختصر حال بتایا جائیگا +

سانس لینا یہ تو تم جانتے ہو۔ کہ دنیا کے ہر ایک حیوان اور نباتات سانس لیتے ہیں۔ سانس کے ذریعے ہوا ان کے جسم میں داخل ہوتی ہے۔ اور باہر آتی ہے۔ سانس کیا چیز ہے +

قدرت نے حیوانات کے سانس لینے کے لئے ہوا جیسی اعلےٰ نعمت عطا کی ہے۔ ہوا کے (۱) نائٹروجن (۲) آکسیجن (۳) کاربانک ایسڈ گیس (۴)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خاکی ذرات اور دیگر چیزیں چار بڑے جزو ہیں۔
جب ہم سانس کے ذریعے ہوا جسم کے اندر
لے جاتے ہیں اور وہ سانس کی نالیوں سے گزر کر
پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے تو پھیپھڑے ہوا میں سے
آکسیجن لے لیتے ہیں۔ اور اُس کے باقی حصص
باہر نکال دیتے ہیں۔ اس آکسیجن کے ذریعے ہمارے
جسم کا خون صاف ہوتا ہے۔ گرمی پیدا ہوتی ہے۔
جسم بڑھتا اور طاقتور ہوتا ہے۔

دیکھو۔ خدا نے ہمارے حال پر بڑی بڑی مہربانیاں
کی ہیں۔ سانس لینے کے لئے ہمیں ناک عطا کی۔
اس میں سوراخ بنائے۔ ان میں ہوا داخل ہو کر
لمبی نالی سے گزر پھیپھڑے تک پہنچتی ہے۔ ہوا
میں خاکی ذرّات ہوتے ہیں۔ اگر یہ بھی ہوا کے
ساتھ ہمارے پھیپھڑے میں چلے جائیں۔ تو پھیپھڑوں
کے باریک خانوں میں بھر کر انہیں خراب کر دیتے
ہیں۔ کھانسی۔ خارش اور تکلیف ہوتی ہے۔ اس
سے بچنے کے لئے ہماری ناک کے دونوں سوراخوں
میں باریک بال بنا رکھے ہیں۔ ایک سریش جیسا
مادہ پیدا کر دیا ہے۔ جو ہوا کے خاکی ذرّات کو
نالی کے اندر جانے سے روک دیتا ہے۔ خالص ہوا
کو اندر جانے دیتا ہے۔ لیکن تم جانتے ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب ہوا بہت گندی ہو۔ تو یہ چھوٹا سا انتظام اُسے صاف نہیں کر سکتا۔ پھر ضرور ہمارے پھیپھڑوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے ہمیں سانس لیتے وقت صاف ہوا کی ضرورت ہے۔ اگر ہوا خاکی ذرات سے بھری ہوگی۔ تو ہم بیمار ہونگے۔ ہوا میں ایک اور حصّہ بھی شامل ہے۔ اسے ہم کاربانک ایسڈ گیس کہتے ہیں۔ ہم سانس باہر نکالتے وقت اس حصّہ کو باہر نکال دیتے ہیں۔ یہ حصّہ ہمارے سانس کے لئے مضر ہے۔ صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ اگر اس حصّے کی مقدار قدرتی اندازے سے زیادہ ہو جائے۔ تو درد سر۔ قے۔ بیہوشی اور موت واقع ہو جاتی ہے۔ وزن میں یہ عام ہوا سے بھاری ہے۔ سانس لیتے وقت اسے سانس کے ساتھ اندر لے جانے میں تکلیف ہوتی ہے۔

دیکھو۔ ہم اس حصّے کے بڑھانے اور ہوا میں زیادہ کرنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہتے ہیں وہ یوں کہ جب سانس اندر لیتے ہیں۔ تو اُس میں سے آکسیجن لے کر کاربانک ایسڈ چھوڑ دیتے ہیں۔ جو باہر نکل کر ہوا میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ اب تم یہ خیال کرو۔ کہ ہم ایک مکان کے اندر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہتے ہیں۔ چھوٹا سا مکان ہے۔ پانچ سات آدمی ہیں۔ رات کو سوئے ہوئے ہیں۔ بے خبر پڑے ہیں دروازے بند ہیں۔ باہر سے ہوا آ نہیں سکتی۔ اندر کی ہوا سے ہم نے سانس لے لے کر آکسیجن ختم کر ڈالی۔ صرف کاربانک ایسڈ گیس ہی باقی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ ہماری صحت پر بُرا اثر پڑے۔

صرف اتنا ہی نہیں۔ بلکہ ہمارے بعض کسان بھائی انہی مکانات کے اندر مویشی بھی باندھ دیتے ہیں۔ یہ تو تمہیں معلوم ہے۔ کہ مویشی ہم سے زیادہ خوراک کھاتے ہیں۔ وہ ہوا میں سے آکسیجن بھی زیادہ لیتے ہیں۔ اس لئے ہوا کی آکسیجن بہت جلد ختم ہوگی۔ تم نے یہ بھی دیکھا ہوگا۔ کہ جب ایسے مکانات کھولے جاتے ہیں۔ تو فوراً گرم۔ بدبودار اور خراب ہوا باہر آتی ہے۔ یہ ہوا ہم نے ہی سانس لے لے کر خراب کر دی۔

آؤ۔ تمہیں یہ بتائیں۔ کہ یہ ہوا کیسے صاف ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے نہایت آسان صورت ہے:۔

(۱) تازہ ہوا آنے کے لئے اور گرم ہوا نکل جانے کے لئے کھڑکیاں اور روشندان لگاؤ۔ اس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کمرے کے اندر کی ہوا نئی ہوا سے بدلتی رہیگی۔ تازہ ہوتی رہیگی۔ نئی آکسیجن آئیگی۔ خون اچھی طرح صاف ہوگا۔ اور تم تندرست رہوگے +

(۲) مویشیوں کو الگ مکان میں رکھو۔ اس سے اُن کی صحت بھی اچھی رہیگی۔ تم بھی آرام سے رہوگے۔ بدبو بھی نہ ہوگی +

(۳) ہم جس مکان میں رہتے ہیں۔ اگر وہیں آگ جلائینگے تو آگ بھی جلنے میں آکسیجن ہی خرچ کریگی اور کاربانک ایسڈ گیس چھوڑیگی۔ ایسے مکانوں میں جہاں تم یا تمہارے مویشی ہوں۔ آگ ہرگز نہ جلاؤ۔ باورچی خانے کے لئے چھوٹی سی کوٹھڑی الگ ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ باہر جلاؤ +

(۴) گندگی کے ڈھیر گاؤں کے اردگرد جمع ہوں۔ تو اُن سے بدبو پیدا ہوگی۔ یہی بدبو ہوا کو خراب کرتی ہوئی ہماری ناک تک آتی ہے۔ سانس کے ہمراہ اندر جاکر صحت خراب کرتی ہے۔ اس بدبو سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈھیر گاؤں سے دور لگاؤ۔ ان کے گڑھے بناؤ۔ اس سے کھاد بھی عمدہ تیار ہوگی۔ بدبو بھی پیدا نہ ہوگی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۵) کوڑا کرکٹ صحن میں جمع نہ رہنے دو - اس کے گلنے سڑنے سے بھی ہوا خراب ہو جاتی ہے - گلیوں میں پیشاب یا پاخانہ نہ پھرو - اس سے بدبو پیدا ہو کر ہوا خراب ہوتی ہے - جس سے ہر ایک بیمار ہوتا ہے - یاد رکھو - کہ ہر ایک ذی روح کے لئے صاف اور خالص ہوا بہت قیمتی چیز ہے - اس کی قیمت تم آسانی سے معلوم کر سکتے ہو - باہر جاؤ - سیر کرو - دیکھو - کھلے میدانوں میں تمہاری طبیعت خوش ہو رہی ہے - یہ کیوں! کھلی اور صاف ہوا ہے - تازہ آکسیجن موجود ہے - جس قدر چاہو - کھاؤ - تمہارے پھیپھڑے آسانی سے کام کرتے ہیں - دوران خون تیزی اور صفائی سے ہوتا ہے - بھوک خوب لگتی ہے - جسم مضبوط اور طاقتور ہوتا ہے ؛

(۶) مکانوں میں مختصر سا باغیچہ لگاؤ - یاد رکھو کہ تم آکسیجن کھاتے ہو اور کاربانک ایسڈ گیس باہر نکالتے ہو مگر درخت اور پودے کاربانک ایسڈ گیس کھاتے ہیں اور تمہارے لئے آکسیجن چھوڑتے ہیں - باغیچہ لگانے سے خود بخود ہوا میں تمہارے لئے آکسیجن پیدا ہوتی رہیگی جو تمہاری صحت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے لئے ضروری ہے +

روشنی

ہوا کی طرح ہماری صحت کے لئے یہ بھی ایک نہایت ضروری چیز ہے - یہ ہمارے خون کی رنگت پیدا کرتی ہے - اندھیرے میں رہنے اور بڑھنے والے کیڑے اور جراثیم اس سے خود بخود مر جاتے ہیں - ہوا صاف ہوتی ہے - رات کو نکلنے والے جانور اس سے بھاگتے ہیں - روشن گھروں میں چوہا نہیں رہتا +

تم نے دیکھا ہوگا - کہ اندھیرے مکانوں - گلیوں اور محلوں میں رہنے والے آدمیوں کے رنگ زردی مائل ہوتے ہیں - اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ بھوکے رہ رہ کر کمزور ہو گئے ہیں - بلکہ اس کی وجہ یہ ہے - کہ ان لوگوں کو روشنی باقاعدہ نہیں ملی - جس سے کمزور ہو جاتے ہیں - ان کی جسمانی کمزوری سے ہر بیماری ان پر آسانی سے حملہ کر سکتی ہے - جس سے انہیں بہت نقصان پہنچتا ہے +

دیہات اور شہر کے رہنے والوں کو دیکھو - شہریوں کو اچھی غذا اچھا لباس اور آرام ملتا ہے - دیہاتی بچارے بھوکے مارے - ننگ دھڑنگ دن گزارتے ہیں - مگر جسم دیکھو تو دیہاتی شہری سے کہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مضبوط ہے - یہ کیوں ؟ قدرت نے انہیں صاف ہوا اور روشنی دے رکھی ہے جو شہر میں اتنی افراط سے نہیں ملتی - روشن اور کھلی جگہ رہنے سے جسم طاقتور اور تندرست ہوتا ہے - اس لئے جتنا وقت زیادہ سے زیادہ روشن اور کھلی جگہ رہ سکو تمہارے لئے بہتر ہوگا ؛

گھر کی صفائی

صاف ہوا اور روشنی کی ضرورت تم پڑھ چکے ہو - آؤ تمہیں بتائیں - کہ گھروں میں صفائی کس طرح رکھی جا سکتی ہے - یہ نہایت آسان بات ہے - صاف اور اُجلا گھر بناؤ - ہوا کی آمد و رفت کے لئے - روشنی کے لئے اس میں دریچے اور روشندان بناؤ - یہ ضروری نہیں کہ تم عالی شان - پختہ اور بڑے بڑے مکان بناؤ - کچی اینٹوں اور گارے کا مکان ہو - اس میں دریچے اور روشندان ہوں - فرش صاف اور ہموار ہو - صفائی باقاعدہ ہو - تو یہ کافی ہے - معمولی سلاخوں والا جالیدار روشن دان بھی وہی کام دے سکتے ہیں - جو بڑے بڑے قیمتی روشندان دیتے ہیں - ہوا اور روشنی کے لئے معمولی اور قیمتی روشندان یا دریچے ایک جیسے ہیں ؛

سونے کے کمرے کو بالکل صاف رکھو - اسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گودام نہ بناؤ۔ غیر ضروری چیزیں جمع نہ کرو۔ اس سے صفائی میں آسانی ہوگی۔ چوہے۔ مچھر۔ کیڑے۔ مکوڑے۔ مکھیاں نہ آئینگی۔ گھروں کو کبھی کبھی کیڑے مارنے والی ادویات سے یا دھونی جلاکر صاف کرو۔ تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ بعض دکاندار علے الصباح دکان کھول کر دھوپ جلاتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ دکان میں سے نقصان پہنچانے والے کیڑے۔ چوہے۔ مچھر وغیرہ بھاگ جائیں۔ مگر وہ نہیں بھاگتے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ دکانوں کے اندر ان کو دھوپ کی لُو سے بچنے کے لئے جگہ مل جاتی ہے۔ وہ چھپ جاتے اور پھر نکل آتے ہیں۔ اگر یہ دکانیں صاف اور باقاعدہ بنی ہوں۔ تو ان میں وہ ہرگز نہ ٹھیر سکیں +

مکان کی اندرونی صفائی ہی صرف کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ارد گرد کی صفائی بھی ضروری ہے۔ ہمارے کسان اور مویشی رکھنے والے بھائی اپنے اپنے چھوٹے صحنوں میں مویشی باندھ دیتے ہیں۔ کوڑا کرکٹ پڑا رہنے دیتے ہیں۔ صحن ناہموار ہونے کی وجہ سے اس کی نچان میں گرد و غبار اور پانی جمع رہتا ہے۔ چھوٹے بچے ایسی ہی جگہوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں کھیلتے ہیں۔ وہ ناسمجھ ہوتے ہیں۔ انہیں صاف اور گندی جگہ میں تمیز کرنی نہیں آتی۔ اس سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ یہی گندگی ہوا میں شامل ہو کر تمہاری صحت خراب کرتی ہے۔

گلیوں کا کوڑا کرکٹ اور غلاظت۔ بارش برسنے کے بعد کا کیچڑ مکانوں کی ہوا اور انسانوں کی صحت خراب کر دیتے ہیں۔ اپنے مکان کا ارد گرد بھی اسی طرح صاف کرو۔ جس طرح اندر سے صاف ہے۔ پھر تمہیں صاف ہوا اور عمدہ روشنی مل سکیگی۔

گاؤں کی صفائی ہر گھر صحن اور اس کے ساتھ کی گلی کی صفائی ہو جائے۔ تو سارے کا سارا گاؤں صاف ہے۔ ہاں اس میں چند باتیں مشترک ہوتی ہیں۔ جن کی صفائی سارے گاؤں والوں کے ذمہ ہوتی ہے۔ شہریت کے بیان میں تم نے پڑھا ہے۔ کہ جب تک ہم مل جل کر کام نہ کریں۔ کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہر کام کے طریقے یا قانون بنائے جاتے ہیں۔ جنہیں تعاون سے پورا کر سکتے ہیں۔ تمہارا گاؤں تمہارے انتظام اور تعاون کا محتاج ہوتا ہے۔ اگر سارے گاؤں والے مل کر اسے صاف اور خوبصورت بنانا چاہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو کوئی وجہ نہیں ۔ کہ گاؤں خراب ہو +

عام طور پر دیکھا گیا ہے ۔ کہ ہمارے گاؤں میں یہ خرابیاں ہیں :-

(۱) گلی ۔ کوچے عموماً خراب اونچے ۔ نیچے ۔ کچے اور گندے ہوتے ہیں +

(۲) گاؤں کے ارد گرد ۔ اندر باہر غرضیکہ ہر کھلی جگہ میں کوڑا کرکٹ ۔ گوبر ۔ پاخانہ وغیرہ غلاظت کے ڈھیر لگے ہوتے ہیں +

(۳) گاؤں کا چھپڑ ساتھ ہی ہوتا ہے +

(۴) مختلف جگہوں سے مٹی لے کر گڑھے بنے ہوتے ہیں +

(۵) شاہراہ عام سب سے خراب اور ناقص ہوتی ہے +

سو ہر ایک گاؤں والے کا فرض ہے ۔ کہ :-

(۱) گاؤں کے کوچے صاف ستھرے رہیں ۔ ان میں کیچڑ ۔ کوڑا کرکٹ ۔ گرد و غبار جمع نہ ہونے پائے ۔ اس کی آسان صورت یہ ہے ۔ کہ تمام کوچے پکے ہوں ۔ ان میں پکی بدرو روئیں بنی ہوں ۔ تاکہ وہ زائد پانی کھینچ کر باہر لے جائیں اور گاؤں میں خرابی نہ پیدا ہو سکے +

(۲) گاؤں کے قریب کوئی گڑھا ۔ کھاد ۔ کوڑا کرکٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وغیرہ جمع نہ ہو۔ بلکہ کافی فاصلے پر لے جاکر اس قسم کی غلاظت کو گڑھوں میں جمع کیا جائے۔ اور بدبو کی صورت میں اُن پر مٹی ڈال دی جائے +

(۳) گاؤں کا چھپڑ کافی فاصلے پر ہو۔ یہ چھپڑ مویشیوں کے پانی پینے کے لئے ہے۔ اس میں شہر کے کوچوں کا گندا پانی جمع نہ ہو۔ اس کے گرد کھاد کے ڈھیر نہ ہوں۔ ورنہ پانی خراب ہوکر مویشیوں میں بیماری پھیلا دیگا برسات کے موسم میں چھوٹے گڑھوں پر کثرت سے مچھر پیدا ہوتے ہیں۔ جو گاؤں کے گاؤں کو موسمی بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے ایسے گڑھوں کو پُر کر دو۔ اگر بڑے گڑھے ہوں تو اُن پر مٹی کا تیل چھڑک دو تاکہ مچھر نہ جمع ہوں +

(۴) بعض قصبوں یا شہروں میں شہر کی گندی نالیوں کا پانی تھوڑے ہی فاصلے پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس سے سخت بدبو پیدا ہوتی ہے۔ یہ بیماریوں کا گھر ہوتا ہے۔ ایسے گاؤں کی پکی نالیوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ نقصان ہے۔ ایسی کمیٹی گاؤں کے لئے مفید نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلکہ مضر ہے۔ بہتر ہوگا کہ یہ نالیاں ذرا دور جا کر پانی چھوڑیں۔ اگر یہ پانی استعمال میں آ سکتا ہو تو ساتھ ساتھ استعمال میں لاؤ +

(۵) گاؤں کے متصل کی شاہراہ عام ہمیشہ صاف اور ستھری رہے۔ اس میں گڑھے نہ ہوں۔ نہ ہی کوڑا کرکٹ پڑا رہے۔ گاؤں کی حدود میں سے گزرنے والا حصّہ تمہارے ذمہ ہے۔ اسے احتیاط سے صاف رکھو +

جسم کی صفائی جب گھر اور گاؤں کی صفائی اچھی ہو۔ اور جسم کی صفائی کی عادت ہو۔ تو بیماری نام کو بھی نہ رہیگی۔ جسم کی صفائی تمہارے لئے تمہارا ذاتی فائدہ ہے۔ گاؤں کی صفائی میں سب بھائیوں کا فائدہ ہے۔ دونوں نہایت ضروری۔ جسم کی صفائی میں سب سے ضروری چیزیں یہ ہیں:-

(۱) سر کے بالوں کی صفائی۔ سر کے بال ہمیشہ صاف ہوں۔ ان میں میل جمع نہ ہونے دو۔ اس سے کھجلی پیدا ہوگی۔ جوئیں پڑ جائینگی۔ جوئیں انسان کے خون پر گزارہ کرتی ہیں۔ تم اپنا خون انہیں نہ چوسنے دو۔ یہ ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو پہنچ جاتی ہیں۔ جس سے ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ بالوں پر ان کے سفید

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سفید انڈے بہت بدنما معلوم ہوتے ہیں - بال چھوٹے ہوں یا بڑے - انہیں روزمرہ دھو کر صاف کرو - تیل لگاؤ - اگر ہو سکے تو انہیں چھوٹا رکھو - صفائی میں آسانی ہوگی - روزمرہ نہ دھو سکو - تو ہفتہ میں ایک بار ضرور دھو - جب اچھی طرح صاف ہو جائیں - تو تیل لگاؤ - سرسوں کا تیل اچھا ہے ؛

(۲) آنکھوں کی صفائی - "بابا آنکھیں بڑی نعمت ہیں" یہ آواز تم نے سنی ہوگی - اندھے اکثر اسی قسم کی آواز لگاتے ہیں - وہ سچ کہتے ہیں - مگر ان کی یہ باتیں اُن کے فائدہ کی نہیں - اگر وہ آنکھوں کی حفاظت کرتے - تو اندھے نہ ہوتے - روزمرہ صبح صاف اور تازہ پانی سے آنکھوں کو دھوؤ - انہیں ہمیشہ صاف اور درست رکھنے کی کوشش کرو - یاد رکھو - کہ

(۱) تیز اور چلچلاتی دھوپ میں نہ پھرو - تیز روشنی سے آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں - ضرورت پڑے - تو آنکھوں پر سایہ رکھو - تاکہ دھوپ کے تیز اثر سے تمہاری آنکھیں بچی رہیں - سبزی اور ہریاول سے آنکھوں میں طراوت آتی ہے - یہ نظر کو قائم رہنے میں ممد ہیں ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) کسی تیز روشنی کو سامنے نہ رکھو۔ اور نہ ہی اس کی طرف دیکھتے رہو۔ اس سے آنکھوں پر بُرا اثر ہوگا +

(۳) پڑھتے یا لکھتے وقت کتاب کاغذ وغیرہ پر روشنی بائیں طرف سے آئے +

(۴) تختی۔ کتاب یا کاغذ کو لکھتے پڑھتے وقت قریباً ایک فٹ کے فاصلے پر رکھو +

(۵) باریک خط کو بہت عرصہ تک نہ پڑھو۔ اس سے نظر خراب ہو جاتی ہے۔ جس قدر باریک کام کروگے۔ آنکھوں پر دباؤ پڑیگا اس سے نظر کمزور ہونے کا خطرہ ہے +

(۶) نظر کی معمولی سے معمولی کمی کے لئے عینک استعمال کرو۔ اس سے نظر محفوظ رہیگی +

(۷) آنکھیں دکھنے آ جائیں۔ تو فوراً کسی لائق ڈاکٹر سے علاج کراؤ۔ تاکہ زیادہ تکلیف نہ ہو +

(۸) آنکھوں میں خارش پیدا کرنے والی یا کوئی اور ایسی چیز جس کے متعلق ڈاکٹر سے صحیح مشورہ نہ کر لیا ہو نہ ڈالو۔ بعض ناواقف آدمی ایسا کر بیٹھتے ہیں۔ اور پھر وہی کہتے پھرتے ہیں "بابا آنکھیں بڑی نعمت ہیں" +

۳۔ ناک کی صفائی۔ خدا نے انسان کے سانس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لینے کے لئے ناک بنائی ہے - تم پڑھ چکے ہو کہ کس طرح ہوا کے ذرات کو ناک کے بال روکتے ہیں - ہمیشہ گرد و غبار کو پھیپھڑوں کے اندر لے جانے سے بچو - آندھی - بگولے یا خاک اُڑتے وقت خاکی ذرات زیادہ ہوتے ہیں - ناک کے بالوں یا سریش کے ذریعے سارے نہیں رُک سکتے - اس لئے ناک کو باریک کپڑے سے ڈھانپ لو - تاکہ ہوا کپڑے سے چھن چھن کر اندر جائے - بدبودار جگہوں میں نہ پھرو - ناک بتا دیتی ہے - کہ یہ بدبو بیماری کا گھر ہے - کھلی اور صاف ہوا میں لمبے لمبے سانس لو - تاکہ تمہارے نتھنے اور پھیپھڑے صاف ہوں - زیادہ خالص ہوا اندر لے جاؤ تاکہ زیادہ خون پیدا ہو ؛

۴ - کان - کان کا صاف رکھنا بھی ضروری ہے - اس کی صفائی کا طریقہ بہت آسان ہے - مہینے میں ایک بار سرسوں کا تیل ڈالو - خارش یا کھجلی آئے - تو خراش دار نوکدار یا اسی قسم کی کوئی اور چیز ان میں نہ ڈالو - اس سے آواز کے پردے زخمی ہو جاتے ہیں - کانوں کی کوئی تکلیف ہو - تو ڈاکٹر سے مشورہ کئے بغیر ان کے لئے کوئی کام نہ کرو ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۵۔ دانتوں کی صفائی۔ جسم کی صحت کے قائم رکھنے کے لئے دانت، سب سے ضروری چیز ہے۔ جو چیز تم کھاتے پیتے ہو۔ انہی سے گزر کر تمہارے معدے میں جاتی ہے۔ غذا چباتے وقت انہیں بار بار کام کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ غذا باریک ہوکر معدے میں جائے۔ دانت خراب اور گندے ہوں یا میلے کچیلے ہوں۔ تو غذا جسم میں جاکر فائدے کی بجائے نقصان دیتی ہے۔ خراب دانتوں کی چبائی ہوئی غذا بھی ہو جاتی ہے۔ یہ جس قدر صاف ہونگے غذا اسی قدر صاف رہیگی۔ صاف اور عمدہ غذا صاف اور صحیح خون پیدا کرتی ہے۔ جس سے جسم طاقتور اور تندرست رہتا ہے۔ دانتوں کی صفائی نہایت آسان ہے +

صبح سویرے مسواک یا داتن کرو۔ کھانا سے پہلے اور بعد دانتوں کو خوب صاف کرو۔ اگر دانتوں پر میل جم گئی ہو۔ تو نمک اور لکڑی کا کوئلہ باریک کرکے ملو۔ موتی کی طرح چمک نکلینگے۔ اگر کوئی اور خرابی ہو تو ڈاکٹر سے علاج کراؤ۔ جہاں تک ہو سکے۔ دانتوں کی صفائی کا خیال رکھو +

گندے دانت تمہارے منہ کی خوبصورتی کو ضائع کرنے کے علاوہ تمہاری صحت بھی خراب کرتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - پیچش - اسہال - ہیضہ اور دیگر امراض ان کے میلا ہونے سے پیدا ہوتی ہیں - گندے اور میلے دانتوں سے صاف اور عمدہ غذا کے کھانے کا کوئی فائدہ نہیں +

۶- ناخن کی صفائی - ہم ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں - جس سے ہماری انگلیاں - ناخن غذا میں ملے رہتے ہیں - ناخنوں کے اندر جمع ہوئی میل کچیل کھانے میں آسانی سے مل جاتی ہے - جس سے ہماری صاف اور ستھری غذا خراب ہو جاتی ہے - ہم دن بھر ہاتھوں سے مختلف کام لیتے ہیں - جس سے ناخنوں میں مختلف قسم کی غلاظت جمع ہو جاتی ہے - جو کھانے پینے کے ذریعے جسم کے مختلف حصّوں تک آسانی سے پہنچ جاتی ہے - اپنے ناخن ہمیشہ صاف رکھو - لمبے لمبے ناخن تمہاری بدمذاقی اور بیوقوفی کا ثبوت ہیں - ان میں جمع ہوئی ہوئی میل کچیل یہ بتاتی ہے - کہ تمہیں اپنے جسم کی پرواہ تک نہیں +

اچھی خوراک + انسانی خوراک کا مدعا جسم کی مشین کو باقاعدہ چلانا اور محفوظ رکھنا ہے - جسم کی یہ مشین باقاعدہ اور صحیح خوراک ملتے رہنے پر باقاعدہ اور صحیح چلتی رہتی ہے - یہی خوراک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس سے ہمارا جسم بڑھتا اور مضبوط ہوتا ہے اسی سے جسم کی ضروری اور قیمتی حرارت پیدا ہوتی ہے - جسے حرارت غریزی کے نام سے پکارتے ہیں ٭

جب ہم کام کرتے ہیں - محنت کرتے ہیں - چلتے پھرتے ہیں - لکھتے پڑھتے ہیں - تو ہماری جسمانی طاقت خرچ ہوتی ہے - اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہے - سردی سے بچاؤ کے لئے حرارت صرف ہوتی ہے - یہ بھی خوراک سے پیدا ہوتی ہے - گویا ہماری خوراک ہمارے جسم کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کے علاوہ محنت کرنے سے جو کمی واقع ہوئی تھی اُس کو پورا کرتی ہے - نیز حرارت اور تازگی پیدا کرتی ہے ٭

اس لحاظ سے ہماری خوراک کے مختلف حصّے ہیں - ہر حصہ اپنا اپنا کام کرتا ہے - بعض حصّے جسم بڑھاتے ہیں - بعض تندرستی پیدا کرتے ہیں بعض طاقت پیدا کرتے ہیں اور بعض حرارت پیدا کرتے ہیں - اب ہم خوراک کے بڑے بڑے اجزا بتاتے ہیں :-

(۱) پروٹین (۲) چربی (۳) نشاستہ (۴) نمک (۵)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانی (۶) وٹیمن (۷) لوہے کے اجزا ٭

(۱) پروٹین - خوراک کا بہت ضروری حصّہ ہے - اس میں نائیٹروجن شامل ہوتی ہے - گوشت ریشوں اور پٹھوں کو بڑھاتی ہے - کام کی کثرت یا تکلیف سے کم ہوئے ہوئے یا ٹوٹے ہوئے ریشوں کو مضبوط کرتی اور جوڑتی ہے خوراک کے ہضم کرنے اور ضروری رس پیدا کرنے میں کام آتی ہے - ضرورت کے وقت چربی بھی پیدا کرتی ہے - آکسیجن کے خوراک بنانے اور اُسے استعمال کرنے میں کام آتی ہے ٭

اچھی قسم کی پروٹین بنانے والی غذائیں دودھ - دالیں - گوشت - انڈے اور گندم ہیں - خاص کر بکری - بھیڑ - مچھلی اور بٹیر کے گوشت میں ان کی مقدار زیادہ ہے - ان کے استعمال سے گوشت بڑھتا ہے ٭

(۲) چربی - دیکھو - چراغ میں تیل موجود ہے - اس سے گرمی اور روشنی پیدا ہوتی ہے - اور چراغ جلتا بھی ہے - بعینہٖ یہی حالت ہمارے جسم کی چربی کی بھی ہے - اسی سے جسم میں حرارت پیدا ہوتی ہے - اور یہی اس حرارت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو قائم بھی رکھتی ہے۔ سرد علاقوں میں رہنے کے لئے جسم میں چربی کی خاص ضرورت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سردی سے بچنے کے لئے جسم کی حرارت صرف ہوتی ہے۔ جو خوراک سے پیدا ہوتی ہے۔ چربی کی زیادتی سے جسم موٹا ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر چربی۔ گھی۔ تیل۔ دودھ یا ان سے بنائی ہوئی چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔

(۳) نشاستہ۔ کام کرتے وقت جسم کا خرچ شدہ حصہ اس سے بہت جلد تیار ہوتا ہے۔ استعمال شدہ طاقت بحال ہوتی ہے۔ جسم کے خرچ شدہ حصّہ کے بدلے فوراً طاقت دینا نشاستہ کا کام ہے۔ یہ نشاستہ کاربوہائیڈریٹ یعنی کاربن اور ہائیڈروجن کا مرکّب ہے۔ یہ آلو۔ شکر قندی۔ کھانڈ۔ گندم۔ چاول اور پھلوں سے پیدا ہوتا ہے۔

(۴) نمک۔ خوراک کا یہ حصّہ ہڈیوں اور دانتوں کے بنانے میں کام آتا ہے۔ خوراک کے ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جسم کی بناوٹ کو درست رکھتا ہے۔ جسم کے بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ عام طور پر سوڈیم۔ پوٹاسیم اور کیلسیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے نمک مختلف خوراکوں سے حاصل کرکے مختلف
کام دیتے ہیں۔ سوڈیم کے نمک خون بڑھاتے
ہیں۔ پوٹاسیم کے خون اور ہڈیوں کو مدد دیتے
ہیں۔ کیلسیم کے نمک ہڈیوں اور دانتوں کو
بڑھانے اور مضبوط کرنے میں مدد دیتے ہیں۔
وہ جراثیم جو خوراک کو ہضم ہونے سے روکتے
یا جسم میں خرابی پیدا کرتے ہیں۔ نمک اُنہیں
مارتا ہے۔ یہ نمک قدرتاً ہر انسانی خوراک
میں موجود ہیں۔ کمی پورا کرنے کے لئے اسے
خاص مقدار میں روزمرہ استعمال کیا جاتا ہے۔

(د) پانی۔ انسانی جسم کے لئے بہت ضروری چیز
ہے۔ جسم کی اندرونی صفائی۔ حرارت کو معتدل
رکھنا۔ خون کو ضرورت کے مطابق پتلا کرنا
اس کا کام ہے۔ پانی کی کمی سے خون گاڑھا
ہو جاتا ہے۔ جس سے باریک باریک نالیوں
میں نہیں جا سکتا۔ غلیظ اور گاڑھا ہو کر
جسم کی تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ خوراک
پتلی کرتا ہے۔ جس سے بآسانی ہضم ہو جاتی
ہے۔ قبض دور کرتا ہے۔ جسم میں ٹھنڈک اور
طاقت پیدا کرنا ہے۔ خوراک میں سب سے
زیادہ ہے۔ اس کی اوسط مقدار ستر فی صدی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے ؛

(۶) وٹیمین - جسم کے لئے سب سے ضروری خوراک یہی ہے - یہی حصہ رگوں - پٹھوں - نسوں کو مضبوط کرتا ہے - اسی سے نظر کی تیزی اور پائداری حاصل ہوتی ہے - دماغ میں طاقت پیدا کرتی ہے - اس کی مختلف قسمیں ہیں - جن سے ہر ایک الگ الگ کام ہیں - عمر کی درازی اور بینائی کو بڑھانے والی وٹیمین دودھ - مکھن اور سبزیوں میں پائی جاتی ہے - پٹھوں کو مضبوط کرنے والی وٹیمین لیموں کی قسم کے پھلوں اور سبزیات میں پائی جاتی ہے ہڈیوں اور دانتوں کے بڑھانے میں کام آنے والی مچھلی اور گوشت میں پائی جاتی ہے - دھوپ میں پھرنے سے یہ خود بخود جسم میں پیدا ہوتی ہے ؛

(۷) لوہے کے اجزا - رنگت پیدا کرنے کا کام دیتے ہیں - جس خون میں فولاد کے ذرّات شامل نہ ہوں - وہ زرد اور سفیدی مائل ہو جاتا ہے - اس سے جسم کمزور اور ناقص ہو جاتا ہے - بھس اور زرد رنگت والے انسانوں کے لئے خون میں لوہے کے اجزا پیدا کرنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

از حد ضروری ہیں - ان سے جسم میں طاقت بھی پیدا ہوتی ہے +

مندرجۂ بالا موٹے موٹے اجزا کے بیان سے سرسری صورت سمجھ میں آ گئی ہوگی - ہمارے جسم میں عام طور پر یہ حصّے شامل ہیں :-

(۱) نائٹروجن (۲) کاربن (۳) آکسیجن (۴) ہائیڈروجن (۵) سلفر (۶) فاسفورس (۷) کیلسیم (۸) لوہا (۹) سوڈیم پوٹاسیم کے اجزا شامل ہوتے ہیں - انہی اجزا کی ہمارے جسم کو ضرورت ہے +

اچھی غذا کی ضرورت

اچھی غذا سے مراد وہ غذا ہے - جو سادہ صاف اور ستھری اشیا سے صاف ستھرے اور صحیح طریق پہ پکائی گئی ہو - اس کے لئے صاف برتن صاف اور ستھری جگہ استعمال کی گئی ہو - اس طرح کی تیار کی ہوئی صاف برتنوں میں ڈال کر صاف جگہ چن کر کھائی جائے +

غذا کی صفائی از حد ضروری ہے - غذا ہی ہے - جس نے ہمارے جسم کے اندر جا کر خون بننا ہے - اس کی معمولی خرابی جسم کی بڑی خرابی کا باعث ہو سکتی ہے - جس قدر غذا صاف ہوگی - اسی قدر بہتر اور صحیح خون بنیگا - ہمارا پیٹ ہمارے جسم کو خون مہیا کرنے کا منبع ہے - منبع کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خرابی سارے جسم کی خرابی کا باعث ہؤا کرتی ہے - یاد رکھو - صاف اشیا سے صاف جگہ پر صاف برتنوں میں صاف طریق پر صاف ہاتھوں سے غذا تیار کرکے صاف ہاتھوں سے کھاؤ - صاف خون پیدا ہوگا ٭

غذا کب کھائی جائے

یہ مشہور بات ہے کہ "جب بھوک لگے - کھانا کھاؤ" اس کا مدعا یہ ہے - کہ معدہ سے پہلا ذخیرہ خوراک ختم ہو جائے - تو اُسے اور غذا کی ضرورت ہوتی ہے - یہی ضرورت بھوک کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے - لیکن اس اصول کے ساتھ ایک دو اَور باتوں کی بھی ضرورت ہے - وہ یہ کہ کھانا وقت پر کھاؤ - وقت پر بھوک لگیگی - معدہ بھی وقت کا پابند ہو جائیگا - اس سے تم نہایت اطمینان اور آرام سے کھانا کھاؤ گے - وقت پر بھوک لگے - اور اطمینان سے کھایا جائے - تو عمر بھر کسی بیماری کا نام بھی نہ پاؤ گے ٭

یورپ کے رہنے والوں کو دیکھو - اُن کے کھانے کے اوقات معین ہیں - کھانے کے وقت وہ ہر کام کو چھوڑ دیتے ہیں - آرام اور اطمینان سے کھانا کھاتے ہیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھانا کھانے سے پہلے یہ دیکھو کہ (۱) وقت پہ پاخانہ آچکا ہے (۲) معدہ صاف ہے جس کی آسان علامت بھوک ہے - بھوک نہ لگے - تو یہ سمجھ لو - کہ معدہ نے تمہیں اپنی خرابی کا پتہ دے دیا ہے - اب اگر تم بے توجہی سے اسے بھر کر کام پہ لگا دوگے تو یہ پہلے سے زیادہ بیمار ہوگا - جس کے لئے بعد میں تمہیں سخت تکلیف اٹھانی پڑیگی ٭

عام غذا اور اس کے اجزا ہماری غذا میں عام طور پر آٹا - گوشت - چاول - گھی - سبزی - دودھ اور دال استعمال میں آتے ہیں - غذا کے اجزا کے بیان میں تمہیں یہ بتایا گیا ہے - کہ غذا کے کون سے حصے ہیں - اور وہ ہمارے جسم میں کیا کیا کام دیتے ہیں - اب ہر چیز کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے کہ اس میں پروٹین - چربی - نشاستہ کی کیا مقدار ہے :-

نمبر شمار	مقدار	پروٹین	چربی	نشاستہ	پانی وغیرہ
1	آٹا 12 اونس یا 342 گرام	46.8 گرام	6.5 گرام	244.2 گرام	باقی
2	گوشت 2 " یا 57 "	11.9 "	3.9 "	×	"
3	سبزی 8 " یا 228 "	4.4 "	.4 "	31.8 "	"
4	گھی 1½ " یا 142 "	×	34.6 "	×	"
5	دال 1 " یا 88 "	6.5 "	1.- "	16.2 "	"
6	چاول 6 " یا 182 "	13.8 "	6.5 "	133.8 "	"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ماہرین علم طب کا یہ خیال ہے کہ جس خوراک میں پروٹین ایک سے ڈیڑھ چھٹانک چربی ایک چھٹانک اور نشاستہ تین سے چار چھٹانک تک شامل ہو۔ وہ بہترین غذا ہے۔ پانی کی مقدار اس کے علاوہ ہے۔

غذا کی حفاظت غذا کچی ہو یا پکائی ہوئی۔ اس کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ غذا کو مکھی سے ہمیشہ بچاؤ۔ مکھی تمہاری دشمن ہے۔ اسے دیکھو۔ ہر گندی سے گندی چیز پر جا بیٹھتی ہے۔ وہاں سے اڑ کر تمہارے کھانے۔ کھانے کے برتن ہاتھ منہ پر آ موجود ہوتی ہے۔ اس کا جسم اس کی ٹانگیں اس کے پر اور اس کے بال غلاظت سے بھرے ہوتے ہیں۔ جہاں بیٹھے۔ وہاں غلاظت سے بیماریوں کے جراثیم ہمراہ لے آتی ہے اور جہاں بیٹھتی ہے وہاں جا چھوڑتی ہے۔ ہیضہ۔ آنکھوں کی بیماریاں۔ پیچش وغیرہ اسی کی کارستانیاں ہیں۔ اپنی غذا اور غذا کے برتن اس سے ہمیشہ محفوظ رکھو۔ کھانا اور کھانے کے برتن جالیوں میں رکھو۔ جہاں تک ہو سکے مکھی کم کرنے کی کوشش کرو۔

دودھ دودھ مکمل غذا ہے۔ تم اسے بے تکلف استعمال کرتے ہو۔ لیکن یہ خیال رہے۔ کہ یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت جلد خراب ہو جاتا ہے - ہوا میں اڑنے والی غلاظت - خراب ہاتھ - خراب برتن ہر ایک اسے خراب کر دیتے ہیں - اسے صاف اور ستھرے برتن میں رکھو - پینے سے پہلے دو تین بار اُبالو - خراب دودھ کے استعمال سے تپ دق - تپ محرقہ - پیچش اور سنگرہنی جیسی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں - خیال رہے کہ گائے کے جسم میں تپ دق کا مرض ہوتا ہے - جو دودھ کے استعمال سے انسانی جسم میں منتقل ہو جاتا ہے - بھینس کا دودھ ان جراثیم سے پاک ہوتا ہے - گائے کا دودھ استعمال کرنا چاہو - تو اچھی تندرست گائے کا دودھ لو - اور اسے اچھی طرح گرم کرکے پیو - گائے رکھنی چاہو - تو اُسے صاف اور ستھری جگہ پر رکھو - دوہتے وقت اُس کے تھنوں کو اچھی طرح دھوؤ - دوہنے والے کے ہاتھ اور لباس صاف ستھرا ہو - برتن صاف ہوں - دوہنے کے بعد اسے بہت احتیاط سے صاف ستھری جگہ پر رکھو - ہر قسم کے دودھ کے دوہنے اور استعمال کرنے میں کافی غور و پرداخت سے کام لو - مختلف دودھ اور ان کے اجزا کی صورت یہ ہے :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام دودھ	پروٹین فی صدی	نشاستہ فی صدی	چربی فی صدی	نمک فی صدی	پانی فی صدی
۱ عورت کا دودھ	2.9	5.8	2.9	.01	88
۲۔ بکری کا دودھ	3.6	4	4.2	.5	87.5
۳۔ گائے کا دودھ	4.09	4.8	3.7	.07	86.8
۴۔ بھینس کا دودھ	4.4	4.8	9.	.8	81.
۵۔ گدھی کا دودھ	1.7	5.5	1.	.4	91.1

دودھ کا طاقتور یا کمزور ہونا چربی کی مقدار پر منحصر ہے۔ جس دودھ میں چربی زیادہ ہے۔ اس کا استعمال طاقتور آدمی ہی کر سکتے ہیں۔ بیمار یا کمزور اور بچوں کے لئے وہی دودھ اچھا ہے۔ جس میں چربی کی مقدار کم ہو۔

پانی ناقص اور خراب پانی پینا سخت نقصان دہ ہے۔ ہمیشہ صاف اور ستھرا پانی استعمال کرو۔ بہتر ہوگا کہ کنوؤں کو سال میں کم از کم دو دفعہ پوٹاشیم پرمینگنیٹ دوائی سے صاف کرو۔ یا پانی کو استعمال میں لانے سے پہلے ایک دفعہ اُبال لو۔ پانی کے برتن صاف ستھرے ہوں۔ اُن کو ننگے منہ نہ رکھو بلکہ ڈھانپ کر رکھو۔ جہاں ممکن ہو نل کا پانی استعمال کرو۔ یہ نسبتاً بے ضرر ہوتا ہے۔ اگلی فصل میں ہم اس کا حال ذرا مفصل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بتاتے ہیں ؛

سوالات

۱۔ سانس لینے سے کیا مراد ہے۔ ہمیں سانس لینے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے ؟

۲۔ صاف ہوا۔ روشنی کی ضرورت واضح کرو ؛

۳۔ گھر کی صفائی کیوں ضروری ہے۔ اور کس طرح کرنی چاہیئے ؟

۴۔ ناقص اور عمدہ مکان میں کیا فرق ہے۔ ان میں رہنے والوں کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے ؟

۵۔ جسم اور جسم کے ہر حصّہ کی صفائی کیوں ضروری ہے ؟

۶۔ آنکھ اور ناخن کی صفائی کیوں ضروری ہے۔ ان کے میلے اور گندے ہونے سے کیا کیا نقصان ہیں ؟

۷۔ عمدہ اور صاف غذا کیوں ضروری ہے۔ ناقص غذا سے کیا نقصان ہیں ؟

۸۔ غذا کے بڑے بڑے حصّے کون سے ہیں۔ اور وہ کس کام آتے ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل سوم

پانی

پانی ہماری زندگی کے قائم رکھنے اور ضروریات کے پورا کرنے کے لئے یہ بہت ضروری چیز ہے۔ حیوانات کا اسی پر گزارہ ہے۔ نباتات کی زندگی کا سہارا یہی ہے۔ غرضیکہ تمام دنیا کی ہر چیز کو اس کی ضرورت ہے۔ ہر ایک اسے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق حاصل کرتا ہے۔

پانی ہماری غذا کا ضروری حصّہ ہے۔ غذا کے لئے ہمیشہ صاف ستھرا پانی استعمال کرنا چاہئے۔ صفائی اور عمدگی کے لحاظ سے پانی کی ترتیب یہ ہے:۔

(۱) بارش کا پانی تمام پانیوں سے بہتر ہے۔ اسے حاصل کرنے کا آسان ذریعہ یہی ہے۔ کہ کسی صاف برتن میں اپنے گرد و نواح کی بلند ترین جگہ سے حاصل کیا جائے۔ گو پہلی بارش برستے وقت ہوا کے خاکی ذرات اس میں شامل ہو جاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - مگر بعد میں ہوا کے اندر خاکی ذرات بہت کم رہتے ہیں - اس وقت جمع کرنے سے خالص پانی حاصل ہو سکتا ہے +

۲ - چشمہ کا پانی بارش کے پانی کے دوسرے نمبر پر چشمہ کا پانی ہے - یہ بھی مقابلتاً صاف اور عمدہ ہوتا ہے - بعض جگہوں میں اس قسم کے پانی میں مختلف معدنی اجزا ملے ہوتے ہیں - جہاں یہ پانی دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے - پینے کے لئے عام چشموں کا پانی بہترین پانی ہے +

(۳) کنوئیں کا پانی ہمارے ہاں عام طور پر کنوؤں کا پانی استعمال کیا جاتا ہے - بارش کا پانی مختلف راہوں سے رس رس کر زمین کی نچلی سخت تہوں تک پہنچ کر جمع ہو جاتا ہے - جسے کنوئیں کھود کھود کر نکالتے ہیں - کنوئیں اور چشمے کے پانی میں یہ فرق ہوتا ہے - کہ چشموں کا پانی بلند پہاڑوں پر برسنے والی بارش کا پہاڑوں میں جذب ہو کر نکلنے والا حصّہ ہوتا ہے - اور کنوئیں کا پانی زمین میں جذب ہؤا پانی ہے - پہاڑوں کی بلند سطح پر اس قدر غلاظت نہیں ہوتی - جتنی زمین پر ہو سکتی ہے - اس لئے کنوئیں کے پانی سے چشمے کا پانی بہتر ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنوئیں کے پانی کو بھی اگر احتیاط سے رکھا جائے تو مفید ہے۔ احتیاط کی صورت یہ ہے۔ کہ

کنوئیں کی بناوٹ

کنواں پختہ اور مضبوط ہو۔ اس کا کنارہ پختہ اور مضبوط ہو۔ اس کا کنارہ سطح زمین سے بلند ہو۔ اس کا منہ ضرورت کے وقت کھولا جائے۔ ورنہ بند رہے۔ تاکہ ارد گرد کی مٹی ہوا کے خاکی ذرّات اس میں گر کر جمع نہ ہوں۔ ہمیشہ ایک ہی ڈول سے جو صرف پانی نکالنے کے لئے کنوئیں پر موجود ہو۔ پانی نکالا جائے۔ یہ ڈول ہمیشہ صاف اور ستھرا رہے۔ کنوئیں کو سال میں دو تین دفعہ لال دوائی (پوٹاشیم پرمینگنیٹ) ڈال کر صاف کیا جائے۔ ایسے کنوئیں کے کنارے پر جس کا پانی پینے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ کپڑے نہ دھوئے جائیں۔ اور نہ ہی نہایا جائے۔ مویشیوں کو پانی پلانے کے لئے الگ اور دور جگہ بنائی جائے۔

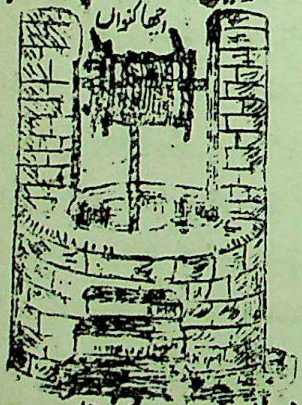
اچھا کنواں

تاکہ یہ کنواں ہر طرح کی غلاظت سے محفوظ رہے۔ اچھے کنوئیں کے لئے ان باتوں کا ہونا ضروری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے :-

(۱) ہموار اور اونچی جگہ ہو۔ گندی نالی - چھپڑ - جوہڑ سے کافی دور ہو - غلاظت کا ڈھیر نزدیک نہ ہو +

(۲) اندر اور باہر کے کنارے - ارد گرد کا چبوترہ اچھی طرح پختہ ہو - چبوترہ کم از کم 6 فٹ چوڑا ہو - منڈیریں ۴ فٹ ۲ فٹ بلند ہوں +

(۳) پانی نکالنے کے لئے ایک زنجیر اور ایک ڈول ضرور ہو - جو صاف رہے +

(۴) کنوئیں کے منہ پر ڈھکنا ہو - جو ضرورت کے وقت کھولا جا سکے اور بند ہو سکے +

پمپ کنوئیں کا پانی نکالنے کے لئے واٹر پمپ کا طریقہ سب سے بہتر ہے - کنوئیں میں واٹر پمپ لگا کر اس کا منہ بند کر دو - ایسی جگہوں میں جہاں کنواں کھودنے کے بغیر ہی زمین میں واٹر پمپ لگایا جا سکتا ہے - واٹر پمپ لگانا زیادہ اچھا ہے - وہاں یہ ضروری ہے - کہ واٹر پمپ کے ساتھ دو گز کے قریب نصف قطر جگہ اونچی ہو - اور اس کے ارد گرد قریباً ایک گز نصف قطر کی جگہ ہو جو سیمنٹ سے پختہ کی گئی ہو - تاکہ نکالا ہوا پانی دوبارہ رس رس کر اندر نہ چلا جائے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانی کا جمع کرنا

بعض علاقوں میں جہاں چشمے، کنوئیں یا واٹر پمپ (نلکا) کا پانی میسر نہیں آ سکتا۔ بارش کا پانی جمع کیا جاتا ہے۔ اگر یہ پانی گرد و نواح سے کافی بلندی پر پختہ اور بڑے بڑے وسیع حوضوں میں جمع کیا جائے۔ تو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سطح زمین سے نیچے حوضوں یا چھپڑوں میں جمع شدہ پانی پینے کے کام کا نہیں ہوتا۔

پانی کس طرح غلیظ ہو جاتا ہے

پانی برستے وقت ہوا سے خاکی ذرّات وغیرہ پانی میں مل جاتے ہیں۔ برستے وقت یا برسنے کے بعد سطح زمین پر کی غلاظتیں پانی میں شامل ہو جاتی ہیں۔ جو پانی کے ساتھ حل ہو کر زمین میں رس جاتی ہیں۔ پانی کے منبع میں ہوا کے ذریعے یا ارد گرد سے مختلف قسم کی غلاظتیں پڑ جاتی ہیں۔

پانی کے منبع کے کنارے پر کے درختوں کے پتے گر کر پانی کو خراب کر دیتے ہیں۔ پانی نکالنے اور جمع رکھنے کے طریقے ناقص ہونے سے غلاظتیں مل جاتی ہیں۔ پانی کی یہ عام خاصیت کہ اس میں چیزیں حل ہو جاتی ہیں۔ اس میں مختلف اشیا کے ملنے سے اسے خراب کر دیتے ہیں۔

پانی کس طرح صاف کیا جا سکتا ہے

پانی کو قدرت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خود بخود صاف کرتی ہے - وہ یوں کہ زمین میں رستے ہوئے پانی کو مختلف قسم کی مٹی سے گزرنا پڑتا ہے - ریت سے گزرتے وقت جراثیم وغیرہ رک جاتے ہیں اور پانی خود بخود صاف ہو جاتا ہے - ہوا کی آکسیجن اور سورج کی کرنیں اسے ہر وقت صاف کرتی رہتی ہیں - مچھلیاں پانی میں حل شدہ علاظت وغیرہ کو کھاتی رہتی ہیں +

انسان نے بھی پانی صاف کرنے کے مختلف طریقے بنا رکھے ہیں - سب سے بہتر طریقہ کشید کا ہے - اس میں پانی کو حرارت سے تبخیر کرکے ٹھنڈے برتنوں میں جمع کر لیا جاتا ہے - اِس کے علاوہ اُبال کر اُس کے اندر کے تمام جراثیم مار دئے جاتے ہیں - بعض ایسی دوائیں ڈالی جاتی ہیں جن سے پانی کے جراثیم فوراً مر جاتے ہیں - اس عمل کے لئے پوٹاسیم پرمینگنیٹ یا لال دوائی اور نیلا تھوتھا بہت مفید ہے - پھٹکری کی بہت معمولی مقدار بھی پانی کی غلاظتوں کو تہ نشین کر دیتی ہے - ایسی جگہیں جہاں پانی چشمے یا کوئیں کے ذریعے نہ مل سکے - بڑے پیمانے پر عمل تقطیر سے صاف کرتے ہیں - وہ یوں کہ

(۱) گھڑوں کے ذریعے - شکل نمبر ا کے مطابق چار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھڑے اوپر نیچے رکھے جاتے ہیں۔ ا گھڑے
میں عام پانی ڈالتے ہیں۔ گھڑے کے نچلے
سوراخ کے ذریعے ب گھڑے میں پانی جاتا
ہے۔ وہاں ریت ہے
ریت سے گزرتے وقت
اس کی غلاظتیں ریت
میں رہ جاتی ہیں۔
ب گھڑے کے نچلے
سوراخ سے ج میں
جاتا ہے۔ کنکر اسے
اور صاف کرتے ہیں۔
پھر وہ گھڑے میں ٹپکتا
ہے۔ جہاں یہ اچھی
طرح صاف ہو کر پہنچتا ہے +

شکل نمبر ا

(۲) اگر زیادہ مقدار میں پانی کی ضرورت ہو۔
تو ان گھڑوں کی بجائے بلند سطح پر حوض
بنائے جاتے ہیں۔ ان حوضوں کی بناوٹ بہت
پختہ اور صاف ہوتی ہے۔ عام طور پر سیمنٹ
سے بنایا جانا مفید ہے۔ نچلے گھڑے کی بجائے
ٹونٹی دار حوض بنانا مفید ہے۔ جہاں سے حسب
پانی لیا جا سکتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھڑوں میں پانی رکھتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ کہ گھڑے صاف ستھری جگہ رکھے ہوں۔ ان میں کسی قسم کی غلاظت نہ جا سکے۔ ان کے منہ بند ہوں۔ عام طور پر نئے گھڑے استعمال کئے جائیں۔ پرانے گھڑوں کو صاف کرنے کی ضرورت نہیں۔ مٹی کے سوا کسی اور دھات کے گھڑے اس کام کے لئے استعمال نہ کئے جائیں +

تھوکنا تم نے اکثر جگہ یہ لکھا دیکھا ہوگا "تھوکنا منع ہے"۔ "تھوکنا سخت منع ہے"۔ جانتے ہو۔ یوں کیوں لکھا جاتا ہے۔ تم میں سے اکثر ایسے بھی ہیں۔ جن کے جسم تندرست نہیں۔ ان کے جسم میں کوئی نہ کوئی بیماری ہے۔ ان کے منہ سے نکلی ہوئی تھوک کے ساتھ ان کے جسم کے جراثیم بھی نکل آتے ہیں۔ جو تھوک خشک ہو جانے پر ہوا میں مل کر تمہارے اور ساتھیوں کو بیمار کر دیتے ہیں۔ ایک انسان کی بیماری تھوک کے ذریعے دوسروں تک چلی جاتی ہے۔ بیماروں کی تعداد بڑھتی ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہر جگہ یہ ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ "تھوکنا منع ہے" اس کے علاوہ یہ ایک مکروہ عادت ہے۔ تمہارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

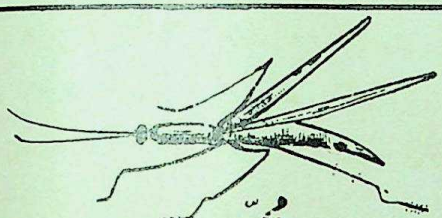

مچھّر

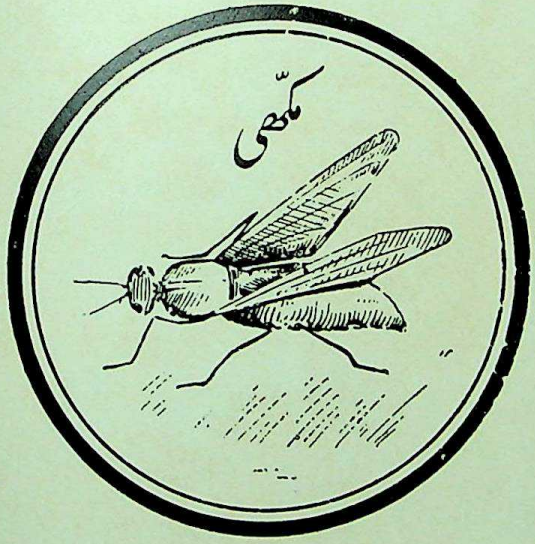

پسّو

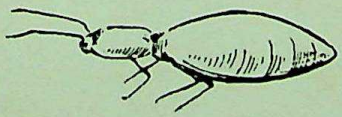

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسروں بھائیوں کو اس سے کراہت آتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ ایسی جگہ تھوکو۔ جہاں سے تمہاری تھوک دوسروں کی تکلیف کا باعث نہ ہو۔

سوالات

۱۔ پانی میں غلاظتیں کس طرح مل جاتی ہیں؟
۲۔ استعمال کے لئے بہترین پانی کون سا ہے اور کیوں؟
۳۔ عمدہ کنوئیں کے اوصاف بیان کرو۔
۴۔ پانی کس طرح صاف کیا جا سکتا ہے؟
۵۔ واٹر پمپ کے استعمال سے کون کون سے فائدے ہیں؟
۶۔ "تھوکنا منع ہے"۔ اس کی تشریح کرو۔

فصل چہارم

ہمارے گھریلو دشمن (مکھی)

گھریلو دشمن

تمہارے ارد گرد اندر باہر چند چھوٹے چھوٹے کیڑے اُڑتے پھرتے چلتے نظر آتے ہیں۔ تم ان کو بہت کم قیمت خیال کرتے ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن یہ یاد رہے کہ دشمن کو حقیر اور بیچارہ سمجھنے والے ہمیشہ نقصان اُٹھایا کرتے ہیں - یہ چھوٹے چھوٹے دشمن تمہاری جان لینے کے درپے ہیں - ان سے بچو - انہیں گھروں میں نہ رہنے دو - تمہاری زندگی عذاب کر دینگے ۔

جانتے ہو - یہ دشمن کون ہیں - آؤ - تمہیں بتائیں - یہ دشمن مکھی - مچھر - پسو اور جوئیں ہیں - نام سن کر تم ضرور حیران ہوتے ہوگے - مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ہیضہ - موسمی بخار - طاعون - تپ دق - پیچش وغیرہ جیسی نامراد امراض پیدا کرتے اور انہیں ایک سے دوسرے تک پہنچانے کا باعث ہیں - آؤ - اب تمہیں ان بیماریوں کی مختصر سی کیفیت سمجھائیں اور بتائیں - کہ ہمارے گھریلو دشمن ہماری جان کے کس قدر لاگو ہیں ۔

(۱) ہیضہ

ہیضہ کی بیماری پانی میں رہنے والے چھوٹے چھوٹے جراثیم کے ذریعے پیدا ہوتی ہے - پانی کے ذریعے خواہ اُسے پیا جائے یا خوراک کے ذریعے انتڑیوں تک پہنچایا جائے - یہ پہنچتے ہی اپنا کام شروع کر دیتے ہیں - سخت اسہال شروع ہو جاتے ہیں - بعض اوقات قے بھی جاری کر دیتے ہیں - ان کے بعد انتڑیوں سے خون میں داخل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو جاتے ہیں۔ جس سے انسان کمزور اور نحیف ہو جاتا ہے۔ طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ رگ اور پٹھے کھچ جاتے ہیں۔ مریض چند گھنٹوں میں مر جاتا ہے۔

جب ہیضہ کے مریض کو اسہال اور قے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو اس کی غلاظت میں جو جسم سے باہر آتی ہے اس قدر جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ کہ اگر ان کا ایک قطرہ پانی سے بھرے ہوئے کنوئیں میں گر جائے۔ تو سارا پانی بیماری پیدا کرنیوالا ہو جاتا ہے۔ جہاں غلاظت دیکھی مکھی فوراً آ پہنچی۔ اور ٹانگوں۔ سونڈ۔ پروں۔ منہ وغیرہ پر جہاں جہاں یہ جراثیم لگ سکے لگائے۔ وہاں سے اڑی۔ کھانوں پر۔ پانی کے برتنوں پر۔ بستر پر۔ ہاتھوں پر۔ منہ۔ سر۔ آنکھوں پر جہاں اس کی مرضی ہوئی آ بیٹھتی ہے۔ اور اپنا جسم صاف کرنے کے لئے تمام جراثیم وہیں گرا دیتی ہے۔ آپ پھر دوبارہ وہاں جا پہنچتی ہے اور جراثیم لانے کی فکر کرتی ہے۔

چونکہ مکھی ایک نہیں دو نہیں دس نہیں بیس نہیں۔ بے اندازہ تعداد میں موجود ہیں اور سب اسی کام میں مصروف ہوتی ہیں۔ اس لئے ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو دن کے اندر تمام گاؤں میں ہیضہ اس کثرت سے پھیلاتی ہیں کہ ہر چھوٹا بڑا اس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ انسان مرنے شروع ہوتے ہیں۔ اب تو تمہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔ یہ چھوٹی سی چیز ہماری کس قدر دشمن ہے۔

حفظ ماتقدم:۔

(۱) کچّے اور گلے سڑے پھل مہینہ پیدا کرتے ہیں۔ ایسے پھل نہ کھاؤ۔ اور نہ ہی انہیں بازاروں میں بکنے دو۔

(۲) خراب اور ناقص باسی کھانا ہیضے کے دنوں میں سخت مضر ہے۔ اس سے ہمیشہ بچو۔

(۳) گندہ اور میلا پانی ہیضہ پیدا کرتا ہے۔ اُسے کہیں استعمال نہ کرو۔

(۴) ہیضہ کے جراثیم پانی اور دودھ میں آسانی سے شامل ہو جاتے ہیں۔ ہیضہ کے دنوں میں ان کے استعمال میں خاص احتیاط برتو۔ پانی دواؤں کے ذریعے یا اُبال کر صاف کرو۔ دودھ بغیر ابالے نہ پیو۔

(۵) معدہ۔ جگر اور آنتوں کی غلاظت سے پیدا ہوتا ہے۔ انہیں ہمیشہ درست رکھو۔

(۶) گندی اور خراب ہوا کھانے پینے کی تمام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چیزوں کو خراب کر دیتی ہے۔ اس لئے تمام برتن ڈھانپ کر رکھو۔

ہیضہ کے دنوں میں ہیضہ کے مریض سے بچنے کے لئے :-

(۱) اس پانی یا خوراک کو جو مریض نے استعمال کی ہو۔ فوراً دبا دو۔ ہرگز استعمال نہ کرو۔

(۲) مریض کے پاس یا اس کے کمرہ میں کوئی خوراک۔ پانی۔ پھل نہ رکھو۔

(۳) تمام گاؤں میں ٹیکہ لگواؤ یا کم از کم تیمار دار اور گھر کے تمام آدمی ٹیکہ لگوائیں۔

(۴) تیمار کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھ اچھی طرح صاف کر کے کھانا کھائے۔ یہ کوشش کرے۔ کہ مریض کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہی اس کا انتظام ہو۔

(۵) مریض کا لباس۔ بستر۔ برتن یا کوئی اور چیز۔ کنوئیں۔ ندی۔ نالے۔ تالاب یا کسی ایسے پانی پر جسے لوگ استعمال کرتے ہوں۔ صاف نہ کئے جائیں۔

(۶) مریض کے کپڑے جلا دئے جائیں تو بہتر ورنہ کم از کم سخت روشن دھوپ میں رکھو۔ اس سے تمام جراثیم مر جائینگے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۷) مریض کو قے اور پاخانہ ایسے برتن میں کراؤ۔ جس میں پہلے سے خشک مٹی یا چونہ نصف تک بھرا ہو۔ جب وہ قے یا پاخانہ کر چکے تو اسے فوراً مٹی میں دبا دو۔ یا جلا دو۔ برتن کو فینائل سے اچھی طرح دھو لو۔

(۸) جس کپڑے سے قے یا پاخانہ کی غلاظت لگ جائے۔ اسے فوراً جلا دو۔

(۹) مریض کے کمرے میں گندھک۔ گوگل اور لوبان جلاؤ۔ تاکہ ہوا صاف رہے۔

(۱۰) تمام کنوؤں۔ نالیوں اور پانی کے ذخیروں میں پرمینگنیٹ اف پوٹاش (لال دوائی) ڈالو۔

(۲) چیچک یہ وہ ظالم مرض ہے۔ جس سے ہزاروں بچے ہر سال موت کے گھاٹ اترتے ہیں۔ ہزاروں کے چہرے بدنما ہزاروں کے اعضا بیکار ہو جاتے ہیں۔ لطف یہ اس ظالم مرض کو جہالت کی وجہ سے ہم ماتا۔ دیوی وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں۔ اور اس کے نام پر بھینٹ چڑھاتے ہیں اور علاج یا پرہیز سے جان چراتے ہیں۔

یہ مرض خون میں شامل ہونے والے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ جراثیم سانس کے ذریعے منہ یا ناک کے راستے جسم میں داخل ہو جاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - مریض کے چھونے اس کے پاس بیٹھنے سے یہ مرض ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہے +
ظالم مکھی اس مرض کے پھیلانے میں نمایاں حصہ لیتی ہے - چھوٹے چھوٹے نادان بچے جو اس مرض میں عام مبتلا ہوتے ہیں - اس کا شکار ہیں - یہ فوراً دانوں پہ جا بیٹھتی ہے وہاں سونڈ - ہاتھ - پاؤں وغیرہ جس طرح ہو سکے - جراثیم لے اڑتی ہے - اور دوسرے بچوں تک پہنچاتی ہے +

حفظ ماتقدم :-

(۱) مریض سے ہمیشہ الگ رہو - مریض کے کمرے میں چھوٹے بچوں کو لے جانے سے انہیں یہ مریض فوراً شروع ہو جاتا ہے +

(۲) مریض کے کپڑوں - بستر اور استعمال کی اور چیزوں کو مت چھوؤ +

(۳) مریض کے استعمال کی اشیاء ہمیشہ فینائل وغیرہ میں دھو کر صاف کرو یا کم از کم سخت دھوپ سے صاف کرو +

(۴) بچوں کو چھ ماہ کی عمر سے پہلے ٹیکہ کرو - اس کے بعد ہر تیسرے سال ٹیکہ لگاؤ +

(۵) چیچک نکل آنے پر ڈاکٹر سے مشورہ لو +

(۶) چیچک اچھا ہونے پر چھلکے آگ میں جلا دو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) تپ دق — یہ مرض خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ جراثیم انسانی پھیپھڑوں کو کھاتے ہیں۔ جس سے پھیپھڑے بیکار ہو جاتے ہیں۔ ابتدا میں زکام۔ نزلہ۔ ہلکا بخار۔ بعض دفعہ شدت کا بخار بھی ہوتا ہے۔ کھانسی شروع ہو جاتی ہے کھانسی اور بخار مسلسل یا وقفہ وقفہ کے بعد آتا رہتا ہے۔ کھانسی سے خون بلغم یا صرف بلغم نکلتی ہے۔

اس نامراد سے ہمارے ملک میں ہزارہا بندگانِ خدا ہر سال مرتے ہیں۔ تپ دق کے مریض کا تھوک اس بیماری کے پھیلانے کا باعث ہوتا ہے۔ سانس اور پاخانہ سے بھی اس کے جراثیم پھیلتے ہیں۔ مکھیاں اس مرض کے پھیلانے میں زیادہ حصہ لیتی ہیں۔ جہاں تھوک گرا پڑا ملے۔ اس پہ بیٹھ کر جراثیم اڑائے پھرتی ہیں۔ اور دوسرے صحیح اور تندرست انسان تک پہنچاتی ہیں۔

مرض کے اسباب:۔

(۱) بیمار سے بیماری پھیلتی ہے۔ جس کو مریض کا سانس۔ بچا کھچا کھانا۔ پانی۔ تھوک پاخانہ بڑھاتے ہیں۔ مکھیاں پاخانے۔ پیشاب اور تھوک پر بیٹھ کر دوسری جگہ پہنچاتی ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) تپ دق کے مریض سے ملنے جلنے۔ بیٹھنے۔ کھانے پینے سونے سے یہ مرض ہو جاتا ہے ۔

(۳) تنگ تاریک مکانوں اور گنجان آباد علاقوں میں رہنے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔

(۴) غلاظت اور رطوبت سے اس کی ابتدا ہوتی ہے ۔

(۵) نوجوانی کی ابتدائی بد اعمالی اس مرض کی ابتدا ہے۔ جو نوجوان اپنی صحت کا خیال نہ رکھے۔ باقاعدہ ورزش نہ کرے۔ اپنے اوقات کا بہترین حصّہ روشنی اور کھلی ہوا میں بسر نہ کرے۔ وہ یقیناً تپ دق میں مبتلا ہوگا ۔

علاج :۔

(۱) مریض اور مریض کے لوازمات سے الگ رہو ۔

(۲) مریض رفع حاجت کے لئے کھیتوں میں جائے جہاں عام روشنی اور کھلی ہوا ہو۔ رفع حاجت کے بعد غلاظت کو مٹی سے دبا دے ۔

(۳) دوڑو اور خوب ورزش کرو۔ تاکہ تمہارے پھیپھڑے کھل کر کام کریں۔ اور مضبوط ہو جائیں۔ تمہارا جسم جس قدر مضبوط ہوگا۔ اس مرض سے اتنا ہی بے فکر رہو گے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) تازہ اور کھلی ہوا میں رہو۔
(۵) غلیظ تنگ و تاریک۔ نمدار مکانات اور چھوٹی گلیوں میں قطعاً رہائش نہ کرو۔
(۶) بچپنے کی شادی اس مرض کی ابتدا ہے۔ خواہ مرد یا عورت۔
(۷) مریض کے کمرے کو مکھیوں سے صاف کرو۔
(۸) فرش۔ کمرے اور گلیوں میں نہ تھوکو۔ بلکہ تھوک کو دبا دو۔ یا فینائل وغیرہ کے لوشن میں گراؤ۔

سوالات

۱۔ مکھی بیماری پھیلانے میں کس طرح امداد کرتی ہے اور یہ کہاں تک مضر ہے؟
۲۔ ہیضہ کس طرح پھیلتا ہے۔ اس سے بچنے کے طریقے لکھو۔
۳۔ ہیضہ کن کن اشیا سے پیدا ہوتا ہے۔ انہیں کس طرح دور کروگے؟
۴۔ چیچک کسے کہتے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے تم کیا کروگے؟
۵۔ تپ دق کا مرض کس طرح پھیلتا ہے۔ اس کے پیدا ہونے کے اسباب لکھو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمارے گھریلو دشمن (پسّو۔ مچھّر)

طاعون

ہمارے سارے گھریلو دشمن تمام متعدّی کے پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔ مگر بعض تو خاص بیماریوں کے پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں۔ طاعون کا ذمہ وار پسّو۔ ہے +

طاعون عربی لفظ ہے۔ جس کا مادہ طاعن۔ معنی بھالا یا نیزہ ہے۔ طاعون کے معنی بھالا مارنا یا نیزہ مارنے کے ہیں۔ مریض کو گلٹی سے اسی طرح تکلیف ہوتی ہے۔ جس طرح بھالا لگنے سے۔ دراصل یہ بیماری چوہوں کی ہے۔ چوہوں کی کثرت۔ تاریک مکانوں میں ان کی رہائش اس بیماری کے پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ جس وقت یہ بیماری چوہوں میں شروع ہو جائے۔ تو وہ کثرت سے مرتے ہیں۔ ان کے مرنے کی عام علامت یہ ہے۔ کہ یہ بے خود ہو کر روشنی کی طرف آتے ہیں۔ اور وہیں مر جاتے ہیں۔ پیاس سے بیتاب ہوتے ہیں سخت گھبرا کر جان دیتے ہیں +

پسو چوہے کی جوئیں ہیں۔ وہ اس کا خون چوستے ہیں۔ لمبی سونڈ اس کے جسم میں داخل کرتے ہیں۔ جس سے جسم کے اندر کے جراثیم اس کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سونڈ میں خون کے ہمراہ داخل ہو جاتے ہیں۔ چوہے کے مرجانے کے بعد اس کا خون سرد ہو جاتا ہے۔ پسّو خون نہیں چوس سکتے۔ چوہے مرتے وقت بلوں سے باہر روشنی میں آتے ہیں۔ جہاں مرکر پسو وہیں چھوڑتے ہیں۔ یہ پسّو بھوکے ہو ہوکر خوراک کی تلاش میں پھرتے ہیں۔ انسان بھی وہیں موجود ہے اس کے جسم پر چڑھ جاتے ہیں۔ خون چوسنے کے لئے سونڈ چبھوتے ہی جراثیم اندر داخل کر دیتے ہیں۔ یہیں سے مرض کی ابتدا ہوتی ہے۔ گلٹی کی طاعون ہو یا خون کی۔ پسو ہی سے شروع ہوتی ہے +

مرض پھیلانے کے اسباب۔ گاؤں ہوں یا شہر۔ وہاں چوہے خود بخود ایک گھر سے دوسرے تک پہنچا دیتے ہیں۔ جب یہ بیماری ایک گاؤں میں پھیل جاتی ہے۔ تو لوگ وہاں سے بھاگنا شروع کرتے ہیں۔ بستر۔ کپڑے۔ سامان ہمراہ لے جاتے ہیں۔ پسو ان کے ساتھ ہی جاتے ہیں۔ جہاں بستر سامان کھلا۔ یہ پھر اپنا کام شروع کر دیتے ہیں +

۱۔ مرض سے بچنے کا طریقہ :۔

(۱) چوہوں کو گھر میں نہ رہنے دو۔ جس طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو سکے۔ انہیں ختم کرو۔ بلیاں پالو۔ یہ چوہوں کی دشمن ہیں۔ اس کی آواز سے چوہے بھاگتے ہیں۔ گھروں میں چوہے پکڑنے کے پنجرے رکھو۔ انہیں زہر دے کر مارو۔ فاسفورس کو آٹے اور گڑ میں ملا کر گولیاں بنا کر بلوں کے پاس رکھو۔ چوہے کھا کھا کر مر جائینگے۔

(۲) مکانوں کے فرش دیواریں پختہ بناؤ۔ گودام میں سیمنٹ کا پلستر کرو۔ تاکہ چوہے وہاں بل نہ بنا سکیں۔ گودام کی اشیا کو اس طرح رکھو۔ جنہیں تم آسانی سے دیکھ کر چوہوں کی موجودگی معلوم کر سکو۔

(۳) خوراک کی تمام اشیا۔ غلہ وغیرہ اس طرح محفوظ رکھو۔ جسے چوہے نہ کھا سکیں۔ خوراک نہ ملنے پر خود بخود نکل جائینگے۔

(۴) مکانوں میں روشنی اور ہوا کے آمد و رفت کا انتظام باقاعدہ رکھو۔ روشن جگہوں میں چوہے بہت کم رہتے ہیں۔

۲۔ طاعون پھوٹ پڑے۔ تو

(۱) ٹیکہ کراؤ۔

(۲) طاعون زدہ رقبہ میں نہ جاؤ اور نہ ہی ایسے رقبہ کے کسی آدمی کو اپنے پاس آنے دو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) مکانوں کو چھوڑ کر کھلے میدانوں میں ڈیرے ڈال دو۔ تاکہ پسوؤں کے حملوں سے محفوظ ہو جاؤ۔

(۴) گھروں کو دواؤں سے صاف کرو۔

(۵) پسّو اڑتا نہیں۔ بلکہ چھلانگیں مار مار کر چلتا ہے۔ لمبی جرابیں پہنو۔ ٹانگوں پر تیل لگاؤ۔ ہاتھوں پر بھی تیل لگاؤ۔

(۶) یاد رکھو۔ کہ ہر متعدی مرض کا اصل سبب غلاظت۔ اندھیرا اور تنگ و تاریک رہائش ہے۔ اس سے بچے رہو۔

موسمی بخار یا ملیریا

مہر پانامہ جاری کرتے وقت جب موسمی بخار سے بکثرت اموات ہوئیں۔ تو اس کا سبب دریافت کیا گیا۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ مچھر ہی کا کارنامہ ہے۔ مچھر دو قسم کے ہیں۔ ایک بے ضرر۔ دوسرا نقصان رسان۔ ضرر رسان مچھر بالعموم اور اس کی مادہ بالخصوص موسمی بخار پھیلانے کا کام کرتی ہے۔ رات کو سوتے وقت مچھر آدمی کو کاٹنے دوڑتے ہیں۔ اور اپنی لمبی سونڈ اس کے جسم میں داخل کر کے خون چوستے ہیں۔ مریض سے اڑ کر تندرست آدمی کو جا کاٹتے ہیں۔ جس سے مریض کے جراثیم تندرست انسان میں داخل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر دیتے ہیں - یہ جراثیم انسانی خون میں داخل ہو کر بڑھنا شروع کرتے ہیں - جب ان کی مقدار زیادہ ہو جائے - تو اس وقت بخار اور تکلیف شروع ہوتی ہے - لرزہ اس بخار کی عام علامت ہے *

مرض پھیلنے کے اسباب - مچھر ہی اس بیماری کے پھیلانے کا باعث ہیں - مچھروں کی پیدائش کے لئے پانی کا ہونا ضروری ہے - جوہڑ - چھپڑ - گڑھے - نالیاں جہاں بارش کا پانی کثرت سے جمع ہو جاتا ہے - ان کی پیدائش کا منبع ہیں - اگر تم غور سے دیکھو - تو معلوم ہوگا - کہ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے پانی کی سطح کے ساتھ ساتھ تیرتے نظر آتے ہیں - انہیں لاروا کہتے ہیں - مچھر پانی میں انڈے دیتا ہے - پانی کے کناروں - سطح اور ارد گرد کی گھاس پر سارا دن جمع رہتے ہیں - رات کو اُڑ کر شکار کی تلاش میں نکلتے ہیں - دن کو بھی قابو پا جانے سے حملہ کر ہی دیتے ہیں - موسم کی حرارت اور رطوبت جسم میں خود بخود یہ مادہ پیدا کرتی ہے - مچھر اسے پھیلاتے ہیں *

مرض روکنے کے ذرائع :-

(۱) مچھروں کی پیدائش روکو - گاؤں کے گرد - اندر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باہر گندا پانی جمع نہ ہونے دو - نہ ہی ان پر مچھروں کو پرورش پانے دو - تنگ و تاریک مکانوں - کوتوں - کھدروں میں مچھر پلتے ہیں - روشنی اور ہوا کے آمد و رفت کا انتظام باقاعدہ کرو - تاکہ تمہارے مکان میں مچھر نہ آئیں +

(۲) کونین استعمال کرو - اس سے تمہارے خون میں بیماری کے مقابلہ کی طاقت پیدا ہو جائیگی +

(۳) جوہڑوں چھپڑوں - گڑھوں کو بھر کر ہموار کرو - تاکہ اُن میں نہ پانی جمع ہو - اور نہ ہی مچھر پل سکیں +

(۴) گندے پانی پر مٹی کا تیل ڈالو تاکہ مچھروں کے انڈے بچے مر جائیں +

(۵) سوتے وقت مچھر دانی استعمال کرو - اس سے مچھروں کے کاٹنے سے محفوظ رہوگے - آجکل بہت رعائتی مل سکتی ہیں - بچوں کو بھی استعمال کراو +

(۶) گھروں کی بناوٹ ایسی رکھو - جس میں روشنی اور ہوا کا گزر نہایت باقاعدہ ہو +

یاد رکھو - مچھر کو مارو - کونین استعمال کرو - ملیریا نہ ہوگا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- طاعون کسے کہتے ہیں - یہ کس طرح پیدا ہوتا ہے ؟
۲- طاعون سے بچنے کے کون کون سے طریقے ہیں؟
۳- طاعون زدہ رقبہ میں آمد و رفت کیوں بند کی جاتی ہے ؟ وجہ لکھو؟
۴- ملیریا کس طرح پیدا ہوتا ہے اس کے پھیلانے کے باعث بیان کرو +
۵- گندے پانی اور مچھر کا کیا تعلق ہے - تم اس کا علاج کس طرح کروگے ؟
۶- کونین اور مچھر دانی کے استعمال پر نوٹ لکھو +

فصل پنجم

بچوں کی بُری عادتیں اور اُن کا علاج

خشت اوّل چوں نہد معمار کج تا ثریا مے رود دیوار کج

بچہ معصوم ہوتا ہے - دنیاوی حالات اور آئندہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے واقعات سے بے خبر ہے - اسے جیسی عادتیں ڈالوگے - وہ انہی کا پابند رہیگا - بچپنے کی عادات فطرت ثانیہ بن جاتی ہیں - نیک عادات کا مالک بچہ تندرست - طاقتور اور نیک انسان بنتا ہے - بُری عادات والا بُرا - کمزور اور نالائق - سو شروع سے ہی تمام بُری عادات کو چھوڑ دینا چاہیئے - تاکہ ہم میں سے ہر ایک تندرست - طاقتور اور نیک انسان بنے +

تمہارے والدین - استاد اور بزرگ تمہیں ہمیشہ نیک بات بتاتے ہیں - اس کو ماننا اور اس پر عمل کرنا تمہارا فرض ہے - اس میں تمہارا ہی بھلا ہے - تم نیک بنوگے - تم طاقتور ہوگے - تم قابل ہوگے - تو تمہیں ہی فائدہ ہوگا - اس سے کسی اور کو فائدہ نہیں - کوشش کرو - کہ تم ان تمام نیک عادات کے مالک بنو - جو ہر انسان کے لئے ضروری ہیں +

۱ - کھانا - جسم کی دُرستی اور صحت کے لئے کھانے کا خاص خیال رکھو - اسی پر تمہاری زندگی کا دار و مدار ہے - خراب اور ناقص چیزیں کھانے والے بیمار - کمزور اور ناقص انسان بنتے ہیں - کھانے کے لئے ان باتوں کا خاص خیال رکھو :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۱) کھانا وقت پہ کھاؤ۔ سارا دن منہ چلاتے پھرنا گلی بازار کوچہ میں جہاں چھابڑی والا۔ مٹھائی والا مل گیا۔ چیز خرید لی اور کھا لیا۔ بہترین طریقہ نہیں۔ دکاندار اپنے نفع کی خاطر چیز بناتے وقت اس میں خراب اور ناقص چیزیں ملا دیتے ہیں۔ گھر کی تیار کی ہوئی چیز تمہاری اپنی ہے۔ وہ تمہاری صحت کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ کھانے کا وقت مقرر کرو۔ ہمیشہ اسی وقت پہ کھانا کھاؤ۔ تمہیں اُسی وقت بھوک لگیگی۔ معدہ باقاعدہ کام کریگا۔ دن بھر کھاتے رہنے کا نتیجہ بیماری ہوتا ہے۔ جب مقررہ وقت پر بھوک نہ لگے۔ تو جان لو۔ کہ معدہ خراب ہے۔ اس کا علاج کراؤ۔ اگر بھوک نہیں لگی۔ اور جبراً خوراک نگل لی۔ تو تم نے بیماری خود خرید لی۔ بھوک کا مدعا یہ ہوتا ہے کہ تمہارا معدہ اور خوراک ہضم کرنے کے لئے تیار ہے +

(۲) صاف۔ ستھرا اور سادہ کھانا کھاؤ۔ بعض آدمی میٹھے۔ کھٹے۔ مرغن کھانوں پر خوش ہوتے ہیں یہ کھانے صحت کو خراب کرتے ہیں۔ سادہ صاف اور ستھرا کھانا تمہاری طبیعت خوش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکھیگا۔ اچھی طرح ہضم ہوگا۔ صحت اچھی رہیگی۔ تم خوش رہو گے +

(۳) کھانا چبا کر کھاؤ۔ بعض کھانا بن چبائے نگلتے جاتے ہیں۔ کھانا اتنا چباؤ۔ کہ وہ خود بخود نگلا جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ کھانا اچھی طرح ہضم ہوگا۔ تمہارے منہ کا لعاب اس میں کثرت سے ملیگا۔ جگر کا رس اچھی طرح کام کریگا۔ اور کھانا عمدہ طریق پر ہضم ہو کر صاف اور صحیح خون بنائیگا۔ ہمیشہ اس قول کو یاد رکھو کہ خوراک چبانے کے لئے قدرت نے تمہارے منہ میں دانت بنائے ہیں معدہ میں نہیں +

(۴) وہ چیز جسے تمہاری طبیعت نہ چاہئے۔ نہ کھاؤ۔ کیونکہ تمہارے جسم نے ہی اسے ہضم کرنا ہے۔ بعض دفعہ ناقص اور ردی چیزیں کھائی جاتی ہیں۔ جن کا اثر طبیعت پر بہت خراب ہوتا ہے +

(۵) کھانا اس قدر کھاؤ۔ جس قدر بھوک لگے۔ بلکہ اس سے ایک دو لقمے کم۔ اس مقدار کے مطابق کھانا کھانے کو کھانا کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ ٹھونسنا کہلاتا ہے۔ معدہ بگڑ جاتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Register
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar